ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت
ملتان

ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ — 6 — جون 2005ء

اقبال اور قادیانیت

ایک اور مراتھن

یہ مسلماں ہیں.....؟

قرآن کریم کی بے حرمتی پر امریکہ کے خلاف مسلم اُمہ کا احتجاج

عزم وہمت اور صبرو استقامت کے 75 سال

مجلسِ احرارِ اسلام
اپنے مؤقف کے آئینے میں

اخبارُ الاحرار

پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں
مجلس احرار اسلام کی سرگرمیاں

نورِ ہدایت

القرآن

''اور کافر کہنے لگے کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور (جب پڑھنے لگیں تو) شور مچا دیا کرو تاکہ تم غالب رہو O سو ہم بھی کافروں کو سخت عذاب کے مزے چکھائیں گے اور ان کے بُرے عملوں کی جو وہ کرتے تھے' سزا دیں گے O یہ خدا کے دشمنوں کا بدلہ ہے (یعنی) دوزخ۔ ان کے لیے اسی میں ہمیشہ کا گھر ہے۔ یہ اس کی سزا ہے کہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے O'' حٰمٓ السجدة آیت ۲۶ تا ۲۸

الحدیث

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لعنت کا سبب بننے والی دو باتوں سے بچو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! وہ دو باتیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک یہ کہ آدمی لوگوں کے راستہ میں قضا حاجت کرے' اور دوسرے یہ کہ ان کے سایہ کی جگہ میں ایسا کرے۔'' (صحیح مسلم)

الآثار

''سماج میں، رویّوں میں اور فکر و عمل میں تبدیلی لانا انسان کا بنیادی حق ہے۔ مذہبی رویے بھی ہم سے متعلق ہیں اور ہم ان میں تبدیلیوں کا مکمل حق رکھتے ہیں۔ یہی ''روشن خیالی'' ہے۔

قارئین کرام! روشن خیالی اور دانش وری کے نام پر یہ سب کچھ اس پاکستان میں کہا اور لکھا جارہا ہے جس کا مطلب لا الٰہ الا اللہ بتلایا اور جتلایا جاتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں:

انہی اعمال و افکار کا نام لا الٰہ الا اللہ ہے؟

کیا ایسے لوگ پاکستان میں اسلام کی حکومت بنائیں گے؟

اور کیا ایسے فاسق و فاجر، ملحد و زندیق لوگوں کا اقتدار میں آجانا' اسلامی حکومت کے مترادف ہے؟

اس قسم کے دو پاؤں پر چلنے والے حیوان کیا مسلمان کہلانے کے حق دار بھی ہیں؟

اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے ابدی، انمٹ اور ناقابل ترمیم اصولوں کے منکر بھی مسلمان ہوتے ہیں؟''

(سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ۔ اقتباس: کالم ''خبریں'' ۱۵/ نومبر ۱۹۹۶ء)

ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

جلد 16۔ شمارہ 6 ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ جون 2005ء

Regd.M.NO.32, I.S.S.N.1811-5411

بیاد

سید الاحرار حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی

ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

مدیرِ مسئول

سید محمد کفیل بخاری

معاون مدیر

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

رفقائے فکر

چودھری ثناء اللہ بھٹہ، پروفیسر خالد شبیر احمد

عبداللطیف خالد چیمہ، سید یونس الحسنی

مولانا محمد مغیرہ، محمد عمر فاروق

آرٹ ایڈیٹر

محمد الیاس میراں پوری

i4ilyas1@hotmail.com

سرکولیشن منیجر

محمد یوسف شاد

زرِ تعاون سالانہ

اندرونِ ملک	150 روپے
بیرونِ ملک	1000 روپے
فی شمارہ	15 روپے

ترسیلِ زر بنام: نقیبِ ختمِ نبوت

اکاؤنٹ نمبر 1-5278

یو بی ایل چوک مہربان ملتان

تشکیل

دل کی بات:	اداریہ	مدیر	02
دین و دانش:	درسِ قرآن	محمد احمد حافظ	04
〃	درسِ حدیث	مولانا یحییٰ نعمانی	07
شاعری:	فتحِ مبین (سید ابوذر بخاریؒ)		09
	مرزا قادیانی کے روبرو (مظفر احمد مظفر)		
افکار:	یہ مسلماں ہیں......؟	سید عطاء المحسن بخاریؒ	11
〃	ایک اور مراتھن	سید محمد معاویہ بخاری	13
〃	مجلس احرار اسلام اپنے موقف کے آئینے میں	پروفیسر خالد شبیر احمد	17
〃	عورت اور مسجد کی امامت (ایک نیا فتنہ)	ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری	20
	وفاؤں کا صلہ	عابد مسعود ڈوگر	25
نقد و نظر:	''ضرورتِ اتحاد'' یا سبائیت کی ترجمانی (آخری قسط)	عبدالرحمٰن	28
بزرگوں نے فرمایا:	یزید پر لعنت کا مسئلہ	مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ	36
طنز و مزاح:	زبان میری ہے بات اُن کی	عینک فرنگی	37
اقبالیات:	اقبال اور قادیانیت	شکیل عثمانی	38
اسماءالاطفال:	بچوں اور بچیوں کے نام	ادارہ	43
حسنِ انتقاد:	تبصرۂ کتب	کفیل بخاری، ساغر اقبالی، محمود الحسن قریشی	45
روشنی:	ظلمت سے نور تک	ادارہ	49
اخبار الاحرار:	پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں مجلس احرار اسلام کی سرگرمیاں	ادارہ	50
ترحیم:	مسافرانِ آخرت	ادارہ	64

ای میل ایڈریس

majlisahrar@hotmail.com

majlisahrar@yahoo.com

تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوۃ شعبۂ تبلیغ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو پرنٹرز

رابطہ: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

☎061-4511961

دل کی بات

گوانتاناموبے میں قرآن کریم کی بے حرمتی پر امریکہ کے خلاف مسلم اُمہ کا احتجاج

گوانتاناموبے میں قید مسلمانوں پر امریکی فوجیوں کے بہیمانہ مظالم اور عراق کی ابوغریب جیل میں مسلمان قیدیوں پر شرمناک تشدد کے زخم ابھی تازہ تھے کہ گزشتہ ماہ گوانتاناموبے کی جیل میں ہی سفاک امریکی فوجیوں کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کی خبر نے پوری امت مسلمہ کو تڑپا کر رکھ دیا۔اس المناک اور شرمناک واقعہ پر امریکی حکومت نے مسلمانوں سے معافی مانگنے اور اس قبیح حرکت کے ذمہ داروں کو سزا دینے کی بجائے الٹا واقعہ کی صحت سے انکار کردیا۔مسلم ممالک کے حکمران تو اپنے امریکی آقاؤں کے سامنے گھٹنے ٹیک چکے ہیں اور اُن کی دینی غیرت وحمیت کا جنازہ نکل چکا ہے۔لیکن دنیا بھر کے مسلمانوں نے شدید ردّعمل کا اظہار کرتے ہوئے زبردست مظاہرے کئے اور امریکی صدر بش سے مسلمانوں سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے۔ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے توہین آمیز واقعات کے ذریعے یہود ونصاریٰ دراصل مسلمانوں کے ردّعمل سے اندازہ لگاتے ہیں کہ وہ کہاں کھڑے ہیں اور اُن میں جذبۂ دینی اور غیرت کتنی باقی ہے۔حکمران تو اس نعمت سے محروم ہیں لیکن عوام نے ثابت کردیا ہے کہ وہ ہر ظلم برداشت کرسکتے ہیں لیکن قرآن مجید کی توہین وبے حرمتی ان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔تقریباً پوری دنیا کے مسلمانوں نے امریکہ کے خلاف بڑے بڑے مظاہرے کئے لیکن افغانستان میں کابل یونیورسٹی کے طلبہ اور عوام کے مظاہرے نے ثابت کردیا کہ امریکہ اپنے تمام تر جبر اور ظلم کے باوجود افغان مسلمانوں کا جذبۂ دینی ختم نہیں کرسکا اور اُسے بری طرح ناکامی ہوئی ہے۔ہندوستان، برطانیہ اور خود امریکہ میں ہونے والے مظاہرے امت مسلمہ کی بیداری کی علامت ہیں۔گوانتاناموبے میں قرآن کریم کی بے حرمتی کا یہ ایک واقعہ ہے جو امریکن پریس کے ذریعے دنیا کو معلوم ہوا ہے لیکن رہا ہونے والے بعض قیدیوں نے اپنے اخباری بیانات میں بتایا کہ ان کی قید کے دوران امریکی فوجی ایسے کئی شرمناک واقعات کا ارتکاب کرچکے ہیں۔

پاکستان کی بعض سیکولر اور امریکہ نواز سیاسی جماعتوں کو چھوڑ کر دیگر تمام دینی وسیاسی جماعتوں اور متحدہ مجلس عمل نے ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے امریکہ سے سخت احتجاج کیا ہے اور ۲۷ رمئی کو بین الاقوامی سطح پر امریکہ کے خلاف احتجاج اور مظاہروں کا اعلان کیا ہے۔عوام اس احتجاج کو پوری قوت کے ساتھ کامیاب بنائیں۔دنیا کے عوام کو مذہبی کتابوں کے احترام، مذہبی حقوق کے تحفظ، مذہبی رواداری کے اظہار، شدت پسندی کے خاتمے، اعتدال پسندی اور روشن خیالی کے فروغ کا درس دینے والے امریکہ نے تمام انسانی، اخلاقی اور مذہبی قدروں کو پامال کرکے رکھ دیا ہے۔

ہمارے پرویز بادشاہ نے قرآن کریم کی توہین پر تو کیا احتجاج کرنا تھا‘انہوں نے ’’واشنگٹن ٹائمز‘‘میں شائع ہونے والے اس کارٹون پر بھی کوئی ردّعمل ظاہر نہیں کیا‘جس میں ابوالفراج کی گرفتاری کے حوالے سے پاکستان کو امریکیوں کا وفادار’’کتا‘‘بنا کر پیش کیا گیا ہے۔پاکستان کے ایک ’’شاہی ترجمان‘‘نے جو احتجاجی بیان داغا ہے‘وہ بھی انتہائی کمزور ،معذرت خواہانہ اور بزدلانہ جذبات کا آئینہ دار تھا۔کچھ عرصہ قبل ایک امریکی عہدیدار نے پاکستانیوں کو ماں کی گالی بھی دی تھی۔افسوسناک امر یہ ہے کہ قصر شاہی میں براجمان مخلوق یہ سب کچھ رواداری،اعتدال پسندی اور روشن خیالی کے نام پر قبول کر رہی ہے۔ہم بانگِ دہل کہتے ہیں کہ پرویز بادشاہ اسلام اور وطن کے وفادار نہیں۔وہ غیروں کی وفاداری میں جتنا چاہیں آگے نکل جائیں لیکن یاد رکھیں کہ غیر اُن کے وفادار نہیں۔

حال ہی میں فلسطینی انتظامیہ کے صدر محمود عباس (بہائی) پاکستان کے مختصر دورہ پر تشریف لائے۔انہوں نے پرویز بادشاہ سے اپیل کی کہ وہ اسرائیل اور فلسطین کے مابین تنازعے کو حل کرائیں۔حیرت ہے کہ جس شخص نے اپنے ملک کو مسائلستان بنا دیا ہے‘وہ دوسرے ملک کے مسائل کیسے حل کرے گا؟ہمارے نزدیک محمود عباس کا حالیہ دورۂ پاکستان سے اسرائیل کو تسلیم کرانے کی صیہونی سازش کی ایک کڑی ہے۔قرآئن سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ پرویز بادشاہ پہلے فلسطین کا دورہ کریں گے اور دوسرا اسرئیل۔کاحکمران روشن خیالی کے نام پر قرآن وسنت،قوم اور وطن کی توہین برداشت کر رہے ہیں لیکن یاد رکھیں قوم اسے ہرگز قبول نہیں کرے گی۔

دینی مدارس کنونشن اور طلباء کے لیے مجلس احرار اسلام کی طرف سے تیس ہزار روپے انعام کا اعلان

۱۵؍مئی ۲۰۰۵ءکو’’وفاق المدارس العربیہ‘‘نے کنونشن سنٹر اسلام آباد میں عظیم الشان’’دینی مدارس کنونشن‘‘منعقد کیا۔جس میں ۲۰۰۳ءاور ۲۰۰۴ءمیں امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو انعامات اور تعریفی اسناد عطاء کی گئیں۔یہ ایک تاریخ ساز اور عہد ساز کنونشن تھا۔جس کی کامیابی کا سہرا وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ اور جامعہ خیر المدارس ملتان کے مہتمم مولانا محمد حنیف جالندھری کے سر بندھتا ہے۔انہوں نے صدر وفاق مولانا سلیم اللہ خان کی رفاقت میں وفاق المدارس کو عزت وعظمت کے جس مقام تک پہنچایا ہے‘اس پر وہ تمام دینی قوتوں کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کے لیے اپنی جماعت کی طرف سے تیس ہزار روپے انعام کا اعلان کیا اور مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ نے کنونشن کے دوران تمام شرکاء کو اس سے باخبر بھی کیا۔حضرت قائدِ احرار نے وفاق المدارس کی قیادت،تمام علماء اور طلباء وطالبات کو مبارک باد پیش کی ہے۔وفاق المدارس نے اپنے نصاب کے تحفظات کے لیے جن فیصلوں کا اعلان کیا ہے‘وہ خوش آئند ہیں۔دینی مدارس اپنا سفر جاری رکھیں گے اور ان شاءاللہ حکومتی سازشیں ناکام ہوں گی

درسِ قرآن

محمد احمد حافظ

تقویٰ کا حق ادا کرو (۲)

یَاَیُّھَاالَّذِینَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَاتَمُوتُنَّ اِلَّاوَاَنتُم مُسلِمُون (آلِ عمران:۱۰۲)

’’اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرو مگر حالت اسلام میں‘‘

خلاصہ: گذشتہ درس میں تقویٰ کی لُغوی واصطلاحی تشریح، اسلام میں تقویٰ کا مقام، تقویٰ کے ثمرات اور متقین کی صفات کے بارے میں کچھ عرض کیا گیا تھا۔ آج کے درس میں بھی تقویٰ کے بارے میں مزید گفتگو ہوگی۔

تقویٰ معیارِ فضیلت ہے

انسانی معاشرے میں ہر طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں، اچھے بُرے، عالم جاہل۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کون لوگ مقرّب ہیں یا انسانی معاشرے میں کون لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضیلت رکھتے ہیں اس بارے میں قرآ مجید میں ایک اصولی فیصلہ ذکر فرمادیا گیا ہے.....قرآن مجید میں ہے:

یَااَیُّھَاالنَّاسُ اِنَّاخَلَقنَاکُم مِن ذَکَرٍوَاُنثیٰ وَجَعَلنَاکُم شُعُوبًاوَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوااِنَّ اَکرَمَکُم عِندَاللّٰہِ اَتقَاکُم اِنَّ اللّٰہَ عَلِیمٌ خَبِیر (حجرات:۱۳)

> ’’اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں قبیلوں اور کنبوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تم آپس میں جان پہچان حاصل کرسکو، اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ شرف والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ مُتّقی ہے۔ بے شک اللہ بڑا ہی علم والا اور باخبر ہے۔‘‘

آیتِ کریمہ کے مطابق تمام انسان آدم وحوّا کی اولاد ہیں اور اس نسبی تعلق کی بناء پر کسی کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں، نہ گورے کو کالے پر نہ مال دار کو فقیر پر، نہ حسب نسب والے کو کم تر ذات والے پر، اگر فضیلت حاصل ہے تو محض ’’تقویٰ‘‘ کی بنیاد پر ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ معزز ومکرم وہ ہے جو تقویٰ والا ہو۔ یعنی فرائض وواجبات کی ادائیگی کرنے والا ہو اور گناہوں کو چھوڑنے والا ہو۔ اگر ایک آدمی مال ودولت یا شکل وصورت کے اعتبار سے کم تر ہے لیکن اس کی زندگی خوف وخشیّتِ الٰہی سے عبارت ہے تو وہ قیامت کے دن ان مال داروں اور حسب نسب والوں سے بڑھا ہوا ہوگا جو فاسق وفاجر اور اللہ کے نافرمان ہوں گے۔ دنیوی کرّ وفر، جاہ وحشمت اور عہدہ ورتبہ سب اس دن ہیچ ہوں گے۔ سوائے خوفِ الٰہی کے اس دن اور کچھ کام نہیں آئے گا۔ اس لیے کہ درحقیقت خوفِ خدا اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کی دلیل اور اس کی حاکمیت وکبریائی کے اعتراف کا اظہار ہے۔ ہدایت ورہنمائی قبول کرنے کی شرطِ اول ہے، تزکیۂ نفس وروح کی بنیاد ہے، اسلام کی اساس اور

پرہیزگاری اور پارسائی کی ضمانت ہے۔ایک صاحبِ نسبت بزرگ فرماتے ہیں: ''تقویٰ' ہر شے کا ہے.....مثلاً آنکھ کا تقویٰ یہ ہے کہ کسی کو بری نگاہ سے نہ دیکھے۔زبان کا تقویٰ یہ ہے کہ کسی کی غیبت نہ کرے، جھوٹ نہ بولے، گالی نہ دے، ہاتھ کا تقویٰ یہ ہے کہ کسی پر ظلم نہ کرے، پاؤں کا تقویٰ یہ ہے کہ بری جگہ چل کر نہ جائے، پیٹ کا تقویٰ یہ ہے کہ حرام مال نہ کھائے، وضع قطع کا تقویٰ یہ ہے کہ خلافِ شریعت نہ ہو۔'' جو شخص اس معیار پر پورا اترتا ہو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت وشرف والا ہوگا۔

حصولِ تقویٰ کے ذرائع

حق تقویٰ اس وقت تک ادا نہیں ہو پائے گا' جب تک ان ذرائع کو اختیار نہ کیا جائے۔ جو تقویٰ کو ممکن بناتے ہیں' ان ذرائع کے بغیر تقویٰ کی حقیقت نصیب نہیں ہوسکتی.....وہ کیا ہیں؟ ان کا جاننا ہر مسلمان کا اوّلین فریضہ ہے.....تقویٰ کے ذرائع حسبِ ذیل ہیں:

(۱) دینی عقائد سے آگاہی حاصل کی جائے، باطل کی پہچان پیدا کی جائے، شرکیہ خیالات وافکار سے مکمل اجتناب برتا جائے۔

(۲) دل ودماغ کے تمام رذائل باطنیہ مثلاً حسد، کینہ، بغض وعداوت، کبر ونخوت سے پاک کیا جائے، حرام کمائی کھانے، خیانت کرنے، سود کھانے، تہمت دھرنے، عیب نکالنے، جھوٹ بولنے اور بدنظری کرنے سے بہرصورت بچا جائے۔

(۳) حلال ذرائع آمدن اختیار کئے جائیں، حرام کے ادنیٰ سے ادنیٰ شائبے سے بھی بچا جائے۔

(۴) گناہوں سے توبہ اور انابت الی اللہ کا اہتمام کیا جائے۔کبھی بشری تقاضوں کے مطابق گناہ ہو بھی جائے تو فوراً توبہ کرلی جائے۔

(۵) اللہ ورسول ﷺ کی فرمانبرداری کو لازم پکڑ لیا جائے اور احکام دین پر بلا چون وچرا عمل کرنے کا اپنے اندر جذبہ بیدار کیا جائے' ان میں گنجائش ورخصت تلاش نہ کی جائے۔

سورۃ نور میں ارشاد ہے: وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ O

''اور جو شخص اللہ ورسول کا فرمانبرداری کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کی مخالفت سے بچے تو ایسا آدمی کامیاب بندوں میں سے ہے۔''

(۶) حقوق العباد کی ادائیگی کی فکر کی جائے انہیں معمولی نہ سمجھا جائے۔حقوق العباد سے خلاصی ادا کئے بغیر یا معاف کرائے بغیر نہیں ہوگی۔

(۷) متقی علماء ومشائخ کی صحبت وزیارت کا اہتمام کیا جائے۔ان کی مجالس میں بیٹھا جائے اور ان سے کسبِ فیض کی کوشش کی جائے۔

(۸) روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کیا جائے۔کچھ وقت ترجمہ وتفسیر کے لیے بھی نکالا جائے تاکہ انسان قرآن مجید کے مطالبات سے آگاہ ہو اور حقیقتِ ایمان دلوں میں راسخ ہوجائے۔

(۹) پانچوں وقت نماز کی ادائیگی جماعت کے ساتھ کی جائے۔اپنے اہل وعیال کو بھی نماز کا پابند بنایا جائے۔دیگر فرائض مثلاً روزہ، زکوٰۃ، حج کا اہتمام کیا جائے۔

(۱۰) اپنے گھر کے ماحول کو آلات معصیت اور ذرائع معصیت سے پاک کیا جائے۔

یہ چند ذرائع ہیں جنہیں اختیار کرکے تقویٰ کی شاہراہ پر گامزن ہوا جاسکتا ہے۔

تقویٰ کے انعامات

جو لوگ دنیوی زندگی میں اطاعتِ زندگی اختیار کرتے ہیں' مرغوباتِ دنیا کو پس پشت ڈال کر رضاء الٰہی کے حصول کی کوشش کرتے ہیں اور اس راہ میں کُلفت و مصیبت اور تنگی کو برداشت کرتے ہیں' ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے بے شمار انعامات کا وعدہ کر رکھا ہے' اس لیے کہ یہی لوگ اللہ کے برگزیدہ اور پسندیدہ بندے ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں کئی جگہ متقین کے لیے انعامات کا تذکرہ ہے۔ سورۃ محمد میں ارشاد ہے:

''مثال اس جنت کی جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے' یہ ہے کہ اس میں نہریں ہوں گی پانی کی' جس میں ذرا بھی تغیر نہ ہوا ہوگا اور نہریں ہوں گی دودھ کی جس کا ذائقہ تبدیل نہ ہوا ہوگا اور نہریں ہوں گی شراب کی جو پینے والوں کے لیے یکسر لذت ہوں گی اور نہریں ہوں گی صاف شفاف شہد کی اور اس میں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت بھی۔'' (سورۃ محمد: ۱۵)

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

''بے شک متقی بندے باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے، وہ محظوظ ہو رہے ہوں گے، ان نعمتوں سے جو ان کو ان کے رب نے دے رکھی ہوں گی اور اس بات سے کہ ان کے پروردگار نے انہیں عذاب سے محفوظ رکھا، کھاؤ پیو، بے غل وغش اپنے ان اعمالِ صالحہ کے صلے میں جو تم کرتے رہے۔ ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔ صف بہ صف تختوں کے اوپر' اور ہم ان کو بیاہ دیں گے۔ غزالی چشم حوروں سے۔'' (سورہ طور: ۱۷ تا ۲۰)

آخری بات

حقیقت یہ ہے کہ متقین کے لیے تیار کئے گئے انعامات اس قدر ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ انسان پر کبھی بے یقینی کی کیفیات طاری ہو جاتی ہیں اور وہ آخرت کی طرف سے غافل ہو جاتا ہے' اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو بھول جاتا ہے تو گناہوں کی طرف اس کا میلان بڑھ جاتا ہے۔ انسانی فطرت میں جلد بازی بھی ہے' اس لیے شاہراہِ تقویٰ کی مشکلات سے گھبرا کر فوری فائدے کی طرف بھاگتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ وہ اسی دنیا کو جنت بنا لے اور اسی زندگی میں ہر طرح کی تعیّشات سے بھرپور انداز میں متمتع ہو لے۔ چنانچہ وہ قدم قدم پر قانونِ الٰہی کو توڑتا اور گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ یقیناً یہ طرزِ عمل سراسر خسارے کا سودا ہے۔

ایک مسلمان کے تو مدنظر ہونا چاہیے کہ بندے پر جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں وہ کسی اور کے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قائم کردہ حدود و قیود کو توڑنے کی جو سزا مقرر فرمائی ہے' اس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت وقتی اور عارضی طور پر مطلوب نہیں بلکہ یہ زندگی کی آخری سانس تک کا معاملہ ہے۔ **ولا تموتن الا و انتم مسلمون** میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی حقیقت اور تقویٰ والی زندگی نصیب فرماویں۔ آمین یارب العالمین۔

درسِ حدیث

مولانا یحییٰ نعمانی

عبادات میں غلوٗ دین میں پسندیدہ نہیں

عبادات کا دین میں ایسا بنیادی مقام ہے کہ ان کے بغیر دین کا تصور ہی نہیں اور نہ کسی قسم کی دینی ترقی کا امکان عبادات کے اہتمام کے بغیر ممکن ہے۔ طرح طرح کے خودساختہ ''مفکروں'' کو چھوڑ دیجیے اور تاریخ اسلام کی گزشتہ صدیوں پر نظر ڈالیے تو آپ کو عبادات کے خاص اہتمام کے بغیر ''دینداری'' کا کوئی خاص تصور ہی نہیں ملے گا۔ آنحضرت ﷺ کا خود اپنا عبادات: ذکر ودعا، روزہ ونماز اور اللہ کے راستہ میں صدقات وخیرات کا جو معمول تھا' وہ خود اس حقیقت کو واضح کرنے والا ہے کہ دین میں عبادات کی کس قدر اہمیت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی مجلسی گفتگوؤں، وعظوں وخطبوں میں بھی بلاشبہ ہزار ہا بار عبادات کے اہتمام کی تاکید فرمائی اور ان کو دینی ترقیوں اور قرب الی اللہ کا بڑا وسیلہ قرار دیا ہے۔

مگر اسلام کا خاص امتیاز ہے کہ اس نے قرب الی اللہ کے اعلیٰ ترین مراتب کا حصول ہر عام انسان کی دسترس میں رکھا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ جس دین کو لے کر ممکن تھا۔ اگر ایک طرف آپ ﷺ نے عبادات کے اہتمام کی تاکید فرمائی اور اس کی کثرت پر اللہ کی رضا اور آخرت کے غیر معمولی اجر وثواب کا وعدہ سنایا۔ یہاں تک کہ چند لمحوں کے ذکر اور دو رکعتوں کے ثواب کو آپ ﷺ نے پوری دنیا کے مال واسباب سے بہتر قرار دیا۔ مگر ساتھ ہی دوسری طرف آپ ﷺ نے بڑی وضاحت اور صفائی کے ساتھ یہ بھی اپنی امت کو بتلایا کہ آخرت کی طلب میں عبادات کی ایسی کثرت بھی ناپسندیدہ ہے' جس سے انسان کی بنیادی ضروریات اور اس کی سماجی ذمہ داریاں پوری نہ ہوسکیں، صحت متاثر ہو، قدر ضرورت حلال روٹی کمانے کا وقت نہ مل سکے، خاندان اور بچوں کی ذمہ داریاں نہ نبھائی جاسکیں......

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو محض الفاظ اور کلام کی شکل میں نہیں اتارا۔ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً اس کی عملی تطبیق میں زبردست اختلاف ہوجاتا اور اس کی عملی شکل متعین کرنا مشکل ہوتا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین اور اس کی تعلیمات کا ایک اعلیٰ ترین اور مکمل ترین عملی اور چلتا پھرتا زندہ نمونہ رسول اکرم ﷺ کی شکل میں اتارا......آپ ﷺ کا حال یہ تھا کہ عبادات کا ذوق آپ ﷺ پر چھایا ہوا تھا۔ حق تعالیٰ سے راز ونیاز اور اس کی بارگاہ میں عاجزی ودرماندگی آپ ﷺ کی روح کی غذا اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھی۔ اہل نظر جانتے تھے کہ ہردم ذوق وشوق کی فراوانی رہتی تھی۔ مگر اس کے باوجود آپ ﷺ سارے پہلوؤں کو رعایت رکھتے تھے۔ ایک نبی کی حیثیت سے دعوت وتعلیم اور اصلاح وتزکیہ آپ ﷺ کی منصبی ذمہ داری تھی پھر امت کے اجتماعی اور سیاسی حالات کے بھی آپ ہی نگراں اور ذمہ دار تھے۔ حکومت قائم ہوئی تو آپ ہی حکمران اعلیٰ

قاضی، قانون ساز اور سپہ سالار تھے۔ایک انسان کی حیثیت سے زندگی کی تمام ضرورتیں اور علائق آپ کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔سماجی زندگی کی بھی تمام ذمہ داریاں آپ پورے طور پر ادا کرتے تھے اور تاکید کرتے تھے کہ یہی مطلوب خداوندی اور شعار مسلمانی ہے۔اعتدال کے ساتھ زندگی کے سارے روحانی مادی پہلوؤں کی رعایت ہی مطلوب ہےاور ہر طرح کا غلواور بےاعتدالی اللہ کو ناپسند ہے۔حدیث کی کتابوں کا ایک واقعہ پڑھیے:

(ا)''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین آدمی آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کو لوٹ آئے اور آنحضرت ﷺ کی عبادت کے معمولات کے متعلق دریافت کیا۔پھر جب ان کو آپ ﷺ کے شب وروز کے معمولات بتلائے گئے تو ان کو شاید وہ کچھ کم لگے۔پھر انہوں نے یوں کہا: اللہ کے رسول ﷺ کا معاملہ تو دیگر ہے۔ان کی تو اگلی پچھلی ساری غلطیاں معاف کی جا چکی ہیں۔ان میں سے ایک نے یہ کہا کہ: میں تو اب ساری رات عبادت کیا کروں گا۔دوسرے نے کہا: میں مستقل روزے رکھوں گا اور کوئی دن بے روزہ نہیں رہوں گا۔تیسرے نے یوں کہا: میں ساری عمر شادی نہیں کروں گا۔جب رسول اللہ ﷺ آئے اور ان لوگوں کی باتیں آپ ﷺ کے علم میں آئیں تو ان سے پوچھا: کیوں؟ تم نے ہی ایسا ایسا کہا ہے؟ سنو! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کو جاننے والا ہوں۔لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور بے روزہ بھی رہتا ہوں۔راتوں کو اٹھ کر نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور نکاح شادی بھی کرتا ہوں۔تو جو کوئی میرے طریقے سے منہ موڑے گا' وہ مجھ سے نہیں۔'' (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

حدیث کا مدعا واضح ہے کہ اگرچہ نفل عبادات (یعنی نفل نمازوں، خاص طور پر تہجد اور نفل روزوں) کا ثواب بہت زیادہ ہے لیکن اسلام کی تعلیم اور اس کے نبی کا اسوہ اور نمونہ یہ ہے کہ یہ سب عام زندگی کی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے اور اپنی ذات کو کسی عذاب میں مبتلا کئے بغیر کیا جائے۔اس کی مخالفت چاہے جتنے اچھے جذبے سے کی جائے' وہ یقیناً غلو ہے جس سے اس دین کا کوئی تعلق نہیں۔

ہمارے زمانے میں مادیت کا وہ عروج ہے اور ہم سب پر (الا ماشاء اللہ) اس کا سحر اس بری طرح چھایا ہوا ہے کہ اس موقع پر یہ یاد رکھنا ہم سب کے لیے ضروری ہے کہ یہ اس رسول کا اسوہ بیان ہو رہا ہے۔جس کے بارے میں قرآن کی گواہی ہے کہ وہ کم وبیش ایک تہائی شب اللہ کے سامنے حاضری اور نمازِ تہجد میں گزارتا تھا۔دن بھر ہر وقت اس کی زبان پر اللہ کا ذکر، اس کی تسبیح وتقدیس اور دعا ومناجات کے کلمات رہتے اور اس سب کے ساتھ (جیسا کہ اوپر کی حدیث میں آیا ہے) وہ ساری انسانی ضروریات پوری کرتا تھا:

اللهم صل علی النبی الامی و آله وسلم تسلیما.

اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اپنے رسول ﷺ کے حال وکیفیات کا کوئی ذرہ نصیب فرمادے۔ (جاری ہے)

جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ

فتح مبین

(بغاوتوں کی سپہ......انقلاب کے لشکر*)

شہداءِ ختم نبوت احرار کانفرنس لاہور ۶ ؍ مارچ ۱۹۷۰ء میں سرخ پوشانِ احرار کے جلوس کو دیکھ کر

جبیں پہ نورِ روایاتِ انقلابِ حجاز
دلوں میں دین کا عزمِ جواں جگائے ہوئے
نظر میں دہلی کے باغی مجاہدوں کا جلال
نفَس میں آتشِ کشمیر چھپائے ہوئے
دہکتے ہاتھوں میں میدانِ بالاکوٹ کی خاک
رگوں میں ''خونِ سمٰعیل''* جوش کھائے ہوئے
سروں پہ روحِ ''ابوذر'' کا فیض سایۂ فگن
لبوں پہ جرأتِ ''فاروق'' رنگ لائے ہوئے
وقارِ ختم نبوت کے پاسبان و نقیب
وفاءِ مَدحِ صحابہ کا عہد اٹھائے ہوئے
نظامِ حکم الٰہی کے پاکباز برید
نشانِ منزلِ رُشد و ھُدٰی کو پائے ہوئے
حصارِ دجل و ضلالت کی سطحِ تیرہ پہ
سحابِ برقِ فتن سوز بن کے چھائے ہوئے
حزین و یاس کی پیکر جوانیوں کے گروہ
ہزار صدمہ سہے اور زخم کھائے ہوئے
فسردہ چہرے ، جھکے شانے ، لاغریں ڈھانچے
زمانہ بھر کے دکھوں کو گلے لگائے ہوئے
یہ کارگاہِ سیاست کے جاں فِشاں مزدور
یہ اجرِ دین پہ نقدِ جہاں لٹائے ہوئے
ریاضِ خلق سے الفت کے پھول چن چن کر
دیارِ بُغض کی راہیں چمن بنائے ہوئے
ہے اِن کا مایۂ عقبٰی شہادتِ رہِ حق
شِعارِ زندگی اِحیاءِ دیں بنائے ہوئے
وہ جن کے فکرِ مجلّٰی کی مہر و ماہ دلیل
وہ جن کی جُہدِ مؤقّر خراج پائے ہوئے
ثَبات و عزم کے پرچم ہوا میں لہراتے
نویدِ فتحِ مُبیں کے علَم اٹھائے ہوئے

توہمات کی ظلمت نے راستا چھوڑا
بڑھے ہیں آگے یقیں کے دیئے جلائے ہوئے

* سالارِ اسلامی انقلاب حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مظفر احمد مظفرؔ*

مرزا غلام احمد قادیانی کے روبرو

کبھی ہم تیری ہستی کو یوں طشت از بام نہ کرتے
اگر تم واقعی قصد توہین جام نہ کرتے

مگر افسوس چند سکوں کی خاطر اہل مغرب کے
دراز اپنی زبان تشنیع و دشنام نہ کرتے

تمہیں احساس ہی کب تھا زبوں حالی امت کا
کٹائے سر مگر بانگ فرنگی عام نہ کرتے

اگر تم چاہتے اسلام ہی کا بول بالا ہو
متاع دین و ایماں کو کبھی نیلام نہ کرتے

اگر کچھ خوف ہوتا ہستی باری کا سینے میں
یوں اجرائے نبوت کا عقیدہ عام نہ کرتے

یہ کیا کم ہے کہ ہادی کہہ گئے ہیں لا نبی بعدی
نذر تاویل کی قینچی کے یہ پیغام نہ کرتے

اگر دل میں لوائے عزم و ہمت سر بلند ہوتا
حمیت ایمانی لرزہ براندام نہ کرتے

تمہیں اپنی صفوں میں تھے غدار ملت و مذہب
وگرنہ یوں عدو تم کو صلائے عام نہ کرتے

اگر تم باامید ہوتے بہار جاودانی سے
خزاں کے واسطے تزئین بزم شام نہ کرتے

چمن میں گل چیں و بہروپیوں خنجر بدستوں پر
کبھی سربستہ راز گلستاں کو عام نہ کرتے

خدا کو ایک سجدہ گر کیا ہوتا عقیدت کا
کبھی سجدے کو خوشامد کے یوں صد ہر گام نہ کرتے

نہ استدلال کرتے غیر کے ایماء پر امت سے
جہاد فی سبیل اللہ کو حرام نہ کرتے

---

*جناب مظفر احمد مظفرؔ (سابق قادیانی) ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی حقانیت سے روشناس فرمایا۔ اُن کی تازہ نظم قادیانیوں کے لیے دعوتِ غور و فکر ہے۔

سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

یہ مسلماں ہیں......؟

مغربی ممالک میں اسلام سے جنگ کرنے کا' یہود ونصاریٰ کو طبعی حق ہے کہ وہ ممالک ان کی ملکیت ہیں' وہاں ان کی حکومت اور اقتدار ہے' ان کی آل واولاد ہے جسے وہ اسلام کے ''مضر'' اثرات سے بچانے کے لیے میڈیا کو اسلام کے خلاف مورچہ بند کر دیتے ہیں' وہ جمہوریت کو ہی اپنا دین وایمان' یقین کرتے ہیں' اس لیے وہ اسلام کے خلاف جس تعصب، خیانت، ہذیان اور شرارت کا اظہار کریں' یہ ان کا جمہوری حق ہے......مگر مسلم ممالک' خصوصاً پاکستان میں تو انہیں ''اسلام اور جمہوریت'' دونوں نظاموں کی رو سے اس جارحیت کا ہرگز حق نہیں پہنچتا لیکن پاکستان میں کیا ہو رہا ہے؟

یہود ونصاریٰ نے یہاں کے جمہوریت پسند اور جمہوریت نواز جاگیرداروں اور سرمایہ پرستوں کو یورپ کا ابلیسی کلچر دے کر' مراعات دے کر انہیں اپنے ہم وطن مسلمانوں میں ''اعلیٰ مسلمان'' قرار دیا' ان کے حق میں تعریفی مضامین لکھے' انہیں اپنا دوست کہا' اقتدار میں لانے کے لیے ان کی ہمہ قسم کی مدد کی' اپنے سفیروں اور قونصلوں کے ذریعے کفار و مشرکین والے گر انہیں سکھائے' ان کی ''ملتی جلتی'' اور ''جلتی بھنتی'' جماعتوں کو لبرل اور سیکولر ہونے کی تلقین کی' ان کے ذہن نشین بلکہ دل نشین کیا کہ اگر تمہاری زندگی میں دینی اعمال واخلاق کی روش قائم رہی تو تمہیں ''نمبر دو'' کر دیا جائے گا۔

......اور جب سے پاکستان بنا' ہم نے ایسا ہی ہوتے دیکھا' مثلاً سر ظفر اللہ کو ''لبرل'' ہونے کی وجہ سے ایک ''اعلیٰ مسلمان'' قرار دیتے ہوئے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنا دیا گیا اور علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کو نمبر دو قرار دے کر زہر دے دیا گیا۔ جب مولانا شبیر احمد عثمانی' سعی بسیار کے بعد کچھ ''ہم صفیروں'' کی کمیٹی بنا کر' قرارداد مقاصد کی منظوری کے لیے کوشاں تھے اور اس وقت کے دستور سازوں یا دستوری سازندوں کے سامنے کمیٹی کی طرف سے ایسی سفارشات پیش فرما رہے تھے جن کی رو سے پاکستان کے صدر کو لازم تھا کہ وہ مرد بھی ہو اور مسلمان بھی! اور یہ بھی کہ مجلس قانون ساز کے انتخاب میں اگر کوئی خاتون حصہ لے تو ضروری ہے کہ اس کی عمر ۵۰ سال ہو اور وہ باپردہ ہو! عین انہی ایام میں وزیر اعظم لیاقت علی خان نے پنجاب یونیورسٹی ہال میں (۲۴ رجنوری ۱۹۴۹ء کو) اپنے خطاب عالی میں فرمایا تھا!

''عورتوں پر' بالخصوص پڑھی لکھی اور پردے کی قید سے آزاد عورتوں پر ایک بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے' انہیں پاکستان کو مضبوط اور مستحکم بنانے کی خاطر ہر قربانی کے لیے تیار رہنا چاہیے اور اپنی تعلیم اور آزادی سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسی مثال قائم کرنا چاہیے کہ دنیا دیکھ لے کہ ایک چار دیواری میں مقید رہنے والی عورت اور اس عورت میں کیا فرق ہے جو اپنی تعلیم کی مدد سے اپنے ملک اور اپنی قوم کو مضبوط بنانے کی جدوجہد کرتی ہے۔''

اور دنیا دیکھ رہی تھی' بلکہ اوروں کو بھی دکھلا رہی تھی کہ......''ببیں تفاوتِ رَہ' از کجاست تا بہ کجا!''

پورے ملک میں یہ رویہ عام کردیا گیا کہ جسے کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ اعلیٰ مسلمان سمجھیں اور پسند کریں وہ ''معیاری'' مسلمان ہے جس کی مثال راجہ غضنفر علی سے بھٹو تک اور رعنا لیاقت علی سے لے کر بے نظیر تک ہمارے سامنے ہے' یہ سب مغرب کے پسندیدہ و معیاری مسلمان مرد اور معیاری مسلمان عورتیں ہیں' پھر ان معیاری لوگوں نے جو کہا' جو کیا وہ ''اسلام'' سمجھا گیا۔ عوام نے ان کے پراپیگنڈے کے ریلے میں بہہ کر انہی کی نقل کی ''عقل'' نہ کی......! کیونکہ طاقت کی پرستش انسانی جبلّت بھی ہے اور حیوانی خاصہ بھی!

آج کا مسلمان' رُشدی اور تسلیمہ نسرین کی شیطنت پر کیوں واویلا کرے؟ کیا موجودہ امریکہ کا پسندیدہ ''مسلمان'' اسی شیطنت کا اظہار عملی طور پر نہیں کررہا' جس کا ارتکاب رُشدی و نسرین نے لکھ کر کیا ہے؟ بلکہ ان کا جرم' ان کی مغرب نواز اور مغربی زندگی اپنانے والے نام نہاد مسلمانوں سے کچھ کم ہی ہے' انہیں قتل کرنے سے پہلے اپنے ملک کی خبر لیجیے۔ اگر کلنٹن یا متراں نے یا سویڈن کی حکومت نے انہیں نوازا ہے تو گلہ کیوں؟ انہوں نے تو بے نظیر کو بھی نوازا ہے۔ یہاں کی فوج، پولیس، سیاستدانوں کو بھی نوازا ہے۔ تحسین و آفرین بھی کہی ہے' سرمایہ بھی دیا ہے' اقتدار پختہ کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے اور ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ ہمارے تمام بڑے، پاکستانی نژاد ضرور ہیں لیکن کلچر، سولائزیشن، ایجوکیشن کے اعتبار سے یہ تمام کے تمام مغربی ہیں' انہیں مغرب کی زندگی نہایت پسند ہے، مرغوب ہے، محبوب ہے اور مغرب اپنے تئیں ہم سے نظریاتی، اعتقادی اور تہذیبی جنگ تو جیت ہی چکا ہے۔ اب شاید وہ ہم سے اسلحہ کی جنگ کبھی نہیں کرے گا' وہ میڈیا کے ذریعہ جنگ کررہا ہے اور میدان مار چکا ہے۔ اقتصادی میدان بھی ان کے ہاتھ ہے' رہی سہی کسر یہ تھی کہ وہ مسلمان' جواب بھی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد اور اوراد و وظائف اور دینی تعلیم کو سینے سے لگائے ہوئے ہے' اس پر ہاتھ صاف کیا جائے۔

مدرسوں پر پابندی لگائی جائے......مدرسوں کے چندوں پر پابندی لگائی جائے......مدرسوں کے نصاب تعلیم پر تنقید بانداز تضحیک و تذلیل کی جائے' مولوی کے وجود کو گالی بنادیا جائے ......اور ایسی کالونیاں بسانے کا فیصلہ' جہاں مسجد و مدرسہ نہ ہو اور مولوی کا وجود مغرب کے معیاری مسلمان کو نظر نہ آئے۔

اب نتیجہ یہ ہے کہ دین کے متفقہ مسائل کو اخبارات میں بحث و تنقید کا موضوع بنادیا گیا' ان مسائل میں مغربی افکار خبیثہ کو شامل کرکے عوام و خواص کو قائل کیا گیا کہ جو کچھ سمعی و بصری اور طباعتی میڈیا سے کہا جارہا ہے' وہ صحیح ہے اور جو کچھ مسجد و مدرسہ سے کہا جارہا ہے وہ ''ملاازم'' ہے' دین نہیں ہے' اللہ اور رسول ﷺ کا منشا نہیں ہے......لیکن ہمیں اس پر چنداں تعجب نہیں' یہ جمہوریت کی ''اسلامائزیشن'' ایسے غیر فطری عمل کے فطری نتائج ہیں۔ ''مآل'' بھی اور ''وبال'' بھی! اور اقبال کہتے ہیں:

دیکھ لو گے سطوتِ رفتارِ دریا کا مآل
موجِ مضطر ہی اسے زنجیرِ پا ہوجائے گی

(۲۲/جنوری ۱۹۹۵ء)

سید محمد معاویہ بخاری

ایک اور مراتھن

مجھے نہیں معلوم کہ ۱۴رمئی کو مراتھن ریس کا اہتمام کیوں کیا گیا تھا؟اس حوالہ سے اخبار میں شائع ہونے والی خبر کے پس پردہ مقاصد اوراس کا سیاق وسباق بھی میں نہیں سمجھ سکا۔جس میں بصداہتمام بتایا گیا ہے کہ''مراتھن'' میں مولانا مودودی کے بیٹے اوران کی بہو نے بھی شرکت کی تھی۔میں اس خفیہ ہاتھ سے بھی لاعلم ہوں جس نے روشن خیالی کے فلتھ ڈپو میں پڑی گندگی شاہراؤں پر انڈیل کر تعفن پھیلانے کی مذموم کوشش کی۔ایک عام پاکستانی شہری کی طرح اصل حقائق تک رسائی سے محروم ہونے کے باعث میں صرف اتنا ہی جان سکا ہوں کہ شہر لاہور میں کوئی واقعہ رونما ہوا ہے اور روشن خیالی کی عفونت گاہ سے پھر سڑاند اٹھی ہے۔خبر میں بتایا گیا ہے کہ ۱۴رمئی کے دن بے حدود آزادی کے علمبرداروں کا بدنہاد گروہ ماحول کو اپنی فکری غلاظتوں سے آلودہ کرنے نکلا تھا۔مراتھن کا دوسرا راؤنڈ حقوقِ نسواں کے نام پر شروع کیا جارہا تھا۔مگر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے یہ موقع فراہم نہیں ہونے دیا۔لوگ جانتے ہیں کہ ایسی شرانگیزیاں جان بوجھ کر کی جاتی ہیں۔پرسکون شاہراہوں پر انگارے سجا کر عنوان سازی کرنے کا یہ پہلا موقع نہیں تھا۔مجمع باز مداریوں نے میڈیائی تشہیر حاصل کرنے کے لیے پہلے بھی کئی سوانگ رچائے ہیں،اپنے آقاؤں کی گڈ بک میں نام لکھوانے اور ڈالر وصول کرنے کی یہ مہم ایک عرصہ سے جاری ہے۔

قارئین جانتے ہیں کہ ڈیڑھ ماہ قبل''مخلوط مراتھن'' کا اہتمام سرکاری سرپرستی میں کیا گیا تھا۔پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اس حوالہ سے تشہیری مہم بھی چلائی گئی تھی لیکن ہزار کوششوں کے باوجود پاکستانی عوام اپنی بہنوں،بیٹیوں کو سربازار دوڑانے پر آمادہ نہیں ہو سکے تھے۔اور......سربازار می رقصم......کی اس ریتِ بد کو سوائے ایک مخصوص طبقہ کے جو حدودِ لباس سے آزاد رہنے میں عار محسوس نہیں کرتا کوئی پذیرائی نہیں مل سکی تھی۔لاہور میں پہلی دوپایہ عالمی دوڑ کے بعد حوصلے بلند ہوئے تو گوجرانوالہ''مراتھن'' کا اہتمام کیا گیا مگر قاضی حمیداللہ خیر کے نمائندے بن کر طلوع ہوئے اور بارش کا پہلا قطرہ بن گئے۔ان کی دلیرانہ مزاحمت جوعزیمت کا رنگ لیے ہوئے تھی۔عوامی امنگوں کی ترجمان بن گئی۔چنانچہ سرکاری سطح پر تسلیم کرلیا گیا کہ ایسے اقدامات بہرحال پاکستانی قوم کے جذبات کی عکاسی نہیں کرتے' ملک گیر مزاحمت اور احتجاجی مظاہروں کے پیشِ نظر ہی معاملہ کی سنگینی کو نہ صرف حکومتی سطح پر سمجھا گیا بلکہ ایسی امید افزا کوششیں بھی کی گئیں کہ''مخلوط مراتھن'' دوڑوں کے سلسلہ کو بجائے عمومی تصادم کا ذریعہ بنانے کے موقوف کردیا گیا۔اہل اقتدار کے اس طرزِعمل کو بالعموم اور پنجاب حکومت کے اقدامات کو بالخصوص پذیرائی حاصل ہوئی اور تمام سنجیدہ حلقوں نے اس رویہ کی تحسین کی تھی لیکن بعض پرائیویٹ چینلوں پر(جوروشن خیال ایجنڈے کی تشہیر کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں)ایک تسلسل کے ساتھ ایسی شخصیات کو بلاکر

واویلا کیا جاتا رہا کہ حکومت ایم ایم اے یا ملاؤں کے سامنے استقامت کا مظاہرہ نہیں کرسکی اور پسپا ہوگئی۔ ایک پرائیویٹ چینل کے پروگرام میں بیرسٹر شاہدہ جمیل اور پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز کے سید اقبال حیدر مولویوں پر جی کھول کر برسے اور صدر صاحب سے مطالبہ کیا کہ وہ مراتھن کے خلاف احتجاج اور مزاحمت کرنے والوں کو قانون کی قوت سے روکیں۔ حالانکہ قانون کی قوت استعمال کی گئی تھی۔ مزاحمت کاروں کو مارا پیٹا گیا اور قاضی حمید اللہ سمیت کئی سرکردہ افراد کو جیل یاترا بھی کرنا پڑی تھی لیکن قانون کی یہ قوت کیونکہ ایسے ایشو کو دبانے کے لیے استعمال کی گئی تھی جو ملک کی اکثریت کے لیے ناقابل قبول تھا اور اس کے اثرات ایک ملک گیر تحریک کی صورت اختیار کرتے ہوئے بھی صاف نظر آرہے تھے۔ اسی لئے حکمران جماعت کو یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ حالات کو بجائے تصادم اور تحریک کا رخ دینے کے ایسے اقدامات سے گریز کیا جائے جس کا نقصان جانبین کو اٹھانا پڑے۔ اس دانشمندانہ فیصلہ کے بعد حالات پرسکون ہوگئے تھے لیکن ۱۴ رمئی کو این جی اوز نے سلگتے ہوئے اس قضیہ کو پھر ہوا دے دی۔ عاصمہ جہانگیر، آئی اے رحمٰن اور سینیٹر اقبال حیدر کی قیادت میں روشن خیال پھر جمع ہوئے اور مراتھن کا اہتمام کرڈالا۔ حقوق نسواں کی بحالی کے لیے مراتھن دوڑ کا اہتمام؟...... ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا......

مجھے نہیں معلوم کہ ملک کی نصف آبادی (خواتین) کے حقوق نوجوان بچیوں کو مراتھن میں دوڑا کر کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ بھوک اور بیماری سے تنگ خودکشیاں کرتی قوم کی حرماں نصیب بیٹیوں سمیت خواتین کی اکثریت مراتھن کے لفظ اور اس کے معنی ومفہوم سے بھی آشنا نہیں ہے۔ محل نما کوٹھیوں، بنگلوں اور ائیر کنڈیشنڈ کمروں سے نکل کر حقوق نسواں مراتھن شوز کے ذریعہ حاصل کرنے کا عالیشان فارمولا تیار کرنے والے ماہر کاریگروں سے پوچھا جانا چاہیے کہ اُن کی نام نہاد فلاحی تنظیموں نے آج تک کتنے گھروں میں چولہے روشن کئے ہیں؟ کتنے بے روزگاروں کے لیے روزگار کا بندوبست کیا ہے؟ مہلک بیماریوں کے شکار کتنے مفلوک الحال بدنصیبوں کو علاج معالجہ کی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں؟ حوا کی وہ بیٹیاں جو حالات کی ستم گری کا شکار ہوکر بازارِ جنس وہوس میں سکریپ کی طرح بکتیں اور اپنے وجود پامال کراتی ہیں۔ ان میں سے کتنی خوش نصیبوں کے نام عاصمہ جہانگیر، آئی اے رحمٰن اور اقبال حیدر سمیت حقوقِ نسواں کی علمبردار تمام این جی اوز کی فلاحی لسٹوں میں موجود ہیں اور انہوں نے کتنی بیسوا عورتوں کو جسم فروشی کے دھندے سے نکال کر آبرومندانہ زندگی فراہم کی ہے۔ وویمن رائٹس انڈسٹری کی عیار مینجمنٹ سے یہ بھی پوچھا جانا چاہیے کہ پانی، بجلی اور صحت وتعلیم سمیت زندگی کی بنیادی ضرورتوں سے محروم کوردہ علاقوں میں بسنے والی کتنی خوش نصیب عورتیں ایسی ہیں جن کو ماہانہ روزینہ این جی اوز کے ذریعے پہنچتا ہے؟ کتنے لاوارث بچے ایسے ہیں جن کی کفالت کا فریضہ انسانی حقوق کے تاجر ادا کررہے ہیں۔ ان روشن خیالوں کی کارگزاریوں کے اعداد وشمار اور ان کے نتائج ونمونے پاکستان کے اخبارات وجرائد میں شائع ہونے والی رپورٹوں میں بخوبی دیکھے، پڑھے جاسکتے ہیں۔ جن کے مطابق حقوق نسواں کے علمبرداروں نے شاید ہی کسی بدنصیب کا گھر

آباد کیا ہو مگر انہوں نے شریف گھرانوں کی بہو بیٹیوں کو اعلیٰ مستقبل کی چکا چوند دکھا کر دینی روایات سے بغاوت کرنے اور گھروں سے بھاگنے پر ضرور اکسایا ہے۔ غیر مسلم لڑکوں سے ان کی شادیاں کرائی گئی ہیں۔ عریانی وفحاشی کی تشہیر اور دینی اقدار کو ڈائنامیٹ کرنے کے لیے ایسے میوزیکل سرکس سجائے ہیں جہاں بنتِ حوا کو تماشا بنا کر نہ صرف ہوس پرست جنسی مریضوں کی ناپاک خواہشوں کی تکمیل کی گئی بلکہ ان کے خبث باطن کی تسکین کا سامان بھی فراہم کیا گیا۔ رپورٹوں میں بعض ایسے دستاویزی ثبوت بھی موجود ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ این جی اوز کا کردار وطن عزیز کی سالمیت کے لیے بھی شدید خطرہ کا باعث ہے۔ بعض رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ انہی این جی اوز کی روشن خیال بیگمات وحضرات ناگفتنی معاملات میں بھی ملوث رہے ہیں۔ مگر آج تک کسی سطح پر بھی اس کا نوٹس نہیں لیا گیا۔ مراتھن کے نام پر بازارِ حسن سجانے کی یہ مذموم کوشش بے حدود روشن خیالی کے فروغ کے لیے کروڑوں ڈالر فراہم کرنے والوں کے ایماء پر ہوئی ہے۔ گوجرانوالہ میں اپنے عزائم کی تکمیل نہ ہونے کے باعث شکست خوردہ عناصر سخت برہم ہیں اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے وہ اس سلسلہ کو بہر حال جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ عاصمہ جہانگیر نے ۱۵ مئی کو اپنے ایک بیان میں کہا ہے:

> ''۲۱ مئی کو ہم دوبارہ مراتھن کا انعقاد کریں گے۔ عاصمہ جہانگیر کا کہنا ہے کہ ۱۴ مئی کا واقعہ پاسبان تنظیم کی وجہ سے نہیں بلکہ حکومت کی ریاستی دہشت گردی کی وجہ سے رونما ہوا۔ لیکن ہم اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے ۲۱ مئی کو مراتھن کا اہتمام ضرور کریں گے۔''

عاصمہ جہانگیر اپنے کہے پر کس طرح عمل درآمد کریں گی۔ ہمیں نہیں معلوم لیکن دوسری طرف حکمران جماعت کے بااثر رہنماء سید کبیر علی واسطی نے ایک پرائیویٹ چینل کے پروگرام ''زیرو پوائنٹ'' میں بتایا ہے کہ انہوں نے صدر مشرف سے ملاقات کے دوران لاہور کے واقعہ بارے بات کی تھی۔ صدر صاحب کا کہنا ہے کہ عاصمہ جہانگیر کو مراتھن شو سے منع کیا گیا تھا۔ لیکن وہ نہیں مانی۔ واسطی صاحب کے بقول صدر صاحب کے خیال میں اس طرح کے واقعات ردّ عمل پیدا کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ ایسا ہو۔ صدر صاحب نے کہا ہے کہ وہ اپنے روشن خیال ایجنڈے کو دھیرے دھیرے لانا چاہتے ہیں۔ صدر صاحب نے جو کچھ بھی فرمایا ہو وہ اپنی جگہ لیکن عاصمہ جہانگیر اینڈ کمپنی کو اس حقیقت کا ادراک کرنے کی توفیق ابھی تک نہیں ہوئی کہ پاکستانی عوام روشن خیالی کے اس تصور کو کسی طور قبول کرنے کے لیے تیار نہیں۔ عوام کے ذہنوں میں روشن خیالی کا جو تصور ہے' اس کے تحت لوگ جہالت سے تعلیم کی طرف، غربت سے خوشحالی کی طرف اور زبوں حالی سے ترقی کی طرف تو ضرور جانا چاہتے ہیں اور اس ضمن میں ہونے والی تمام حکومتی کوششوں اور مناسب اقدامات کی حمایت بھی کرتے ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ روشن خیالی کے ننگے فلسفے اور مراتھن آئیڈیالوجی سے ذرہ بھر متفق نہیں ہیں۔ پاکستانی عوام اپنی دینی تعلیمات اور معاشرتی اقدار میں کسی مخلوط آمیزہ کو شامل نہیں کرنا چاہتے جو نسل نو کے معصوم دینی، رجحانات اور پاکیزہ معاشرتی رویوں کو گدلا کر سکے۔ ۱۵ مئی کے اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور تصاویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ

حالیہ مراتھن شو کی منصوبہ بندی میں حکمران جماعت کا عمل دخل نہیں تھا مگر اس امکان کو بہرحال رد نہیں کیا جا سکتا کہ وہ قوتیں جو دین مخالف اور روشن خیال ایجنڈے کی علمبردار اور سرپرست ہیں' درپردہ ان کی شہ پر ہی مراتھن کا گلا سڑا تابوت نکال کر سر بازار رکھا گیا اور پھر چوراہے بیچ بین ڈال کر ہمدردیاں سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہو کیونکہ معاملہ:

پیتا بغیر اذن یہ کب تھی میری مجال
درپردہ چشم یار کی شہہ پا کے پی گیا

کا مصداق نظر آ رہا ہے۔ اس امکان کو بھی رد نہیں کیا جا سکتا ہے کہ جن کے راتب پر این جی اوز پلتی ہیں۔ انہوں نے ہی واویلا کرنے اور کھلایا مال حلال کرانے کے لیے بیگمات کا نرخرہ دبا دیا ہو۔ کیونکہ یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ عالمی قوتیں روشن خیالوں کی ایک ایسی کھیپ کو پاکستان میں تخریبی سرگرمیوں کے لیے منتخب کر چکی ہیں جو دین وسیاست، تعلیم وثقافت، تہذیب وتمدن اور اقتصاد ومعاد جیسے بنیادی اہمیت کے حامل حساس معاملات کو نئے زاویوں اور بدنما سانچوں میں ڈھالنے کا حلف دے چکے ہیں۔

عاصمہ جہانگیر ہو یا حنا جیلانی، آئی اے رحمٰن ہو یا اقبال حیدر، مولانا مودودی کا بیٹا ہو یا ان کی بہو۔ یہ سب منظر پر ناچنے والی پتلیاں ہیں جن کی ڈوران دیکھے ہاتھوں کی انگلیوں سے بندھی ہے اور کسی ایک انگلی کے ہلتے ہی کوئی نہ کوئی پتلی حرکت میں آ جاتی ہے۔

پاکستان میں روشن خیال فلسفہ کی داغ بیل دانشوروں کے جس طبقے نے بھی ڈالی ہو' اس کی خدمات پس منظر میں چلی گئی ہیں۔ اور اس حقیقت کا اعتراف دوست دشمن کرتے ہیں کہ جنرل مشرف کے پانچ سالہ عہدِ اقتدار میں یہ فلسفہ جس شرح وبسط سے عملی صورت میں رائج ونافذ ہوا ہے۔ اس کی مثال کم از کم پاکستانی تاریخ کے کسی عہد میں نہیں ملتی۔ جنرل صاحب کو زیادہ کامیابی اس لیے بھی میسر آئی ہے کہ مذہب بیزار عناصر کی نرسری پہلے سے موجود تھی۔ البتہ اس نرسری کو تحفظ دے کر انہوں نے اپنی نگرانی میں پروان چڑھا دیا ہے۔ نائن الیون کے بعد جو حالات رونما ہوئے' وہ اس فلسفہ کی آبیاری کے لیے بطور کھاد استعمال ہوئے اور دینی قوتوں کو دیوار سے لگانے کا فائدہ ان عناصر نے اٹھایا جو بہت پہلے اپنی خواہشوں کے بار آور ہونے کے منتظر تھے۔ ۱۴ رمئی کو مراتھن شو سجانے کے پس پردہ بھی وہ آشیرباد ہی ہے جس کا اعلان صدر ذی وقار اپنے ہر خطاب میں روشن خیال معاشرہ کے حوالے سے فرما رہے ہیں ورنہ بیرونی امداد کے شجرِ خبیثہ سے لٹکتی این جی اوز پاکستان کے روشن وپاکیزہ معاشرہ میں چمگادڑوں کی طرح آنکھیں نہیں کھول سکتی تھیں۔ مہیب راتوں کی سیاہی میسر آنے پر ہی ان کی پلٹ جھپٹ شروع ہوئی ہے۔ صدر محترم کے فرمودات انہیں روز توانائی فراہم کرتے ہیں۔ ان کے ایک ایک جملے میں ایسے لوگوں کے لیے تابناک مستقبل کی ضمانتیں پوشیدہ ہیں جو شرم وحیاء اور عفت وعصمت کا دامن نوچ لینا چاہتے ہیں۔

پروفیسر خالد شبیر احمد
سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام

مجلس احرارِ اسلام اپنے مؤقف کے آئینے میں

(۱)......مجلس احرارِ اسلام ملک کے اندر وہ واحد جماعت ہے کہ جس نے کبھی اپنا مؤقف تبدیل نہیں کیا۔ اکابر احرار نے جو بات ۱۹۱۹ء کی تحریکِ خلافت میں کہی تھی آج بھی کہہ رہے ہیں۔ کہ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے یہ قرآن کا فیصلہ ہے اور یہی فیصلہ احرار کا مؤقف ہے۔ قرآن تبدیل ہوگا نہ شریعت اور چونکہ احرار کے مؤقف کی بنیاد دین و شریعت پر ہے اس لیے احرار کا مؤقف اور احرار کا مشن اس کا مقصدِ حیات بھی ہرگز تبدیل نہیں ہوگا۔ احرار موقع پرست نہیں کہ حالات اور موقع کے مطابق اپنی حکمت عملیوں کو تبدیل کرلیں۔ احرار خدا پرست ہیں اور خدا پرست حالات کے دھارے میں نہیں بہتے بلکہ حالات کو اپنے ڈھب پر لانے کی کوشش میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ اللہ کی بات کہتے رہتے ہیں۔ اور اللہ ان کی مدد کرتا ہے۔ آپ دیکھ لیجئے کہ اس وقت بھی احرار اکابر کو طالع آزما اور موقع پرست لوگ یہی کہتے تھے کہ برطانیہ بہت بڑی طاقت ہے۔ احرار ان کا کیا کرلیں گے جن کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا وہ ان کی بات کہ ملک کو چھوڑ کر چلے جاؤ کیسے تسلیم کرلیں گے۔ لیکن اکابر احرار نے انگریز کو ہندوستان سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ گویا احرار اپنے آزادی کے اس مشن اور مؤقف میں کامیاب و کامران ہوئے

(۲)......احرار پہلے دن سے کہہ رہے تھے کہ قادیانی انگریزوں اور یہودیوں کے ایجنٹ اور گماشتے ہیں یہ ملت اسلامیہ سے جسد پاکستان میں ناسور ہے جسے کاٹ کر الگ پھینکنے پر ہی ملت اسلامیہ کی فلاح اور بہبود کا راز مضمر ہے۔ آج بھی احرار کا یہی مؤقف ہے کہ قادیانی اسلام اور پاکستان دونوں کے غدّار ہیں۔ احرار نے اس ملک کے اندر قادیانیوں کے خلاف تحریک کی بنیاد رکھی اور حرار کی یہ تحریک بھی کامیابی سے ہمکنار ہوئی حالانکہ بظاہر اس کے کوئی امکانات نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے احرار کے خلوص اور احرار کے جذبہ ایثار کی لاج رکھی۔ مسلمانوں نے احرار کے ساتھ تعاون کیا اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد احرار کے ہمیشہ شامل حال رہی ہے اور رہے گی۔ قادیانیوں کے بارے میں احرار جو کچھ بھی کہتے ہیں اس کا ماخذ بھی قرآن اور شریعت ہے۔ اس لیے احرار کے اس مؤقف میں بھی کسی قسم کی کوئی تبدیلی کرنا ممکن ہی نہیں۔

(۳)......احرار اس ملک کے اندر حکومت الٰہیہ کے قیام کے داعی ہیں۔ آج کے حالات گرچہ قیام حکومت الٰہیہ کے موزوں نہیں لیکن احرار خدا پر کامل یقین کے ساتھ پاکستان کے اندر حکومت الٰہیہ کے قیام کے مطالبہ پر قائم ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے اپنے خصوصی کرم کے ساتھ احرار کو کامیابیوں سے ہمکنار کیا ہے۔ اس میدان میں بھی ضرور کامیابی عطا فرمائے گا جنرل صاحب یا پھر ''شجاعت اینڈ کو'' جو چاہے کرلے یہ ملک خدا کے نام پر قائم ہوا اور خدا کے نام پر ہی قائم رہے گا۔ جو کچھ اس وقت

ملک کے اندر ہو رہا ہے یہ سب کچھ یہود و نصاریٰ کی طرف سے پاکستان کے اندر ''امپورٹڈ'' ہے۔ جنرل مشرف شاید یہ بات نہیں جانتے کہ ایک منصوبہ امریکہ کی ایماء پر وہ بنا رہے ہیں جس کا مقصد مسلمانوں سے دینی غیرت کو ختم کرنا ہے اور منصوبے اللہ تعالیٰ بھی بناتے ہیں اور وہی منصوبے کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ احرار، امیر شریعتؒ کے اس قول پر سختی کے ساتھ قائم ہیں کہ ''دین تو نام ہی غیرت کا ہے، غیرت نہیں دین کہاں''۔ جنرل صاحب کو شاید علم نہیں اور نہ ہی انہیں کسی نے یہ بات بتائی ہوگی کہ آپ کی طرح ایک حکمران پہلے بھی پاکستان میں حکمرانی کر چکے ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ میں چاندی کی کشتی میں بٹھا کر علمائے پاکستان کو سمندر پار بھیج دوں گا وہ چاندی کی کشتی تو آج تک نہ بن پائی۔ لیکن اس حکمران کو لوہے کے جہاز پر اللہ تعالیٰ نے سمندر پار بھجوا دیا اور مرنے کے بعد اسے دفن کے لیے پاکستان کی سرزمین بھی نصیب نہ ہوئی اور وہ اپنے سسرالی ملک ایران میں دفن ہے۔ لیکن یہ سب کچھ تو ان کے لیے عبرت ہوتا ہے جن میں عقل و شعور ہوتا ہے ایسا آدمی جو اپنی عارضی زندگی کو خوش کن بنانے کے لیے آخرت کی زندگی کو داؤ پر لگا دیتا ہے اسے عقل مند کہنے والا خود بے وقوف ہے۔ احرار کے مؤقف اور مشن کے مطابق اس ملک کے اندر ایک دن اسلام نافذ ہونا ہے۔ اللہ کی اس دھرتی پر اللہ کے قانون کا نفاذ احرار کا مشن ہے جس کے لیے احرار ہر قسم کی قربانی کے لیے ہر وقت تیار ہے۔ اس لیے احرار نہ کسی کے سیاسی حریف ہیں نہ کسی کے سیاسی رقیب۔ احرار کے معیار پر تو خود دینی جماعتیں پوری نہیں اترتیں۔ اس لیے پاکستان کی سیاسی جماعتوں سے احرار کو کیا سروکار۔ احرار تو اللہ کے سپاہی ہیں، اللہ تعالیٰ کی بات کہتے ہیں اور اس پر قائم رہتے ہیں:

تشکیلِ نو میں میری ہے میرے جنوں کا ہاتھ میرا شکوہ ذات ہے میرے ثبات میں

احرار نہ جھکتے ہیں نہ بکتے ہیں۔ احرار کا معیار فتح یابی دنیا سے مختلف ہے۔ احرار کے نزدیک کامیاب وہ ہے جو مٹ جائے مگر اپنے مؤقف کو نہ چھوڑے۔ یہ کام صرف وہ کر سکتے ہیں جن کو اپنے مشن کی صداقت پر لازوال یقین ہو اور احرار کو اللہ کے فضل و کرم سے اپنے مشن، اپنے مؤقف اور اپنے مقاصد کی صداقت پر لازوال یقین ہے کہ اس کی بنیاد مروّجہ سیاست نہیں بلکہ دین اسلام ہے۔

(۴)......احرار کے مقاصد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ یہ دنیا صرف امیروں کی آماجگاہ نہیں یہاں غریب بھی بستے ہیں اور انہیں بھی جینے کا حق ہے۔ احرار سرزمین پاک و ہند میں وہ پہلی جماعت ہے کہ جس نے دین کے حوالے سے غریبوں کے حق میں آواز بلند کی اور یہ آواز اتنی بلیغ ہوگئی تھی کہ کانگریس اور مسلم لیگ دونوں احرار سے خائف ہوگئیں۔ وہ بظاہر ایک دوسرے کے خلاف تھیں لیکن در پردہ دونوں اس پر متفق تھیں کہ احرار سیاسی قوت نہ بننے پائے۔ اس لیے کہ دونوں جماعتیں امراء اور رؤساء کی جماعتیں تھیں اور نہیں چاہتی تھیں کہ غریب عوام کو اس کا حق ملے وہ بھی خوشحال ہوں۔ یہی سبب ہے کہ آج بھی ہندوستان ہو یا پھر پاکستان غریب عوام دونوں ممالک کے دکھی ہیں۔ غربت دونوں ممالک کے اندر اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ غریب عوام غربت کی چکی میں پستا چلا جاتا ہے اور امراء غریبوں کا خون چوس کر عیش و عشرت میں مصروف ہیں۔ مفکر احرار چودھری افضل حقؒ نے اُس وقت ہی کہہ دیا تھا کہ:

''اسلام سرمایہ داری کا دشمن ہے۔ اسلام سرمایہ دار کا صرف اس صورت میں متحمل ہے کہ وہ اسلام کی منشاء کے مطابق آمدنی کو خرچ کرنے کا اقرار کرے۔ اسلام بعض پابندیوں کے ساتھ دولت کمانے کی اجازت دیتا ہے لیکن اسے خرچ کرنے کی آزادی کو بالکل سلب کر لیتا ہے۔ خوب کماؤ مگر خود پُر تکلف کھانے کے لیے نہیں۔ سرمایہ گھر میں رکھ کر زندگی بسر کرنے کا کون دعویٰ کر سکتا ہے۔ یہ شان تو صرف عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ہے کہ دریا میں کودیں اور دامن بھی تر نہ ہونے پائے۔ وہ صرف کمانے میں مختار تھے کھانے پینے اور شان و شوکت کی زندگی بسر کرنے، ان کو نمایاں درجہ حاصل نہ تھا۔ یہ لباس فاخرہ، نہ پُر تکلف دسترخوان، نہ پختہ ایوان نہ دروازے پر دربان، ان کے سامنے ہمہ وقت قرآن کریم کی یہ آیات تھیں۔ ''اور جو لوگ جمع رکھتے ہیں سونا چاندی اور نہیں خرچ کرتے اس کو اللہ کی راہ میں، پس اے محمد (ﷺ) ان کو کہہ دیجئے کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے جس دن کہ گرم کیا جائے گا ان کو دوزخ کی آگ میں پس اس آگ سے داغ دیئے جاہیں گے ان کی پیشانیوں پر اور کروٹوں پر اور پٹھوں پر۔ یہ ہے وہ سرمایہ یہ جو تم نے اپنے نفس کے لیے جمع کیا تھا۔ پس اس کا مزہ چکھو جو کچھ کہ تم جمع کرتے تھے۔''

مجلس احرار اسلام کا مؤقف دینِ اسلام کی عملی تفسیر کو بروئے عمل لانا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے قول کے مطابق: ''اسلام کا مقصد سوائے اسلام کی حکومت کے اور کچھ نہیں، اور اسلام کی حکومت کا مقصد سوائے رضا الٰہی کے اور کچھ نہیں۔'' آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے:

اس جاں کی تیرگی کو کوئی آفتاب دے — دل کو میرے دے درد، مجھے اضطراب دے
صحن چمن کو موسم گُل دے، گلاب دے — میرے وطن کو ماضی سا حُسن و شباب دے
خالدؔ عطا ہو پھر سے مجھے وہی روشنی — پھٹ جائے قلب و جاں کی ساری یہ تیرگی
شاداب کردے دل کو پھر دے ایسی تازگی — غنچہ چٹک چٹک اُٹھے، کھل اُٹھے ہر کلی

سلیم الیکٹرونکس

ڈاؤلینس ریفریجریٹر
اے سی سپلٹ یونٹ
کے بااختیار ڈیلر

Dawlance
ڈاؤلینس لیا تو بات بنی

حسین آگاہی روڈ ملتان
فون: 061-512338

ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری (امریکہ)

عورت اور مسجد کی امامت

(ایک نیا فتنہ)

کئی سالوں سے یہاں امریکہ کے مسلمانوں میں ایک نئی بحث نے جنم لیا ہے کہ کیا عورت مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دے سکتی ہے یا نہیں؟ کیا مسجد میں خواتین وحضرات ایک ہی جگہ ایک ہی صف میں شانہ بشانہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ ان سوالات پر یہاں کے مذہبی و دینی حلقوں میں گفتگو ہوتی رہتی تھی۔

لیکن اس سوال پر ایک طوفانی ہلچل مارچ ۲۰۰۵ء میں اس وقت پیدا ہو گئی جب ورجینیا کامن ویلتھ یونیورسٹی میں اسلامک اسٹیڈیز کے شعبہ کی پروفیسر ڈاکٹر امینہ ودود نے اخبارات میں یہ بیان جاری کیا کہ اسلام میں خواتین کو مسجد کے مرکزی حصہ میں مرد حضرات کے شانہ بشانہ نہ صرف نماز ادا کرنے کا حق حاصل ہے بلکہ عورت کو مساجد میں امامت کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔ ڈاکٹر امینہ ودود نے مزید کہا کہ وہ خواتین کے حقِ امامت کو استعمال کریں گی۔ اور ۱۸ مارچ ۲۰۰۵ء کو نیو یارک کے قلب مین ہٹن کے ڈائوننگ ہال میں جمعہ کا خطبہ دیں گی اور نماز جمعہ کی امامت کرائیں گی۔ یہ بات واضح رہے کہ ڈاکٹر امینہ ودود اس سے پہلے بھی نماز جمعہ کی امامت کرانے کا اعلان کر چکی تھیں تاہم ان کو نامعلوم مقامی مسلمانوں کی جانب سے مبینہ طور پر ملنے والی دھمکیوں کے باعث اپنا پروگرام منسوخ کرنا پڑا تھا۔ تاہم اس مرتبہ معاملہ ذرا مختلف تھا۔ انہیں اس بار بعض مسلم تنظیمات کی حمایت حاصل تھی جس میں مسلم ویک اپ ڈاٹ کام نامی ایک ویب سائٹ اور اس کے ایڈیٹر احمد نسست، مسلم ویمن فریڈم ٹاورز، میڈیا کوآرڈینیٹر آف مسلم وومن نامی تنظیم اور اس کی ترجمان سارہ طنطاوی، اور حال ہی میں قائم ہونے والی تنظیم پروگریسو مسلم یونین شامل ہیں۔ حفظِ ماتقدم کے طور پر اس مخلوط نماز جمعہ میں شرکت کے متمنی خواتین و حضرات نے ایک خصوصی فارم پُر کیا تھا۔ جس کی جانچ پڑتال اور تحقیقات کے بعد اس مخلوط نماز جمعہ میں شرکت کے متمنی حضرات کو ان کی شمولیت کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس سارے ڈرامے کو جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے بعض مسلم تنظیمات اور مسلم شخصیات کی مکمل حمایت حاصل تھی۔ ان تنظیمات اور مسلم شخصیات جس میں مرد و خواتین دونوں شامل ہیں کا دعویٰ ہے کہ مسجد جو کہ مسلمانوں کا علمی، فکری، معاشرتی، سیاسی اور سب سے بڑھ کر روحانی مرکز ہے اس پر مرد حضرات نے غیر ضروری غاصبانہ قبضہ کیا ہوا ہے اور محراب و منبر پر مردوں کا غاصبانہ قبضہ، مسلمان خواتین کی اسلامی تعلیم کے حصول اور روحانی تسکین کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

ان حضرات کا یہ کہنا ہے کہ ڈاکٹر امینہ ودود کی جانب سے یہ اقدام مساجد کو مرد مسلمانوں کے قبضے سے چھڑانے کا

پہلا قدم ہے۔ان کا دعویٰ ہے کہ اسلام میں مخلوط یعنی مرد وعورت کے ایک دوسرے کے شانہ بشانہ نماز پڑھنے کی اجازت ہے کیوں کہ ایسا کرنے سے نہ تو قرآن مجید نے روکا ہے اور نہ ہی احادیث میں اس کی ممانعت ہے (نعوذ باللہ) ڈاکٹر امینہ ودود کے اس مبینہ اعلان اور پھر نماز جمعہ کی امامت نے امریکی مسلمانوں میں خصوصاً اور ساری دنیا کے غیور مسلمانوں میں عموماً اضطراب اور غم وغصہ کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔امریکی مسلم قیادت نے اس پر شدید ردِ عمل کا اظہار بھی کیا ہے۔

اگر ان حرکتوں کو ذرا گہری نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ اسلام کے خلاف ایسی حرکتیں اور سازشیں اوائل اسلام سے ہی ہوتی رہیں۔اس پروگریسو اسلام یا ماڈرن اسلام کے نام پر یہ حربے پہلے بھی استعمال کیے جا چکے ہیں اور عورتوں کے معاملے میں یہ حربہ اس طرح استعمال کیا جاتا ہے کہ ان کی برین واشنگ کر کے ان کے دماغوں میں یہ خناس ڈال دیا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ امتیاز (Discrimination) ہو رہا ہے اسلام میں عورتوں کو مردوں سے الگ نماز کا حکم خواتین کے تحفظ، تقدس احترام کی وجہ سے ہے۔نماز میں عورت کی امامت کیوں جائز نہیں؟ اسلام میں عورتوں کو برابر حصہ کیوں نہیں ملتا؟ پروگریسو اسلام کی ان ماڈرن خواتین نے اپنی زندگی میں کبھی پنج گانہ نماز کی پابندی بھی نہیں کی ہوگی مگر امامت کا پورا پورا شوق ہے۔حیران کن بات یہ ہے کہ طالبان کے ہاتھوں گرفتار اور پھر رہا ہونے والی برطانوی صحافی خاتون (Evyonne Ridley) جو کہ کٹر عیسائی تھیں انہوں نے اسلام میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں پڑھا اور اس سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں۔جب کہ وہ خواتین جو پیدائشی مسلمان ہیں وہ مغرب کی تقلید اور خوشنودی میں اتنا آگے گئیں کہ انہیں مسلمان لکھتے ہوئے قلم شرمندگی محسوس کر رہا ہے۔

یہ اسلامیات کی نام نہاد پروفیسر اسلام کی بنیادی معلومات سے بھی عاری معلوم ہوتی ہیں ورنہ ان کو یقیناً معلوم ہوتا کہ مذہب اسلام نے عورت کو انتہائی بلند وبالا رتبہ ومقام عطا کیا ہے چاہے وہ عورت ماں ہو، بہن ہو بیٹی ہو یا بیوی ہو عورت انبیاء اور ماموں کی ماں ہے اور ماں کے قدموں کے نیچے جنت قرار دی گئی ہے اور بتایا گیا کہ اگر ماں تم سے راضی اور خوش ہے تو سمجھو کہ تمہیں جنت کی ضمانت مل گئی۔اسلام وہ واحد مذہب ہے جس کی تعلیم یہ ہے کہ مرد جو کمائے اس میں عورت کا حصہ ہے مگر عورت کی کمائی یا مال میں مرد کا کوئی حق نہیں۔عورتوں کے ایامِ مخصوصہ میں اس کو نماز، روزہ، تلاوت جیسی اہم عبادات سے چھوٹ دی گئی ہے۔

اہل مغرب ایسی ذہن دریدہ خواتین کی سرپرستی کرتے ہوئے ذرا نہیں تھکتے اور انہیں امینہ ودود جیسی عورتوں کے معاملے میں Women Rhghts یاد آ جاتے ہیں لیکن ان مغرب والوں کو پوری دنیا میں عورتوں پر ہونے والے مظالم دکھائی نہیں دیتے۔حال ہی میں ہندوستان کے اخبار ہندوستان ٹائمز میں National Crime Report bureau(N C R B) کے مطابق ہندوستان میں ۵۹ خواتین روزانہ خودکشی کر لیتی ہیں اور ہر گھنٹے میں دو خواتین زیادتی کا شکار ہوتی ہیں۔جہیز نہ لانے پر ہر روز ایک دلہن کی موت واقع ہوتی ہے یہ دنیا کے ایک بڑے جمہوری ملک

ہندوستان کی بات ہے مغربی میڈیا کو عورتوں پر یہ ظلم دکھائی نہیں دیتا وجہ اس کی یہ ہے کہ نہ تو وہ دلہن مسلمان ہے اور نہ اس کو مارنے والے مسلمان ہیں۔ سنگاپور میں خواتین کن مسائل ومشکلات سے دوچار ہیں اس سے کسی کو کوئی سروکار نہیں دنیا بھر میں سنگل ماؤں کا سب سے زیادہ تناسب امریکہ میں ہے۔ سب سے زیادہ لوطی عورتیں امریکہ میں ہیں۔ ایک سروے کے مطابق نیویارک کی ٹرینوں میں ہونے والی تقریباً اسی فیصد لڑائیاں صرف عورتوں میں ہوئی ہیں مگر ایک مسلمان عورت، ایک مسلمان مرد کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز کیوں نہیں پڑھ سکتی۔ اس کا سب سے زیادہ مروڑ مغربی میڈیا کو ہو رہا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ اسلام پر حملہ کرنے کے مختلف بہانے تراشتے رہتے ہیں Women Rights بھی ان کے حیلوں میں سے ایک اہم حیلہ ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے بعض اسلامی ممالک بشمول پاکستان میں معاشرتی سطح پر عورت کے ساتھ بے پناہ زیادتی ہوئی ہے۔ جو کہ اب ہمارے کلچر کا حصہ بن گئی ہے۔ امریکی اخلاق باختہ اداکارہ میرل اسٹریپ نے خواتین کی عالمی کانفرنس کے بعد اقوام متحدہ کے ہیڈ کواٹر' واقع نیویارک میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے خواتین سے متعلق قوانین پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ عورت کویت میں ووٹ نہیں دے سکتی، سعودی عرب میں گاڑی نہیں چلا سکتی، برطانیہ میں سب میرین کے طور پر کام نہیں کرسکتی اور اگر پاکستان میں زنا بالجبر کا شکار ہو جائے تو اسے چار بالغ مردوں کی گواہی چاہیے۔ جبکہ امریکی میڈیا مختاراں مائی کو بار بار فوکس کر رہا ہے' حالانکہ خود امریکہ میں اور مغرب میں عورت کی حیثیت سیکنڈ ہینڈ بستر سے زیادہ نہیں' جس پر جو چاہے بیٹھے، جو چاہے اسے استعمال کرے اور جب چاہے اٹھا کر باہر پھینک دے اور اسے اس پر افسوس تک نہ ہو۔ عورتوں کی سب سے زیادہ بے حرمتی امریکہ میں ہوتی ہے۔ ہر منٹ پر کسی نہ کسی عورت کے منہ پر تھپڑ پڑتا ہے۔ سب سے زیادہ ڈپریشن کا شکار مغرب کی عورت ہے۔ مغرب ہی میں عورت ہر قسم کے تحفظ سے عاری ہے۔ ہر عورت یہاں کام کرتی ہے اور پھر گھر آ کر بھی اسے دو کام کرنے ہوتے ہیں ایک گھر اور بچوں کی دیکھ بھال دوسرے شوہر کے ہاتھوں مار کھانا۔ عورت سے مار پیٹ امریکی مرد کا محبوب مشغلہ ہے لیکن بینک اکاؤنٹ مرد اپنے تصرف میں رکھتا ہے۔

جہاں تک ڈاکٹر امینہ ودود کا نماز کی امامت کا معاملہ ہے تو یہ اغیار کے ہاتھوں میں کھیلنے کے علاوہ سستی شہرت حاصل کرنے کا بھونڈا طریقہ ہے۔ افریقن امریکن امام مولانا عبدالباقی نے ٹیلی فون پر مجھ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اس آزاد ملک میں امینہ ودود اور ان جیسے دیگر گمراہ لوگ اور بھٹکے ہوئے مسافر جو چاہیں اس کے کرنے کا قانونی حق رکھتے ہیں تاہم ان افراد کے عزائم انتہائی واضح ہیں۔ یہ لوگ اسلام کی روح کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ ان نادانوں کو دھونس اور دھمکی سے نہیں سمجھایا جاسکتا یہ لوگ قابل رحم ہیں اور ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں' اللہ انہیں ہدایت دے۔ ایسے لوگوں کا میڈیا میں مدلل طریقے سے جواب دینا چاہیے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اسلام سیدھا سادہ اور سچا مذہب ہے جسے سمجھنے کے لیے کسی کا آئن اسٹائن ہونا ضروری نہیں۔ اسلام کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے اور قرآن وسنت (حدیث) میں عورت کی امامت کی قطعاً گنجائش نہیں جو اس سے

روگردانی یا انحراف کرے گا یاٹکرائے گا پاش پاش ہوجائے گا۔ڈاکٹر امینہ ودود کا دعویٰ ہے کہ وہ محراب ومنبر کومردوں کے قبضے سے چھڑا کر دین اسلام کی خدمت کرنا چاہتی ہے۔اس انداز کا دعویٰ بذات خودخطرہ کا الارم ہے۔اس سے پہلے مفسدین و منافقین انـمـانـحـن مـصـلحـون کہہ چکے ہیں۔ڈاکٹر امینہ ودود نے اس کام کے لیے جس وقت کا تعین کیا ہے'ان کے اس اقدام کا وقت کئی اور ممکنات کی جانب بھی اشارہ کرتا ہے جس میں مسلمان مخالف قوتوں کا ایجنڈا، دنیا میں مصنوعی طور پر بڑھائی جانے والی خودساختہ جمہوریت،اور ریفارم موومنٹ کے نام پر مذاہب اور معاشروں کی ترتیب نو،اور مسلم معاشرے میں مردوں کے کنٹرول کوکم کرنے جیسی کوششیں شامل ہیں۔جوکسی طرح بھی دین متین کی خدمت نہیں بلکہ ایک فتنہ کھڑا کرنے کے انتہائی اقدام کے مترادف ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اوائل اسلام میں خواتین کے مسجد کے تعلق سے اہم کردار کی مثالیں موجود ہیں' تاہم ایسی کوئی مثال جہاں کسی خاتون کوامامت کے لیے کھڑا کردیا گیا ہو۔اسلام میں عورت کوذمہ داری کم اور حقوق زیادہ دیئے گئے ہیں جہاں ذمہ داریوں کا زیادہ بوجھ مرد پر ڈالا گیا' وہیں عورت پر حقوق کی فروانی کی گئی۔ایسے میں ان نام نہادترقی یافتہ یاتعلیم یافتہ خواتین کی جانب سے حقوق کے نام پر ذمہ داریوں کا دعویدار ہونا بذاتِ خود مسلم علماء، دانش ور، اسکالرز اور فقہاء کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ہمیں مغرب کے میڈیا اور ڈاکٹر امینہ ودود اور اسی قماش کے دوسرے افراد سے نمٹنے کا طریقہ آنا چاہیے۔ان سے گفتگو کرتے ہوئے ہمیں اپنا انداز Pro Active رکھنا چاہیے اور کبھی بھی Re Active نہیں ہونا چاہیے او راس قسم کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے ہماری گفتگو Logical یا Defensive نہیں ہونی چاہیے۔چلتے چلتے آخر میں اپنے قارئین کو یہ بھی بتا تا چلوں کہ عورت کی امامت اور مسجد میں مردوں کے شانہ بشانہ عورتوں کی نماز کی تحریک کی اصل محرکہ اور روح رواں مارگن ٹاؤن ویسٹ ورجینیا کی ایک نام نہاد مسلمان اسریٰ نعمانی ہے۔چارسال قبل اسریٰ نعمانی نے عورت کی امامت کے فتنے کی بنیاداس طرح رکھی کہ وہ اپنی چند ہم خیال عورتوں کولے کر مارگن ٹا۔ن ویسٹ ورجینیا کی مسجد میں گھس گئی اوران عورتوں نے مطالبہ کیا کہ انہیں مردوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہوکرنماز پڑھنے کی اجازت دی جائے۔مسجد کی انتظامیہ نے انہیں مردوں کے پیچھے کھڑے ہوکرنماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔لیکن مردوں کے ساتھ کھڑے ہوکرنماز پڑھنے سے منع کردیا۔اسریٰ نعمانی یہ معاملہ عدالت تک لے گئی، عدالت نے اسریٰ نعمانی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔اس عدالتی فیصلہ کے بعد سے اسریٰ نعمانی اوراس کے ساتھیوں کا یہ طریقہ کارہے کہ وہ اعلان کردیتے ہیں کہ وہ فلاں دن فلاں مسجد میں مخلوط نماز پڑھیں گے۔پھراس دن وہ اسی مسجد میں گھس جاتے ہیں باہر پولیس ان کے تحفظ کے لیےموجود ہوتی ہے۔

مولانا شبلی نعمانی کی پڑپوتی ہونے کا جھوٹا دعویٰ * کرنے والی اسریٰ نعمانی کی پیدائش ہندوستان میں ہوئی لیکن ابھی وہ پانچ چھے سال کی ہی تھی کہ اس کے والدین اس کولے کر امریکہ آگئے۔اسی اسریٰ نعمانی کے ساتھ ایسے ایسے واقعات و حقائق منسوب ہیں کہ جن کو بیان نہ کرنا ہی بہتر ہےلیکن وہ پوشیدہ نہیں ہیں۔امریکی میڈیا میں سب کچھ موجود ہے۔

---

* کراچی سے مولانا شبلی نعمانیؒ کی ایک عزیزہ نے سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا کہ اسریٰ نعمانی کا مولانا شبلی نعمانی کے خاندان سے کوئی رشتہ نہیں۔

احادیث کی کتب میں ام حمید ساعدیہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ مذکور ہے آپ ایک انصاری صحابیہ ہیں خیر القرون ہے اور ہر طرف نیکی کا دور دورہ ہے۔ ام حمید ساعدیہ رضی اللہ عنہا' حضور اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرا دل چاہتا ہے کہ میں مسجد نبوی میں آ کر نماز ادا کروں۔ حضور اکرم ﷺ کی امامت میں میری نماز ادا ہو۔ لیکن رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''صلوٰتک فی داری خیر من صلوٰتک فی مسجدی ھٰذا ''(تیرا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد (نبوی) میں نماز پڑھنے سے افضل ہے)، پھر فرمایا۔

''وصلوٰتکِ فی بیتک خیر من صلوٰتک فی دارک ''(اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر گھر کے دالان میں نماز پڑھنا ہے) پھر فرمایا:

''وصلوٰتک فی مِخدَعِکِ خیرمن صلوٰتک فی بیتک ''(اور گھر میں بھی اندر کی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا افضل ہے گھر کے دالان میں نماز میں پڑھنے سے)

مجھے امینہ ودود کی نماز جمعہ کی امامت اور جماعت میں شریک خواتین وحضرات کے سترہ فوٹو موصول ہوئے ہیں۔ کس طرح جوان خواتین وحضرات ایک دوسرے کے پہلو میں بیٹھے ہوئے ڈاکٹر امینہ ودود کا خطبہ سن رہے ہیں۔ اور کس طرح ایک دوسرے کے کندھے سے کندھا ملا کر اور ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر نماز پڑھ رہے ہیں اور کس طرح نماز کے بعد دعا مانگ رہے ہیں۔

ابھی نیویارک میں امینہ ودود کی امامت کی بازگشت جاری تھی کہ اطلاع آئی کہ ۲۵ مارچ ۲۰۰۵ء کو کنیڈا میں سلیمہ علاؤالدین نامی خاتون نے نماز جمعہ کی مخلوط جماعت کی امامت کی ہے جس میں دوسو کے قریب خواتین وحضرات نے شرکت کی۔ ہندوستان میں مالا بار کے علاقے میں مسلم خواتین اپنی علیحدہ مسجد ''مسجد النساء'' بنانے کے متعلق سوچ بچار کر رہی ہیں جبکہ ہالینڈ کے دارالحکومت ایمسٹرڈیم میں پچھلے دنوں مسلم خواتین کی مسجد کا افتتاح ہو چکا ہے جس میں مؤذن اور امام کے طور پر خواتین کا تقرر کیا جا چکا ہے اس مسجد کا افتتاح متنازع مصری ادیبہ نول السعادی نے کیا ہے' جس پر قاہرہ کی ایک عدالت میں اسلام سے برگشتگی اور ارتداد کا مقدمہ چل رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلم امہ کو ان نسوانی فتن سے محفوظ رکھے (آمین)۔ نیویارک کے باسی پاکستان کے معروف شاعر خالد بن عرفان کا قطعہ بھی پڑھ لیجئے وہ عورت کی امامت کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

عورت کی قیادت بھی راس آئی نہیں ہم کو | عورت نے بہت کی ہے مردوں کی حجامت تک
مردوں کو ملا کیا ہے؟ مردوں کو ملے کیا کیا؟ | عورت کی حکومت سے عورت کی امامت تک

عابد مسعود ڈوگر

وفاؤں کا صلہ

ہمارے سامنے اس وقت امریکہ سے چھپنے والے ہفت روزہ ''نیویارک ٹائمز'' میں افغانستان میں امریکی فوجیوں کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل ڈیوڈ بارنو کا ایک انٹرویو ہے۔جس میں انہوں نے پہلی دفعہ اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ شمالی وزیرستان میں القاعدہ اور غیر ملکی جنگجوؤں پر قابو پانے کے لیے امریکہ نے پاکستانی ہیلی کاپٹرز کے پائلٹوں اور کمانڈوز کو تربیت دی ہے جنرل بارنو کا کہنا ہے کہ پائلٹوں کو رات کے اندھیرے میں کارروائیوں اور کمانڈوز کو فضا سے جھپٹ کر وار کرنے کی تربیت دی گئی ہے۔ جنرل بارنو کے اپنے اعتراف کے مطابق انہوں نے ''چراٹ'' میں خود سپیشل سروسز گروپ (ایس ایس جی) کے ہیڈ کوارٹر کا ہفتے کو دورہ کیا ہے اور امریکی انسٹرکٹروں کی تربیت یافتہ دو کمپنیوں کی ٹریننگ کے اختتام پر اُن کی مہارت کا مظاہرہ دیکھا۔ جبکہ آئی ایس پی آر کے سربراہ میجر جنرل شوکت سلطان نے کہا ہے کہ چراٹ میں کوئی امریکی ٹرینر نہیں ہے۔ جنرل بارنو نے غالباً دونوں ملکوں کے درمیان مشترکہ فوجی مشقوں کی بات کی ہوگی۔ یہ انٹرویو ۲۸؍اپریل کے پاکستانی اخبارات میں خبر کی صورت میں بھی شائع ہوا۔ پڑھنے والے جانتے ہیں کہ امریکیوں کی طرف سے ہماری افواج کے ساتھ تعاون کی ایسی چونکا دینے والی خبریں کوئی پہلی دفعہ سامنے نہیں آئیں۔ اس سے پہلے وزیرستان میں ہماری افواج کی رہنمائی میں امریکی طیاروں سے ہونے والی بمباری کا بھی اہل امریکہ اعتراف کر چکے ہیں۔ کہنے کو تو ہم امریکہ کے نان نیٹو اتحادی ہیں مگر باہمی رابطے کا یہ حال ہے کہ اہم امور امریکہ بہادر کی طرف سے اپنے اس اتحادی کو اطلاع کئے بغیر پریس میں جاری کر دیئے جاتے ہیں اور ہمارے اہلکار حسبِ سابق بلکہ حسبِ عادت پوری خود اعتمادی بلکہ ڈھٹائی کے ساتھ قوم کے سامنے جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔ اس تربیت کا مظاہرہ چراٹ میں امریکی جنرل نے دیکھا اور ۴؍اور ۵؍مئی کو الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر قوم نے اس طرح دیکھا کہ القاعدہ کے انتہائی مطلوب رہنما ابوالفراج کو پاکستانی فورسز نے ایک جھڑپ کے بعد مردان کے علاقے سے گرفتار کر لیا۔ ابوالفراج القاعدہ کے ٹاپ ٹین رہنماؤں میں اسامہ بن لادن، ڈاکٹر ایمن الظواہری کے بعد غالباً تیسرے درجے کے فرد ہیں۔ امریکہ نے ان کی گرفتاری پر ایک کروڑ ڈالر اور پاکستان نے دو کروڑ روپے کا انعام مقرر کر رکھا تھا۔ ابوالفراج پر صدر پرویز مشرف پر ہونے والے قاتلانہ حملوں کی منصوبہ سازی کا بھی الزام ہے۔ لیبیا سے تعلق رکھنے والے ابوالفراج فیصل آباد سے گرفتار ہونے والے ابوزبیدہ اور پھر پنڈی سے گرفتار ہونے والے خالد شیخ محمد کے بعد تیسرے اہم آدمی ہیں۔ جنہیں پاکستانی فورسز نے گرفتار کیا۔ ابوالفراج کے ساتھ چھ اور آدمی بھی گرفتار ہوئے لیکن ان کے نام اب تک میڈیا کے سامنے نہیں آئے۔ امریکی

صدر بش نے ابوفراج کی گرفتاری کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں بڑی کامیابی قرار دیا ہے۔وزیر داخلہ جناب آفتاب احمد شیر پاؤ نے اخبارات کے نمائندوں کو ابوالفراج کی جو تازہ تصویر دکھائی' اسے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انہیں سخت ترین اور واضح تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔خیال ظاہر کیا جارہا ہے کہ ابوالفراج کو کچھ عرصہ پہلے ہی تین افغانوں ،تین پاکستانیوں اور ایک نامعلوم شہریت کے حامل شخص کے ساتھ گرفتار کرلیا گیا تھا لیکن اس کی گرفتاری کا باضابطہ اعلان ۴رمئی کو ہوا۔پاکستان کا کہنا ہے کہ اسے امریکہ کے حوالے نہیں کیا جائے گا اور پاکستان میں چونکہ اُن کے خلاف سنگین نوعیت کے مقدمات درج ہیں' اس لیے ان پر پاکستان میں ہی کارروائی کی جائے گی۔

خیر یہ تو بعد کی بات ہے۔امریکہ نے ان کے لیے کیوبا میں ایک پنجرہ خالی کروالیا ہوگا یا اور بنالیا ہوگا۔جب صاحب کا آرڈر آئے گا تو ابوالفراج کو گوانتا ناموبے پہنچاتے ہوئے دیر نہیں لگے گی۔سابق افغان وزیر جناب ملا عبدالسلام ضعیف تمام تر قانونی اور اخلاقی تحفظات کے ہوتے ہوئے تمام سفارتی آداب کا قتل کردینے کے بعد گوانتا ناموبے پہنچادیئے گئے ہیں تو ابوالفراج تو نامزد ملزم نہیں بلکہ مجرم ہیں۔ابوفراج کی گرفتاری کو امریکی قائدین،امریکی عوام اور امریکی حکومت کے اہلکار کس نظر سے دیکھتے ہیں اور پاکستان کے دہشت گردی کے خلاف تعاون کو کس حد تک وہاں پذیرائی حاصل ہے اور پاکستان کا اس حالیہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کردار اور تعاون ایک آزاد اور خودمختار ملک کا رضا کارانہ اور سوچا سمجھا فیصلہ ہے یا پھر کسی جبر اور دباؤ کا نتیجہ ہے۔جس کے بعد اسے بے بس ولاچار کرکے اپنے لشکر کا سپاہی بنالیا گیا ہے۔اس کا اندازہ امریکہ کے ایک انتہائی معتبر اور سرکاری حلقوں کی سوچ کی ترجمانی کرنے والے مشہور امریکی اخبار ''واشنگٹن ٹائمز'' میں شائع ہونے والے اس کارٹون میں جھانک کر لگایا جاسکتا ہے جسے مذکورہ اخبار نے گزشتہ دنوں دہشت گردی کے خلاف مہم میں ہمارے عظیم کردار کا اعتراف کرتے ہوئے بطورِ تمغہ اعزاز شائع کیا ہے۔یہ کارٹون معاصر عزیز روزنامہ ''نوائے وقت'' نے ۸رمئی ۲۰۰۵ء کو اہل پاکستان کی آنکھیں کھولنے کے لیے صفحۂ اوّل پر شائع کیا ہے۔اس کارٹون میں ایک امریکی فوجی ایک کتے کو پیار سے تھپتھپا رہا ہے۔کتے نے ابوفراج اللّٰہی نامی ''دہشت گرد'' کو منہ میں پکڑ رکھا ہے۔اور امریکی سپاہی کتے کو تھپکی دیتے ہوئے کہہ رہا ہے:

"Good Bay Now go find Bin Laden"

(شاباش! جاؤ اب بن لادن کو ڈھونڈو) کتے کی پشت پر پاکستان لکھا ہوا ہے۔

یہ ہے وہ صلہ اور تمغۂ اعزاز جو وسیع تر امریکی سوچ کی ترجمانی کرنے والے امریکی اخبار نے پورے امریکہ کی طرف سے ہمیں عطا کیا ہے۔امریکہ کے ساتھ اس صحرانوردی میں ان تھپکیوں کے علاوہ تین ارب ڈالر کی اواز بھی ہمیں بار بار سنائی جاتی ہے۔یہ تین ارب ڈالر پانچ سالوں کے طویل دورانیے میں ہمیں قطرہ قطرہ کرکے ملیں گے اور ایک ایک ڈالر سو

سو شرطوں کے ساتھ مشروط ہوگا۔ نائن الیون سے پہلے ہم پر جو قرضہ تھا آج اس سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ ہماری معیشت تیز رفتار نجکاری کے باوجود اعداد و شمار کے گورکھ دھندے میں کھوگئی ہے۔ قوم کی بہو، بیٹیاں برسرِ بازار اپنی لٹ جانے والی عزت کا ماتم کر رہی ہیں۔ کوئی ادارہ ایسا نہیں جس کے ذکر کے بعد ہمیں فخر کا احساس ہوتا ہو۔ دولفظی بات یہ ہے کہ ۱۱رستمبر سے پہلے اگر ہماری جیب میں دس سکے تھے تو اب چار رہ گئے ہیں۔ اور ان میں سے بھی دو گھر کا ''پانڈ اٹھیکر'' بیچنے کی وجہ سے۔ حکومتی ذمے داروں کی سنیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ ''انویسٹمنٹ'' کا ایک نہ رکنے اور نہ تھمنے والا سیلابِ بلاخیز پاکستان کا رخ کر چکا ہے مگر یہاں ۱۹۹۹ میں اگر ایک آدمی اپنی گھریلو ضروریات ۴ ہزار میں پوری کرتا تھا تو آج ۲۰۰۵ء میں اسے اپنی ضروریات کی تکمیل اور حصول کے لیے تیرہ ہزار روپے درکار ہوں گے۔ ہم القاعدہ اور طالبان کی ساری قیادت بھی پکڑوا دیں تو بش کے دربار میں ہماری ''حیثیت'' وہی رہے گی جو'' واشنگٹن ٹائمز'' میں دکھائی گئی ہے۔ ابوالفراج پر تمام تر تشدد کے باوجود گرفتاری کے بعد کوئی اثر نہیں ہوا ہے۔ ۱۰ مئی کا اخبار بتاتا ہے کہ ابوالفراج سے اہم معلومات نہ مل سکیں۔ شدید جسمانی تشدد سے لے کر سچ اُگلوانے والے انجکشن تک ہر حربہ ناکام رہا۔ تفتیش کار کا کہنا ہے کہ اسے دیگر مطلوب افراد کا کچھ پتہ نہیں، جانے یہ لوگ کس مٹی کے بنے ہیں اور ہمارا قومی خمیر کہاں سے اٹھایا گیا ہے۔ ہم نے ہنس کی چال چلنے کے شوق میں اپنا بھی سب کچھ ضائع کر دیا۔ جناب شوکت عزیز تھائی لینڈ سے ''ون ویلج ون پراڈکٹ'' کا جو منصوبہ حاصل کرنے گئے ہیں یہ ستر کی دہائی میں پاکستان سے ہی کوریا گیا اور پھر وہاں سے تھائی لینڈ۔ کاش کوئی انہیں بتائے اصل مسئلہ کرپشن اور بے حمیتی کا ہے نہ کہ منصوبوں کا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جب تک قومی غیرت اور دیانت نہ ہو کسی قوم کے پاس کوئی ترکیب اسے زوال سے نہیں بچا سکتی۔

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

مرکزِ احرار
دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

30 جون 2005ء
بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

فون: 061-4511961

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

عبدالرحمٰن
(اسلام آباد)

(دوسری و آخری قسط)

''ضرورتِ اتحاد'' یا سبائیت کی ترجمانی

ششم: امام احمدؒ اور کفر یزید:

آپ نے فرمایا ہے کہ اہلسنت میں اختلاف ہے کہ یزید کافر ہے یا نہیں۔ امام احمدؒ اور ابن جوزی وغیرہ کفر کے قائل ہیں اسی وجہ سے لعنت شخصی کے بھی قائل ہیں۔ مفتی صاحب! اس سلسلے میں کئی باتیں قابل غور ہیں۔

(۱) اوّل تو اس قول کی نسبت ہی امام احمدؒ کی طرف بوجوہ ذیل غلط معلوم ہوتی ہے۔

الف......ان کی طرف نسبت محض بے سند ہے جب تک کوئی قابلِ قبول سند نہ ہو اس کو امام صاحبؒ پر بہتان ہی قرار دیا جائے گا۔

ب...... یزید کے متعلق اتنی بات تو اس کو کافر کہنے کہلانے والے بھی مانتے ہیں کہ ولی عہدی اور خلافت کے وقت تک وہ مسلمان تھا بعد میں کافر ہوا جس کا اسلام یقینی ہو اس کو کافر کہنا حدیث کی رو سے اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے حضور انور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''ایما امرئ قال لأخیه کافر فقد باء بها احدهما ان کا کما قال والا رجعت علیه (وفی روایة) من دعا رجلا بالکفر ...... ولیس کذلک الا حار علیه'' (صحیح مسلم ص ۵۷، ج۱) یعنی جو اپنے بھائی کو کافر کہے اگر تو وہ کافر ہے تو ٹھیک ورنہ وہ کفر اسی کی طرف واپس لوٹے گا۔

یزید کا ایمان دار ہونا تو مسلّم ہے اور کافر ہونے کی کوئی یقینی دلیل اس کی تکفیر کرنے والے دیتے نہیں ایسے میں اس کو کافر کہنا اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ امام احمدؒ ایسے غیر محتاط نہ تھے کہ بیٹھے بٹھائے یزید کو کافر کہہ کر اپنے ایمان کو خطرے میں ڈال دیتے۔

ج...... یزید کے دور کے صحابہ و تابعین نے اس کو ولی عہد اور پھر خلیفہ بنایا اور مان کر اس کے ایمان کی تصدیق کر دی تھی۔ اس کے دور کے اس سے اختلاف کرنے والوں نے بھی اس کو کافر نہ کہا' نہ بتایا تھا۔ اگر کافر ہوتا تو اس کو ولی عہد و خلیفہ نہ بناتے نہ مانتے اور بعد میں کافر ہو گیا تھا تو اس کو ولی عہد و خلیفہ نہ رہنے دیتے لہذا یزید کو کافر کہنا' بتانا اس دور کے صحابہ و تابعین کی تغلیظ و تردید' توہین و تنقیص اور ان کو ایمانی غیرت و حمیت سے عاری بتانے کے مترادف ہے......امام احمد رحمہ اللہ جیسی شخصیت ایسی حرکت ہرگز نہیں کر سکتی تھی۔

د......کافر حکمران کے خلاف کارروائی مسلمان رعایا پر ضروری ہے اگر امام احمدؒ اس کو کافر جانتے مانتے تو اس کے خلاف خروج کو ضروری قرار دیتے جبکہ وہ اس کو ضروری قرار دینا تو درکنار جائز بھی نہیں کہتے۔

دوم: دوسری بات قابل غور یہ ہے امام احمدؒ خود یزید کے دور میں نہ تھے لامحالہ ان کو کسی نے ہی یزید کا' کافر ہونا بتایا ہوگا۔ اس کا کوئی علم نہیں ہے کہ کس نے بتایا؟ اور اگر کسی اکے دکے کا اتہ پتہ مل بھی جائے تو تب بھی کام نہ چلے گا کہ یزید کوئی

گمنام آدمی نہ تھا کہ اس کا ایمان وکفر غیر معروف وغیر مشہور ہوتا' اندر ہی اندر چند لوگوں کو ہی اس کا علم ہوتا بلکہ وہ ساٹھ لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی اسلامی مملکت کا سربراہ تھا اور کربلا وحرہ وغیرہ کی وجہ سے معروف بھی تھا۔ اگر کافر ہو گیا ہوتا تو اس کے کفر کو ایک دنیا جانتی ہے۔ سینہ بہ سینہ چند آدمیوں سے ہوتا ہوا' امام احمدؒ وسبط ابن جوزی جیسے چند ہی آدمیوں تک نہ پہنچتا۔ مطلب یہ کہ امام احمدؒ وغیرہ کا قول خلاف ظاہر بھی ہے اور خلاف ظاہر قول جو غیر معتبر ہوا کرتا ہے۔

سوم: پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جس کا ایمان واسلام تو مسلم ہو' ایک دنیا اس کو مومن ومسلم جانتی مانتی ہو اس کو اگر کوئی کافر کہتا ہے تو اس سے اس آدمی کا ایمان واسلام اختلافی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کو کافر کہنے والے کا اپنا ایمان واسلام (جیسے کہ اوپر حدیث بیان ہوئی) خطرے میں پڑ جاتا ہے جن کے حوالہ سے آپ اور آپ جیسے غیر محتاط لوگ' یزید کو کافر بتانے بنانے کی کوشش کرتے ہیں ان کے حوالہ سے اس کا ایمان اختلافی نہیں ہو سکتا بلکہ خود ان ایمان مشکوک ہو گیا ہے ایسے لوگوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ یزید کو چھوڑیں۔ اس کا مومن ومسلم ہونا تو ایک جہاں کا مُسلَّم ہے۔

چہارم: ہاں تو کیا دنیا میں امام احمدؒ سبط ابن جوزی' تفتازانی اور قاضی پانی پتی جیسے بس یہی دو چار قابل استناد وقابل حجت شخصیات ہیں کہ انہوں نے یزید کو کافر کہہ دیا اور وہ کافر ہو گیا؟ یزید دور کے صحابہ وتابعین پھر ان کے بعد چودہ صدیوں کے دیگر اکابر محدثین ومفسرین جنہوں نے اس کی تکفیر کی یا تردید کی یا غیر محتاط وخلاف احتیاط بتایا یا کم از کم اس کی تائید ہی نہیں کی کیا وہ قابل استناد وقابل حجت نہیں؟...... امام ابن تیمیہؒ حنبلی ہیں۔ امام احمدؒ کے مذہب کو آپ سے یا ابن حجر مکیؒ سے زیادہ جانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یزید کافر نہ تھا اس کو کافر کہنا باطل ہے...... ابن حجر مکیؒ نے بھی سب کچھ لکھ کر آخر میں لکھا ہے ''**ولا یجوز لعن یزید ولا تکفیرہ**'' الصواعق المحرقہ ص ۲۲۳ کہ یزید پر لعنت کرنا اور اس کی تکفیر جائز نہیں۔ کیا ناجائز قول سے بھی کسی کا ایمان واسلام اختلافی بن سکتا ہے۔ ملا علی قاریؒ نے تفتازانی کی جذباتی باتوں کا ردّ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''**ولا یخفی ان ایمان یزید محقق ولا یثبت کفر وبدلیل ظنی فضلاً عن دلیل قطعی**'' شرح فقہ اکبر ص ۷۳۔

اسی طرح علماء محققین ومحتاطین نے اس کفری قول کی تردید کی یا غیر محتاط بتایا ہے کیا امت کے یہ علماء واکابر قابل حجت نہیں۔ سبط ابن جوزی' تفتازانی جیسے چند اس معاملہ میں بالکل ہی غیر محتاط' اپنے دین ایمان سے بے پرواہ لوگ ہی معتبر وحجت ہیں؟

مفتی صاحب! آپ سے ہو سکے تو یزید کو کفر کہنے والوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنے اور خبر لینے کا کہیں' آپ خود بھی ان کی تکفیری ہاں میں ہاں ملا کر اپنا ایمان خطرے نہ میں ڈالیں۔ کسی کے ایمان وکفر کا مسئلہ کسی کی جاگیر نہیں کہ جو چاہے جب چاہے جس کو چاہے کافر بتانے اور بنانے لگ جائے۔

پنجم: پانچویں بات قابل غور یہ ہے کہ امام احمدؒ تیسری صدی ھجری کے ہیں سبط ابن جوزی ان کے بھی بعد ساتویں صدی ہجری کے ہیں آپ صدیوں کی چھلانگ لگا کر جو ان تک پہنچ گئے ہیں ان سے پہلے کے خصوصاً یزیدی دور کے

کسی عالم و محقق کا ایسا تکفیری قول کسی معتبر و قابل قبول سند سے کیوں نہیں پیش کرتے۔اس سے پہلے دنیا آخر کیوں اس معاملہ میں لائق اعتناء نہیں سمجھی جاتی...... یہ بھی ملحوظ رکھیں کہ سبط بن جوزی غالی شیعہ ہیں اور تقیہ باز ہیں۔دیکھئے: مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی کتب بشارۃ الدارین ص ۴۹۔۵۰ اور خارجی فتنہ ص ۱۷۸، ج ۲۔

ششم: ہاں تو اسپر بھی غور فرمائیں کہ ساری دنیا کیا مسلمان کیا کافر سب یزید کو اسلامی حکمرانوں میں شمار کرتے ہیں۔ابن تیمیہؒ، ابن حجر عسقلانیؒ، ملا علی قاریؒ سید سلمان ندویؒ جیسے حضرات تو اس کو ان بارہ خلفاء میں شمار کرتے ہیں جن کے سرخیل حضرات خلفاء اربعہ ہیں تو کیا ساری دنیا ہی غلط ہوگئی ہے کہ ایک کافر کو مسلمان حکمرانوں میں شمار کرتی چلی آرہی ہے؟

مسئلہ لعنت: یزید پر لعنت، تقیہ باز، غالی شیعہ سبط ابن جوزی صاحب نے کی ہوگی یا بعض غیر محتاط لوگوں نے۔ امام احمدؒ کی طرف اس کی نسبت غلط ہے۔امام ممدوحؒ کی طرف لعنت کی نسبت کی امام ابن تیمیہؒ نے تردید کی ہے فرماتے ہیں کہ یہ روایت منقطع اور غیر ثابت ہے (خارجی فتنہ ص ۱۳۵۔۱۳۶، ج ۲) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا **لیس المؤمن لعّانا**. اور قاضی مظہر حسین صاحب لکھتے ہیں 'محتاط مسلک یہی ہے کہ یزید پر لعنت نہ کی جائے' ملاحظہ ہو (خارجی فتنہ ص ۱۶۰ ج ۲) جب قاضی صاحب محتاط مسلک کو اختیار کر رہے ہیں (جنہوں نے یزید کو فاسق و فاجر کہنے اور بنانے کے لیے بزعمِ خود خدمتِ دین کا عظیم کارنامہ سرانجام دیتے ہوئے سات آٹھ سو صفحات کی کتاب لکھ ماری ہے) اور جب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات ہیں کہ لعنت کرنا مومن کے شایانِ شان نہیں...... تو باور نہیں کیا جاسکتا کہ امام احمد بن حنبلؒ جیسی فقیہہ و مجتہد شخصیت غیر محتاط مسلک اختیار کرے۔

ششم (الف): آپ نے سبط ابن جوزی صاحب کے حوالے سے تحریر فرمایا کہ جب یزید کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر آیا تو اس نے لکڑی سے اس کو کریدا اور بدری کھوٹ کا اظہار کرتے ہو۔اشعار پڑھے کہ کاش میرے بدر والے شیوخ (کفار مکہ) حاضر ہوتے' دیکھتے کہ میں نے انتقام لے لیا ہے جو کہ صریح کفر ہے (ملخصاً، مفہوماً) الخیر ص ۲۲۔

مفتی صاحب! یزید کے دادا اور دادی اماں، ابا حضور، چچا ایمان لا چکے تھے اور حضور نے ان کی توقیر و تکریم کی اور ان کا ایمان عنداللہ والرّسول مقبول ہوگیا تھا اور حضور ﷺ و خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم نے ان کو اہم عہدوں پر فائز کیا تھا۔انہوں نے کفر کے خلاف کارہائے نمایاں سرانجام دیئے تھے......علاوہ ازیں مؤرخین کے مطابق یزید کے صاحبزادے حضرت خالد بن یزید صاحبِ ورع و تقویٰ تھے۔کیسے ممکن ہے کہ ۶۱ھ میں یزید میں بدری کھوٹ پیدا ہوگیا تھا اور اس نے بدر کے انتقام لینا شروع کر دیئے تھے۔خدارا کچھ تو سوچئے۔

(ب) پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ یزید یہ اشعار تب پڑھتا اور اس کو اپنے آباء واجداد کا بدلہ تب کہتا جبکہ غزوۂ بدر میں مسلمان تو سارے ہاشمی ہوتے اور کافر سارے اموی ہوتے اور یہ اموی' ان ہاشمیوں کے ہاتھوں بدر میں قتل ہوئے ہوتے۔حالانکہ ایسا ہرگز نہ تھا دونوں طرف دونوں قسم کے لوگ تھے بلکہ مسلمانوں میں ہاشمی صرف تین تھے ان کے موالی ساتھ

ملائیں تو کل تعداد آٹھ بنتی ہے جبکہ بنوامیہ کی تعداد ستر ہ تھی گویا یزید کے آباء واجداد کو بدر میں قتل کرنے والے اسی کے خاندان کے تھے نہ کہ صرف بنی ہاشم، پھر انتقام لینے کا کیا معنی۔ شرکاء وشہداء بدر مقتولین بدر کی قبیلہ وار تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو حافظ ابن سید االناس کی عیونالاثر۔ اس سے پتہ چلتا ہے یہ جنگ (بدر) بنوامیہ، بنوامیہ کی زیادہ تھی یہ دونوں طرف ہی زیادہ تھے ، بنو ہاشم بنوامیہ کی نہ تھی۔

(ج) امام ابن تیمیہؒ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا یزید کے پاس جانے اور چھڑی مارنے کی روایت کو مجہول السند، کذب قرار دیا ہے اور اس کی مدلل تردید کی ہے ملاحظہ ہو منہاج السنۃ بحوالہ خارجی فتنہ ص ۳۸۰، ج ۲ اور علامہ ابن کثیرؒ لکھا ہے ''**والصحیح انّہ' لم یبعث برأ س الحسین الی الشام کما سیاتی** کہ صحیح بات یہ ہے کہ اس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر شام نہیں بھیجا'' (البدایہ ص ۱۶۵، ج ۸)۔ علاوہ ازیں علامہ ابن کثیرؒ نے یزید کی طرف منسوب اشعار کو کذاب رافضیوں کی کارستانی قرار دیا ہے (البدایہ مترجم ص ۱۱۶۶، ج ۸)

سبط ابن جوزی جیسے تقیہ باز، غالی شیعہ تو ایسی باتوں کو قبل کر سکتے ہیں اور تحریر بھی کر سکتے ہیں یزید کی طرف منسوب بھی کر سکتے ہیں تعجب ہے مفتی انور صاحب پر کہ انہوں نے کسی غرض سے ابن حجر مکیؒ کی اس عبارت کو نقل کیا ہے۔

ہفتم: آپ نے نقل کیا ہے کہ ابن جوزی نے بہت سی قبیح چیزوں کا یزید سے متعلق ذکر کیا جو حد شہرت کو پہنچ چکی ہیں اور یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو بد بو کی حالت میں مدینہ کی طرف لوٹایا اس سے اس کا مقصد رسوائی ظاہر کرنا تھا (ص ۱۲۳ الخیر)

(الف) ابن جوزی نے یہ شامِ غریباں کی مجلس پڑھی ہے جو مفتی صاحب! آپ جیسوں کے لیے تو شاید حجت ہو دنیاء علم و تحقیق میں اس کی حیثیت گوزِشتر سے زیادہ نہیں۔ کروڑوں ابنِ جوزی یزید کی جوتی پر قربان کئے جاسکتے ہیں یہ سبائیت اور سبائیت گزیدہ لوگوں کا طریقہ بن چکا ہے کہ یزید کو تو جو چاہے گالیاں دینے، دلوانے کے لیے کہہ دیں۔ اب دنیا کے سامنے حقائق آرہے ہیں انشاء اللہ ایسے ابن الجوزیوں کا طلسم ٹوٹے گا۔

(ب) سبط ابن جوزی تو اپنی شیعت سے مجبور تھا اس نے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بھی توہین کرنی کرانی اور تقیے کے پردے میں ان کو گالی دینی دلانی تھی لیکن آپ کو تو مناسب نہ تھا کہ یہ تبرا نقل کرتے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر اور بد بو؟ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارا تو ایمان ہے کہ قیامت تک اگر ریحانۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک پڑا رہتا تو بد بو نہیں خوشبو ہی آتی۔ امام بخاریؒ شیخ موسیٰ خانؒ اور مولانا عبداللہ شہید کی قبروں سے تو خوشبو آئے اور جنتی سردار کے سر سے بد بو؟ **مالکم کیف تحکمون.**

ہشتم: آپ نے علامہ ابن حجر مکیؒ کی عبارت کو دلیل میں پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''وہ (یزید) مسلمان ہے۔ پس وہ فاسق، شریر، نشہ باز، ظالم ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں خبر دی۔ چنانچہ ابویعلی نے اپنی مسند میں سند ضعیف سے ابوعبیدہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا معاملہ ہمیشہ انصاف کے ساتھ چلتا رہے گا۔ یہاں

تک کہ سب سے پہلا شخص جو اس میں رخنہ ڈالے گا۔ امیہ کا آدمی ہوگا جس کو یزید کہا جائے گا......اور روبانی نے مسند میں ابو درداء سے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا سب سے پہلا شخص جو میری سنت کو تبدیل کرے گا' وہ بنی امیہ کا یزید ہوگا......اس کے بعد آپ (مفتی صاحب) نے یہ لکھا کہ ''حضرت معاویہؓ نے رخنہ ڈالا اور نہ سنت کو تبدیل کیا۔ بوجہ اس بات کے کہ حضرت معاویہؓ مجتہد تھے۔'' (ماہنامہ ''الخیر'' ملتان۔ ص ۲۴)

جناب مفتی صاحب! (الف) چاہیے تھا کہ آپ واضح فرماتے کہ مسند ابو یعلیٰ اور مسند روبانی کتب احادیث میں کس درجہ کی کتب ہیں؟ ثانیاً ان دونوں روایات کی سندی حیثیت بھی واضح کرتے۔ مسند ابو یعلیٰ کی روایت کی سند کو تو علامہ ابن حجر مکیؒ نے بھی ضعیف کہا ہے......اس روایت کو اور ان جیسی اور روایات کو علامہ ابن کثیرؒ نے سنداً منقطع قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو: البدائیہ ج ۸، ص ۲۳۱) علامہ ابن قیمؒ اور ملاں علی قاریؒ نے لکھا ہے:

و من ذالک الاحادیث فی ذم معاویه......و کذا ذم یزید (الموضوعات الکبیر ص ۱۶۹، ۱۷۰)

کہ انہی موضوعات میں سے ہیں۔ وہ احادیث جو حضرت معاویہؓ اور اسی طرح یزید کی مذمت میں ہیں۔

(ب) علاوہ ازیں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جب حضور ﷺ نے یزید کا نام لے کر فرمایا کہ وہ دین میں رخنہ ڈالے گا اور میری سنت کو تبدیل کرے گا تو اس کے باوجود صحابہ و تابعین نے اس کو خلیفہ بنایا، مانا، بیعت کی۔ تو گویا آپ شیعوں کو کہنا چاہتے ہیں کہ دین کی جڑوں پر تیشہ خود صحابہ و تابعین نے ہی چلا لیا تھا۔

(ج) مفتی صاحب! یہ موضوعات تو آپ کو نظر آ گئیں۔ صحیح بخاری کی وہ حدیث کیوں نہ نظر آئی۔ جس میں آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر (قسطنطنیہ) پر جہاد کرے گا۔ ان کے لیے مغفرت ہے (بخاری) علماء نے لکھا ہے کہ اس لشکر کا قائد یزید تھا......اور یہ بھی سوال ہے کہ جب حضور ﷺ نے نام لے کر یزید کے متعلق یہ کچھ فرمایا تھا تو صحابہ کرام جن میں ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابوایوب انصاریؓ، ابن زبیرؓ اور حضرت حسینؓ بھی تھے۔ رخنہ ڈالنے والے اور سنت کو تبدیل کرنے والے کو قائد لشکر کیوں نہ بنایا اور یزید کو یہ اعزاز و اکرام دینا کیا حضور ﷺ کے ان ارشادات جو آپ نے نقل کیے ہیں' کے منافی نہیں......آپ آگاہ ہوں گے کہ جب یزید کی ولی عہدی کی تحریک چلی اور ان کے لیے بیعت لی گئی۔ اس وقت سے لے کر واقعہ حرّہ تک بڑا طویل زمانہ ہے پھر ان حالات کو دیکھنے والے سینکڑوں صحابہؓ و تابعین تھے تو اس وقت میں حضور ﷺ کی یہ احادیث (جو آپ نے لکھی ہیں) کیوں بیان نہیں کی گئیں؟ جبکہ آپ نے لکھا ہے کہ ان روایات کا علم حضرت ابو ہریرہؓ اور عمر بن عبدالعزیزؒ کو بھی ہو گیا تھا۔ تاکہ سب کو گناہ سے بچایا جاتا؟ پھر کیا وجہ ہے کہ مخالفت کرنے والوں اور بیعت توڑنے والوں میں سے کوئی بھی ان رویات کو اپنے عمل کی بنیاد نہیں بناتا؟

مفتی صاحب! اگر ایسی روایات کو تسلیم کیا جائے تو سینکڑوں صحابہ کرام و تابعین کا دامن داغدار ہوتا ہے کہ انہوں نے یزید کو کیوں قائد جہاد، ولی عہد خلیفہ اور حاکم بنایا اور قبول کیا، اس سے تو رافضیت کو صحابہ کرام پر اعتراضات کا مزید موقع دینا ہے۔

یاد رہے کہ یزید کے خلاف سینکڑوں صفحات پر مشتمل کتابیں لکھنے والے قاضی مظہر حسین، لعل شاہ بخاری، عبدالرشید نعمانی وغیرہ نے ان روایات سے استدلال نہیں کیا ہے اور اس مسئلے میں آپ کا علم ان سے زیادہ نہیں ہے۔

(د) آپ نے دو حدیثیں جس میں یزید کے نام و قبیلہ کی تصریح ہے لکھیں اور پھر حضرت معاویہؓ کے متعلق لکھا کہ انہوں نے دین میں رخنہ نہیں ڈالا وہ مجتہد تھے وغیرہ۔

جناب مفتی صاحب! ہم تو طالب علم ہیں۔ آپ بہت بڑے عالم اور مفتی ہیں۔ ہمارے علم میں اضافہ فرمائیں کہ صریح نصوص کے ہوتے ہوئے بھی کیا اجتہاد ہوا کرتا ہے؟ جب حضور ﷺ نے صراحتاً نام لے کر بتا دیا کہ یزید ایسا ویسا ہوگا تو پھر یزید کے ولی عہد اور خلیفہ بنانے میں اجتہاد کی گنجائش ہی کہاں رہی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت معاویہؓ نے امت کے معاملہ میں رخنہ اندازی نہیں کی اور نہ حضورؐ کی سنت کو تبدیل کیا۔ سوال یہ ہے کہ یزید کو امت کی گردنوں پر مسلط کرنا بھی اگر امت کے معاملہ میں رخنہ اندازی نہیں تو پھر اس سے بڑھ کر اور رخنہ اندازی کیا ہوگی؟ جب حضور ﷺ نے نام لے کر فرما دیا کہ وہ ایسا ویسا ہوگا تو پھر ولی عہد، خلیفہ بنانا، صحابہ و تابعین اور عالم اسلام کا بیعت کرنا چہ معنی دارد؟ کیا حضور کے حکم کی صریح خلاف ورزی نہیں۔

نہم: آپ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں روایت نقل کی کہ انہوں نے اس شخص کو تین کوڑے مارے جس نے حضرت معاویہ کی توہین کی اور بیس کوڑے مارے۔ اس شخص کو جس نے یزید کو امیر المومنین کہا تھا۔ (الخیر ص ۲۴)

مفتی صاحب! اس روایت کی نسبت حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی طرف غلط ہے۔ اس لے کہ ایک طرف تو عمر بن عبدالعزیزؒ 'یزید کے متعلق امیر المومنین کا لفظ سننے کو تیار نہیں اور دوسری طرف یزید کے لیے (بقول قاضی صاحب) خود رحمت کی دعائیں کر رہے ہیں' **ابراهیم بن ابی عبید یقول سمعت عمر بن عبدالعزیز یترحم علی یزید بن معاویه لسان المیزان** '' بحوالہ خارجی فتنہ۔ ج ۲، ص ۳۴۹)

پھر یزید کو امیر المومنین تو علی بن الحسین نے بھی کہا ہے کہ اگر یہ لفظ کوڑوں کی سزا کے قابل ہوتا تو حضرت حسینؓ کے صاحبزادے کیوں کہتے؟ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یزید تابعی ہے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ' حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی ہیں۔ علاوہ ازیں ایک طرف صحابی رسول کی توہین ہے اور دوسری طرف مسلمان حاکم کو امیر المومنین کہنا ہے۔ جبکہ اس کی رعایا واقعی ''مومنین'' تھے۔ کیا مسلمان حاکم کو امیر المومنین کہنا' صحابیٔ رسول کی توہین کرنے سے بھی سنگین جرم ہے؟ کہ صحابی رسول کی توہین کرنے والے کو تو تین کوڑے اور مسلمان حاکم کو امیر المومنین کہنے والے کو بیس کوڑے سزا دی گئی ہے؟ جبکہ توہینِ صحابہ تو قابل تعزیر جرم ہے اور کسی مسلمان حکمران کو امیر المومنین کہنا کوئی جرم نہیں۔

حدیث ہے **من سب احدًا من اصحابی فاجلدوہ** (کنز العمال۔ ج ۱۱، ص ۵۴۲) تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ قابل تعزیر جرم پر تو تین کوڑے اور جو سرے سے جرم ہی نہیں' اس پر بیس کوڑے؟ یہ عمل عمر بن عبدالعزیز کے تقویٰ و تدیّن سے کوسوں دور ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت خود عمر بن عبدالعزیز کو بدنام کرنے کے لیے گھڑی گئی ہے۔ خصوصاً جبکہ

دوسری طرف یہ بھی مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے سوائے اس شخص کے جس نے حضرت معاویہؓ کو برا بھلا کہا تھا کسی اور شخص کو کبھی نہیں مارا۔'' دیکھئے (حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق ۔ص ۱۴۱ از مولانا تقی عثمانی) اور اگر کسی کو اس پر اصرار ہو کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ سزا دی ہے کہ تو پھر اس پر بھی غور کرنا ہوگا کہ یہ سزا بجائے خود صحیح تھی یا غلط؟ ہم پوچھتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے یہ کوڑے حد کے طور پر لگائے تھے یا تعزیر کے طور پر؟ اگر حد کے طور پر لگائے تھے تو قرآن یا حدیث سے اس کا ثبوت چاہیے اور اگر تعزیر کے طور پر تھے تو یزید کو امیر المومنین کہنے کا قابل تعزیر جرم ہونا پہلے ثابت کرنا چاہیے۔ ورنہ عمر بن عبدالعزیز کا یہ کوڑے لگانا ہی بجائے خود ظلم ٹھہرے گا۔ اگر کہا جائے کہ عمر بن عبدالعزیز کا کوڑے لگانا ہی اس کے قابل تعزیر جرم ہونے کی دلیل ہے تو یہ ''مصادرہ علی المطلوب'' ہوگا۔

دہم: آپ نے لکھا ہے کہ یزید کے بارے میں گزشتہ روایات تھیں۔ اس لیے حضرت ابوہریرہؓ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں آپ کی پناہ پکڑتا ہوں۔ ساٹھویں سال اور بچوں کی حکومت سے تو اللہ نے ان کی دعا قبول کی۔ بس ۵۹ھ میں ان کو وفات دی اور یزید کی حکومت ۶۰ھ میں ہوئی تو حضرت ابوہریرہ کو اس میں ولایت یزید کا علم تھا تو وہ اس سال سے پناہ مانگتے تھے۔'' (ماہنامہ ''الخیر'' ص ۲۴)

یہاں سوال یہ ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ حضور ﷺ نے یزید کا نام لے کر تصریح فرمادی کہ وہ دین میں رخنہ اندازی کرے گا اور میری سنت کو تبدیل کرے گا تو انہوں نے ولی عہدی کی تحریک میں دیگر صحابہ کرام خصوصاً حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کیوں نہ بتایا تھا؟ کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے العیاذ باللہ کتمان حق کیا تھا؟

علاوہ ازیں یہ کیسے خبر ہوئی کہ ۶۰ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات اور یزید کی خلافت ہے؟ ملاں علی قاری اور علامہ ابن قیم نے موضوعات کبیر اور المنار میں لکھا ہے کہ جن روایات میں تعیین تاریخ کے ساتھ پیش گوئی ہے' وہ موضوع ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب ساٹھویں سال اور بچوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگ رہے ہیں تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ و سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کیوں حصول خلافت کے لیے تگ و دو کر رہے تھے؟ نیز حضرت ابن زبیر کی حکومت اور کوفیوں کے ایفائے عہد کی صورت میں فرض کریں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو حکومت مل جاتی تو کیا وہ بھی اس روایت کا مصداق ہوتیں یا نہ؟ ایسی روایات پیش کرنے سے کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سمیت دوسرے صحابہ پر طعن نہیں ہوگا؟

دوازدہم: آپ نے لکھا ہے کہ ''واقدی نے بہت سی سندوں سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن حنظلہؓ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! ہم نے یزید کے خلاف بغاوت نہیں کی۔ یہاں تک کہ ہمیں خوف ہوا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھر نہ برسائے جائیں۔'' (ماہنامہ ''الخیر'' ملتان ۔ص ۲۴)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ نے پہلے یزید کی بیعت کی تھی۔ ۶۳ھ کے اوائل میں حضرت عبداللہ نے نقض کیا یزید کی خلافت سے یہ تقریباً دواڑھائی سال بنتے ہیں۔ اگر یزید ایسا ہوتا جیسے کہ آپ نے لکھا ہے تو حضرت

عبداللہؓ نے اتنا طویل انتظار نقض بیعت کے لیے کیوں کیا؟ اور وہ احادیث جو آپ نے نقل کی ہیں۔ان کا علم کیا حضرت عبداللہ کو نہیں تھا؟ نیز کیا وجہ ہے کہ انہوں نے نقض بیعت کی وجوہات میں قتل حسینؓ کا ذکر نہیں کیا۔ جبکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ ۶۱ ھ میں شہید ہو گئے تھے۔ بقول آپ کے یزید کے دیگر جرائم سے یہ جرم کیا کم تھا؟...... علاوہ ازیں سانحۂ کربلا کے ساتھ ہی انہوں نے بیعت کیوں نہ توڑی؟

مفتی صاحب! اسی روایت کا اگلا حصہ آپ نے ترک کر دیا۔ جس میں یہ بھی ہے کہ ''عبداللہ بن حنظلہؓ نے فرمایا کہ وہ ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کے ساتھ زنا کرتا تھا۔'' (العیاذ باللہ)

ایک صحابیٔ رسول سے ایسی باتیں بلا ثبوت بہت بعید ہیں۔ زنا کاری کا پورا ثبوت نہ ہو۔ اس کو زبان پر لانا اپنے آپ کو مستوجب سزا بنا دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ ایسی بے ثبوت و بے دلیل باتیں کیسے کر سکتے تھے۔ ایسی بلا ثبوت باتوں سے یزید کی نہیں بلکہ خود حضرت عبداللہؓ کی شخصیت مجروح ہوتی ہے۔ لہٰذا یہی کہا جائے گا کہ سبائی مفسدوں کی ان پر افترا پردازی ہے۔

جناب مفتی صاحب! اسی روایت کا اگلا حصہ جو آپ نے ''الخ'' لکھ کر چھوڑ دیا۔ اس کو مولانا محمد امین اوکاڑوی نے ''تجلیاتِ صفدر'' میں نقل کیا ہے...... اور ان الفاظ کو (جو اوپر ذکر ہو چکے ہیں) تسلیم کرنے سے قاضی مظہر حسین صاحبؒ نے انکار کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ''خارجی فتنہ'' ج ۲، ص ۵۴۹) جب روایت کا ایک حصہ نا قابل تسلیم ہے تو باقی حصہ کیونکر تسلیم ہو سکتا ہے؟...... پھر یہ روایت واقدی کی ہے اور واقدی کے متعلق قاضی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ واقدی مجروح ہے۔

(''خارجی فتنہ''۔ ج ۲، ص ۲۰۹، ۴۴۲)

محترم مفتی صاحب! یزید پر جتنے الزامات ہیں، وہ تار عنکبوت سے زیادہ ناپائیدار اور کمزور ہیں اور سبائیت کے خانہ زاد ہیں۔ ان الزامات سے یزید کی ذات سے زیادہ صحابہ کرامؓ و تابعین عظامؒ کی ذوات مجروح ہوتی ہیں۔ اور دورِ خیر القرون مجروح ہوتا ہے۔ اگر ان الزامات کو درست مانا جائے تو اسلام کے اس مثالی دور کی بھیانک تصویر سامنے آئے گی جبکہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات یہ ہیں۔ اسلام کے ان بارہ خلفاء کے متعلق کہ ان کے وقت تک اسلامی حکومت اچھی رہے گی۔ ان کے دور میں دین قائم رہے گا۔ اسلام محفوظ و مامون رہے گا وغیرہ۔ اور ان بارہ خلفاء میں ایک مکی عالم نے اور بعض دوسرے علماء نے یزید کو بھی شمار کیا ہے۔ اور وہ مکی عالم، ملا علی قاری ہیں۔ دیکھئے شرح فقہ اکبر۔ اس لیے آپ سے دردمندانہ و ہمدردانہ درخواست ہے کہ صحابہ کرام و تابعین عظام اسلاف کے بھی اسلاف ہیں۔ ان سب کی عظمت کا دفاع اہل سنت کی پہچان ہے۔ قرآن و سنت اور اصول اہل سنت کی روشنی میں ان کے مقام و مرتبہ کو پیش نظر رکھنا چاہیے اور وہ روایات و اخبار آحاد قابل تاویل و قابل رد ہیں جن سے ان کی شخصیات پر حرف آتا ہو۔ ہمارے لیے سب نجوم ہدایت ہیں۔ خواہ حضرت علیؓ ہوں یا سیدنا معاویہؓ۔ حضرت حسینؓ ہوں یا مبایعینِ یزید، صحابہؓ و تابعینؒ۔

مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری (مہاجر مدنی) رحمۃ اللہ علیہ
خلیفۂ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ

یزید پر لعنت کا مسئلہ

بہت سے لوگ روافض سے متاثر ہو کر یزید پر لعنت کرتے ہیں۔ بھلا اہل سنت کو روافض سے متاثر ہونے کی کیا ضرورت؟ ان کو اسلامی اصول پر چلنا چاہیے۔ روافض کے مذہب کی تو بنیاد ہی اس پر ہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہیں اور یزید اور اس کے لشکر پر لعنت کریں، قرآن کی تحریف کے قائل ہوں اور متعہ کیا کریں۔ اور جب اہل سنت میں پھنس جائیں تو تقیہ کے داؤ پیچ کو استعمال کر کے اپنے عقیدہ کے خلاف سب کچھ کہہ دیں۔ بھلا اہل سنت ان کی کیا ریس کر سکتے ہیں۔ اہل سنت اپنے اصول پر قائم رہیں جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ ان ہی اصول میں سے یہ ہے کہ لعنت صرف اس پر کی جا سکتی ہے جس کا کفر پر مرنا یقینی ہو۔ یزید اور اس کے اعوان و انصار کا کفر پر مرنا کیسے یقینی ہو گیا جس کی وجہ سے لعنت جائز ہو جائے؟

حضرت امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اوّل یہ سوال اٹھایا ہے کہ یزید پر لعنت جائز ہے یا نہیں؟ اس کی وجہ سے کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے یا قتل کا حکم دینے والا ہے۔ پھر اس کا جواب دیا ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا یا اس کا حکم دیا یہ بالکل ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا یزید پر لعنت کرنا تو درکنار یہ کہنا بھی جائز نہیں کہ اس نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا یا قتل کرنے کا حکم دیا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ کسی مسلمان کو گناہِ کبیرہ کی طرف بغیر تحقیق کے منسوب کرنا جائز نہیں۔ نیز امام غزالیؒ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ مخصوص کر کے یعنی نام لے کر افراد و اشخاص پر لعنت کرنا بڑا خطرہ ہے۔ اس سے پرہیز لازم ہے اور جس پر لعنت کرنا جائز ہو اس پر لعنت کرنے سے سکوت اختیار کرنا کوئی گناہ اور مؤاخذہ کی چیز نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص ابلیس پر لعنت نہ کرے، اس میں کوئی خطرہ نہیں۔ چہ جائیکہ دوسروں پر لعنت کرنے سے خاموشی اختیار کرنے میں کچھ حرج ہو۔ پھر فرمایا **فالاشتغال بذکر الله اولیٰ فان لم یکن ففی السکوت سلامه** یعنی خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا اولیٰ اور افضل ہے۔ اگر ذکر اللہ میں مشغول نہ ہو تو پھر خاموشی میں سلامتی ہے (کیونکہ لعنت نہ کرنے میں کوئی خطرہ نہیں اور نام لے کر کسی پر لعنت کر دی تو یہ پُرخطر ہے کیونکہ وہ لعنت کا مستحق نہ ہوا تو لعنت کرنے والے پر لعنت لوٹ آئے گی۔ پھر کسی حدیث میں مستحق لعنت پر لعنت کرنے کا کوئی ثواب وارد نہیں ہوا۔ اس لیے لعنت کے الفاظ زبان پر لانے سے کوئی فائدہ نہیں۔)

''زبان کی حفاظت'' مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری رحمۃ اللہ علیہ
حسب الحکم: حضرتِ اقدس، حجۃ الخلف، بقیۃ السلف، برکۃ العصر، عارف باللہ مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر: ''مکتبہ خلیل'' یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ ص ۷۵، ۷۶
〃: ''دارالاشاعت'' اردو بازار کراچی۔ ص ۷۲، ۷۳

عینک فریمی

زبان میری ہے بات اُن کی

- ❑ حکومت میں موجود کچھ دہریئے نفاذِ اسلام نہیں چاہتے۔ (چودھری شجاعت)
- ● ان میں:

کچھ ایرے ہیں کچھ غیرے ہیں کچھ نتھو ہیں کچھ خیرے ہیں
کچھ چچو چچ گنڈیری ہیں رات کی ہیرا پھیری ہیں

- ❑ بے نظیر بھٹو نے صدر مشرف سے براہِ راست بارہ مرتبہ رابطہ کیا۔ (شیر افگن)
- ● تب جا کر شوہر کی رہائی ہوئی۔
- ❑ امریکہ سے نہیں ڈرتے۔ (شیخ رشید)
- ● صرف ''پینٹ'' اور ''گون'' سے ڈرتے ہیں۔
- ❑ گیس کی قیمتوں میں یکم جولائی سے اضافہ کرنے کی اجازت طلب کر لی گئی۔ (ایک خبر)
- ● غریبوں کی مزید رگیں کاٹنے کا بندوبست کر لیا گیا۔
- ❑ اظہارِ تشکر کے لیے کارٹون بنایا۔ (واشنگٹن ٹائمز)
- ● بغلوں میں کتے لے کر تصویر کھنچوانے والوں کو مبارک ہو!
- ❑ پاکستان کو صدر مشرف کی ضرورت ہے (شیخ رشید)
- ● اور صدر مشرف کو آپ کی!
- ❑ افغانستان پر مشرف کی پالیسی سے اتفاق نہیں۔ (چودھری شجاعت)
- ● مگر آپ سے کون پوچھتا ہے!
- ❑ جنرل پرویز مشرف نے دہلی کے عشائیے میں بھارتی اداکارہ رانی مکھر جی کو دورۂ پاکستان اور پاکستانی فلموں میں کام کرنے کی دعوت دی۔ (ایک خبر)
- ● آج کا جدید ترین کمانڈو ایکشن یہی ہے کہ روشن خیالی کی نیکریں پہنا کر مہ رخوں کے تبادلے کئے جائیں۔
- ❑ لاہور: مخلوط میراتھن ریس پر لاٹھی چارج۔ خواتین کے کپڑے پھٹ گئے۔ (ایک خبر)
- ● یہ گوجرانوالہ کے کسی قاضی حمید اللہ نے نہیں پھاڑے۔ پولیس نے پھاڑے ہیں۔
- ❑ بڑی طاقت سے جنگ کرتے تو ملیامیٹ ہو جاتے۔ (شیخ رشید)
- ● اسی طرح کی بات جنرل نیازی نے بھارت کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہی تھی۔

شکیل عثمانی

اقبال اور قادیانیت

اقبال شکنی کی روایت خاصی قدیم ہے۔صرف دہلی اور لکھنؤ کی اردو مستند سمجھنے والوں، غالی وحدت، الوجودیوں اور نام نہاد روشن خیالوں کے علاوہ بائیں بازو کے دانشور بھی اس روایت کے علمبردار رہے ہیں۔قادیانیوں کو اس ضمن میں پانچویں سوار کی حیثیت دی جاسکتی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اقبال اپنی زندگی کے مختلف ادوار میں قادیانیت سے اختلاف کا اظہار کرتے رہے لیکن متعدد وجوہ کی بناپر جو ایک مفصل اور مبسوط تحریر کی متقاضی ہیں' انہیں بہ امعان نظر قادیانیت کے مطالعے کا موقع نہیں مل سکا اور وہ اس بھرپور رائے کا اظہار نہیں کرسکے جو انہوں نے ۱۹۳۵ء میں کی کہ حکومت قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ الگ جماعت تسلیم کرے۔اس ضمن میں ان کے نقطۂ نظر کا نقطہ عروج ان کا وہ تاریخی جملہ ہے کہ قادیانی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔اقبال کا بنیادی استدلال یہ تھا کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔انہوں نے اپنے بیان میں کہا:

> ''ہندوستان کی سرزمین پر بے شمار مذاہب بستے ہیں۔اسلام دینی حیثیت سے ان تمام مذاہب کی نسبت زیادہ گہرا ہے کیونکہ ان مذاہب کی بناپر کچھ حدتک مذہبی ہے اور ایک حدتک نسلی۔اسلام نسلی تخیل کی سراسر نفی کرتا ہے اور چونکہ اس کی بنیاد صرف دینی ہے۔اس لیے وہ سراپا روحانیت ہے اور خونی رشتوں سے کہیں زیادہ لطیف بھی ہے۔اسی لیے مسلمان ان تحریکوں کے معاملے میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لیے تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو لیکن اپنی بناءنئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے۔مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لیے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لیے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔'' (''حرفِ اقبال'' ص ۱۰۳)

اقبال کے اس بیان کا شائع ہونا تھا کہ قادیانی حلقوں میں زلزلہ آ گیا۔دلائل کے علمی اسلوب بیان اور خود اقبال کی اپنی شخصیت کے سبب تعلیم یافتہ طبقے پر اس کے گہرے اثرات ہوئے۔پنڈت جواہر لال نہرو نے ماڈرن ریویو کلکتہ میں اقبال کے نقطۂ نظر پر اعتراضات کئے جن کا اقبال نے اپنے مضمون میں بھرپور جواب دیا جو اسلام اور احمدیت کے عنوان سے شائع ہوا۔جماعتِ احمدیہ قادیان کے امام مرزا بشیر الدین محمود، جماعت احمدیہ لاہور کے امیر محمد علی لاہوری اور قادیانی جرائد نے تلخ ردّعمل کا اظہار کیا اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا اقبال کو بوجوہ قادیانی تحریک کا بہ امعان نظر جائزہ لینے کا موقع نہیں مل سکا۔اس کا اظہار اس خط سے ہوتا ہے جو انہوں نے ۱۳/نومبر ۱۹۱۵ء کو ہفت روزہ ''پیغام صلح'' کے ایڈیٹر کو لکھا۔اس خط میں انہوں نے اپنے

اس خط کو بھی درج کر دیا ہے جو انہوں نے اس سلسلے میں اپنے دوست سید احمد بشیر احمد کے نام لکھا تھا۔ اقبال لکھتے ہیں:

''انعام اللہ شاہ سیالکوٹی نے مجھ سے یہ منسوب کیا ہے کہ میں نے کسی محفل میں کہا کہ عقائد کے لحاظ سے (جماعت احمدیہ) قادیان والے سچے ہیں لیکن مجھے ہمدردی (جماعت احمدیہ) لاہور والوں سے ہے اختلاف سلسلہ احمدیہ کے متعلق وہی رائے دے سکتا ہے جو مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کی تصانیف سے پوری طرح آگاہی رکھتا ہو یہ آگاہی مجھے حاصل نہیں۔'' (کلیات مکاتیب اقبال، جلد اوّل ص ۱۴۳۱ مرتبہ مظفر حسین برنی)

اس کے علاوہ ۱۱/اپریل ۱۹۱۶ء کے ''الفضل'' میں اقبال کے ایک مضمون کا اقتباس اس طرح شائع ہوا۔

''ملعات میں ڈاکٹر محمد اقبال صاحب پی ایچ ڈی بیرسٹر ایٹ لاء کا ایک مضمون چھپا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے بعد کسی ایسے نبی کے آنے کا قائل ہے جس کا انکار مستلزم کفر ہو تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اگر قادیانی جماعت کا یہی عقیدہ ہے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے''

(قادیانی مذہب، از الیاس برنی ص ۶۱ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کا ایڈیشن)

اس اقتباس میں لفظ ''اگر'' قابل غور ہے اس اقتباس کے مطابق اُس وقت اقبال کے سامنے ایسے واضح شواہد نہیں تھے کہ قادیانی نبی کریم ﷺ کے بعد کسی ایسے نبی کی آمد کے قائل ہیں جس کا انکار مستلزم کفر ہے۔

دراصل اقبال کو جب ۱۹۳۱ء اور ۱۹۳۲ء کے دوران مرزا بشیر الدین محمود کے ساتھ آل انڈیا کشمیر کمیٹی میں کام کرنے کا اتفاق ہوا تو انہیں اس امر کے مشاہدے کا موقع ملا کہ مسئلہ چاہے اجتماعی اور قومی کیوں نہ ہو' قادیانی صرف اپنے امام کی اطاعت کے پابند ہیں۔ نیز یہ بھی واضح ہو کہ قادیانی کشمیر کمیٹی کے پردے میں قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اسی لیے وہ ۱۹۳۳ء کے وسط میں کشمیر کمیٹی سے مستعفی ہو گئے۔ اسی دوران ۱۹۳۳ء میں پروفیسر الیاس برنی کی کتاب ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' شائع ہوئی اور کثیر تعداد میں ملک کے اہل علم کو بھیجی گئی۔ یہی وہ کتاب ہے جس سے اقبال قادیانیوں کے عقائد سے مکمل طور پر واقف ہوئے۔ انہوں نے اس کے دوسرے ایڈیشن پر (جو جلد ہی شائع ہوا) یہ رائے دی کہ یہ کتاب ملک میں وسیع پیمانے پر شائع ہونے کے قابل ہے (افسوس کہ اقبال کی یہ رائے ان کی تحریروں یا خطوط کے کسی مجموعے میں شامل نہیں۔ میں نے اسے الیاس برنی کی کتاب قادیانی مذہب کی تمہید چہارم سے نقل کیا ہے) بہر حال اقبال کے اس کتاب کے مطالعے کا سال ۱۹۳۴ء متعین کیا جا سکتا ہے۔ اس کے قرائن موجود ہیں کہ اسی سال اقبالؒ نے براہِ راست مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ انہوں نے اپنے تحقیقی مطالعے کا اظہار مئی ۱۹۳۵ء کے اس تاریخی بیان کی صورت میں کیا کہ حکومت قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ جماعت تسلیم کرے۔

حال ہی میں بعض اہل علم نے یہ رائے ظاہر کی کہ سوائے کشمیر کمیٹی کے دور کے اقبالؒ کے قادیانیوں سے کسی قسم کے روابط نہیں رہے۔ ان اہل علم کی رائے محل نظر ہے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال کی لکھی ہوئی اقبال کی پہلی سوانح عمری ''زندہ رود''

اقبال کے خطوط اور دیگر خارجی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ اقبال کے قادیانیوں سے علمی اور معاشرتی روابط تھے (جیسا کہ اس دور کے بعض دیگر مسلم مشاہیر کے قادیانیوں سے تھے) اس کا سب سے واضح ثبوت اقبال کا وہ بیان ہے جو انہوں نے اپنے علی گڑھ کے خطبے "ملتِ بیضا پر ایک عمرانی نظر" میں مندرج قادیانی جماعت کے بارے میں اپنی رائے کی وضاحت میں دیا تھا۔ اقبال کہتے ہیں:

> ''میں ذاتی طور پر (احمدی) تحریک سے اس وقت بیزار ہوا تھا۔ جب ایک نئی نبوت بانئ اسلام (ﷺ) سے بالاتر نبوت کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا الفاظ کہتے سنا۔''
>
> (''حرفِ اقبال'' ص ۱۱۲)

اگر علامہ کے قادیانیوں سے معاشرتی مراسم نہ ہوتے تو وہ کس طرح ایک قادیانی کو اپنے کانوں سے آنحضرت ﷺ کے بارے میں نازیبا الفاظ کہتے سن سکتے تھے۔ رہی یہ بات کہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی، نبی کریم ﷺ سے بالاتر نبوت کے مدعی تھے اور ان کے غالی متبعین بھی ان کو ایسا سمجھتے تھے کوئی راز نہیں ہے۔ ایک قادیانی شاعر قاضی ظہور الدین اکمل کی نظم ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے اخبار ''بدر'' میں شائع ہوئی، جس کے دو شعر یہ ہیں:

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں ۔۔۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔۔۔ غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

یہ اشعار شاعر نے خود مرزا غلام احمد قادیانی کو متعدد قادیانیوں کی موجودگی میں پڑھ کر سنائے۔ مرزا صاحب نے سن کر جزاک اللہ کہا اور خوشخط لکھی ہوئی اس نظم کو اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ ۱۹۴۴ء میں اس نظم کے ایک شعر پر بعض لوگوں کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے قاضی اکمل نے ''الفضل'' میں لکھا:

> ''وہ اس نظم کا ایک حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوشخط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا حالانکہ مولوی محمد علی (امیر جماعتِ احمدیہ لاہور) اور ان کے رفقاء موجود تھے اور جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے باوثوق کہا جا سکتا ہے کہ وہ سن رہے تھے۔ اگر وہ باوجوہ مرور زمانہ انکار کر دیں تو یہ نظم ''بدر'' میں شائع ہوئی۔ اس وقت ''بدر'' کی پوزیشن وہی تھی بلکہ کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں ''الفضل'' کی ہے۔ مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر ''بدر'' سے ان لوگوں کے محبانہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ ان سے پوچھ لیں اور خود کہہ دیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ناراضی یا ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی کیا پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کرکے اپنی

کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا ثبوت دیتا۔'' (''الفضل ۲۲ ؍اگست ۱۹۴۴ء)

قاضی اکمل مزید لکھتے ہیں: ''یہ شعر خطبہ الہامیہ پڑھ کر حضرت مسیح موعود کے زمانے میں کہا گیا اور ان کو سنا بھی دیا گیا اور چھاپا بھی گیا۔'' (''الفضل'' ۲۲ ؍اگست ۱۹۴۴ء)

ہوسکتا ہے کہ عام قارئین مرزا غلام احمد قادیانی کے خطبہ الہامیہ سے واقف نہ ہوں۔ اس لیے مطبوعہ خطبے کا متعلقہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''اور جان لو کہ ہمارے نبی ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار مبعوث ہوئے۔ ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار سال کے آخر میں مبعوث ہوئے۔''

مرزا صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں کہ بعثتِ ثانیہ بعثتِ اولیٰ سے کہیں زیادہ طاقتور، کامل اور روشن ہے:

''بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار سال کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور راشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔''

(''روحانی خزائن'' جلد ۱۶۔ ص ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲)

اقبال نے اپنے بیان میں کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک نئی نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیا۔ اس بیان کے سلسلے میں مرزا صاحب کے دعوے اور قادیانی رہنماؤں کے بیانات پیش کیے جاتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے انتقال سے تین دن پہلے ۲۳ ؍مئی ۱۹۰۸ء کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے کہا:

''میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کردوں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔'' (''اخبار عام'' ۲۶ ؍مئی ۱۹۰۸ء۔ مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۶)

مرزا صاحب کہتے ہیں: ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ہر وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا' وہ مسلمان نہیں ہے۔'' (''تذکرہ مجموعہ الہامات۔ ص ۶۰۰)

مرزا صاحب مزید کہتے ہیں:

''کفر دو قسم پر ہے (اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا (دوم) دوسرے یہ کفر مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کو کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لیے وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔'' (''حقیقت الوحی'' ص ۱۷۹)

مرزا غلام احمد قادیانی کے صاحبزادے اور ان کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود لکھتے ہیں:

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام

بھی نہیں سنا ہو' کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (''آئینہ صداقت'' ص ۳۵)

مرزا صاحب کے منجھلے بیٹے اور جماعت احمدیہ قادیان کے ترجمان مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں:

''اگر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور یا محمد ﷺ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (''کلمۃ الفصل'' ص ۱۱۰)

جماعتِ احمدیہ لاہور کے امیر محمد علی لاہوری صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کی اور انہیں نبی کہتے اور لکھتے رہے۔ ۱۹۱۴ء میں مرزا صاحب کے پہلے خلیفہ حکیم نور الدین کے انتقال پر جب جماعت کی قیادت انہیں نہیں ملی بلکہ مرزا صاحب کے صاحبزادے مرزا بشیر الدین محمود کو مل گئی تو وہ لاہور چلے آئے اور اپنی جماعت قائم کر لی۔ اب انہوں نے ایک مصنوعی پوزیشن اختیار کی اور کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مجدد تھے اور ان کے دعوے کے انکار سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا۔ لیکن محمد علی لاہوری صاحب کو ۱۹۱۴ء سے پہلے کی تحریریں دوسری کہانی سناتی ہیں۔ اس سلسلے میں صرف دو حوالے پیش کر دینا کافی ہیں۔

محمد علی لاہوری صاحب نے ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو گورداسپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک بیان دیا جس کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب کرے وہ کذاب ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے شخص کو اگر مرزا صاحب نے کذاب لکھا تو ٹھیک کیا۔ اس بیان میں وہ کہتے ہیں:

''مکذبِ مدعیٔ نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعیٔ نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔''

(خلیفہ شہادت بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء از ماہنامہ فرقان قادیان جنوری ۱۹۴۲ء)

محمد علی لاہوری صاحب خاصے عرصے تک مشہور قادیانی رسالے ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر رہے۔ انہوں نے اس رسالے میں متعدد مضامین لکھے جن میں مرزا غلام احمد قادیانی کے لیے نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کئے۔ ان مضامین میں اس طرح کا کوئی اشارہ نہیں ہے کہ وہ یہ الفاظ بطور استعارہ یا مجازی معنوں میں استعمال کر رہے ہیں۔ چونکہ گورداسپور کی عدالت میں محمد علی لاہوری صاحب کا وہ بیان حلفی درج کیا جا چکا ہے۔ جس میں انہوں نے مرزا صاحب کو نبی کہا۔ اس لیے ریویو آف ریلیجنز کے مضامین کے اقتباسات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال ریویو آف ریلیجنز میں ان کے ایک مضمون کا یہ جملہ معنی خیز ہے:

''تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا۔'' (ریویو آف ریلیجنز جلد ۵، ص ۱۶۳)

محمد علی لاہوری صاحب کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح عیسائیت اور یہودیت الگ الگ مذہبی اکائیاں ہیں۔ اسی طرح احمدیت اور اسلام بھی الگ الگ مذہبی اکائیاں ہیں۔

مرزا صاحب کے دعاوی اور قادیانی رہنماؤں کے بیانات اقبال کے قادیانیت کے بارے میں ۱۹۳۵ء کے بیان کی صحت کو ثابت کرتے ہیں۔

تحریک تجدید اسماء الصحابہ والصحابیات

ادارہ

بچوں اور بچیوں کے نام

اسماء الصحابہ......(خ)

نام	معنی	نام	معنی
خُبَیْب	بلند، اونچا	خُزَیْمَه	پھول، ترتیب دینا
خَبَّابُ	بلند، تیز رفتار	خَالِد	ہمیشہ، مستقل

(د)

دُجَانَه	بارش والا دن، سیاہ بادل، بارش	دِحْیَه	فوج کا سربراہ

(ذ)

ذُبْیَانُ	پیاسا	ذَکْوَان	فہیم وذکی، فہم وفراست میں تیز

(ر)

رَافِع	بلند کرنے والا	رَبِیع	موسم بہار
رَشِیْد	ہدایت یافتہ، بھلامانس	رَزِین	پختہ رائے والا
رِفَاعَه	بلندی، بلند آواز	رُکانه	باوقار سنجیدہ
رَقِیم	تحریر، کتاب	رُومان	ارادہ کرنے والا، انار، وسط

(ز)

زُبَیْر	شیر، مستحکم، شریف زادہ، روکنے والا	زَمَان	وقت، عہد، عرصہ، مدت
زُهَیْر	شگوفہ، کلی، خوبصورت، صاف رنگ والا	زُبَیْد	خوشبو والا، مُعطر، چنا ہوا
زِیاد	بہتات، فراوانی، کثرت	زَیْد	امیر، بہت زیادہ، فاضل

اسماء الصحابیات......(خ)

خَدِیْجه	خدمت گزار (ام المؤمنین)	خوله	ہرنی، خادمہ

خَلِیْدَہ	سدا، ہمیشہ	خَنْسَاء	چھپنے والی، پوشیدہ
خَیْثَمَہ	ٹھوس، سخت، مضبوط	خالدہ	ہمیشہ
خَلِیْدَہ	بہادر	خَیْرَہ	پسندیدہ

(د)

دُرَّہ	موتی	دُجَانَہ	بارش

(ر)

رَزِیْنَہ	باوقار، مضبوط رائے والی	رُمَیْصَاء	اصلاح کرنے والی، پوشیدہ
رَمْلَہ	خوبصورت، ریت کا ٹیلہ، (ام المؤمنین)	رَیْحَانَہ	خوشبو والی، معطر (امّ المؤمنین)
رُقَیَّہ	خادمہ (بنت رسول اللہ ﷺ)	رَائعَہ	عمدہ، دلکش
رَبِیْعَہ	بہار	رَحِیْلَہ	مسافرہ
رُکانہ	مضبوط، باحوصلہ	رِیْطَہ	کمبل
رُبَاب	سفید بادل، ساز	رَجِیْلَہ	بہادر، مضبوط
رفیدہ	عطیہ، مدد، نازک اندام	رِخُدَہ	مُونس، ہمدرد، غم خوار
رَقِیْقَہ	نرم دل	رُغَیْنَہ	پسندیدہ، چاہی گئی
رِفَاعَہ	بلند ہونے والی، عالی صفت	رَمِیْشَہ	خوش حال
رُکَیْنَہ	مستحکم، مطمئن		

(ز)

زُنَیْرَہ	سجی ہوئی، مالا، موتیوں والی	زَیْنَب	استغفار کرنے والی، خوشبودار، خوبصورت اچھے اوصاف والی (بنتِ رسول اللہ ﷺ)
زَرِیْنَہ	سونے کا زیور، سنہری رنگت والی امتیازی شان والی	زُرَارہ	چمٹنے والی

حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

● فتنۂ قادیانیت کو پکڑیئے: (فہم ختم نبوت سیریز نمبرا) تحقیق وتدوین: محمد طاہر عبدالرزاق

قیمت: ۹۰روپے ناشر: عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

ملنے کا پتا: ادارہ تالیفاتِ ختم نبوت، کتاب مارکیٹ۔غزنی سٹریٹ، اردو بازار۔لاہور

طاہر عبدالرزاق، دفاعِ ختم نبوت کے قلمی محاذ پر جرأت و بہادری سے لڑنے والا ایک جانباز سپاہی ہے۔ وہ اب تک درجنوں کتابیں مرتب کر کے شائع کر چکے ہیں۔ زیرِنظر کتاب حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا مرتضٰی حسن چاند پوریؒ، علامہ سید سلمان ندویؒ، علامہ خالد محمود، مولانا مشتاق احمد، مفتی نظام الدین شامزئیؒ مولانا محمود احمد رضوی اور مولانا تاج محمودؒ کے عقیدۂ ختم نبوت اور محاسبۂ مرزائیت کے حوالے سے نہایت علمی و تحقیقی مضامین ومقالات کو اخذ و ترتیب کی دشوار گھاٹیوں کو عبور کر کے نہایت سلیقہ مندی سے یکجا کر دیا ہے۔

ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی اور ڈاکٹر شاہد کشمیری نے ابتدایے لکھے ہیں۔ سرورق، کتابت، طباعت خوبصورت ہے۔ یہ کتاب قادیانیت کے محاذ پر سرگرم مجاہدین کے مطالعے اور استفادے کے لیے طاہر عبدالرزاق کا بہترین تحفہ ہے۔

(تبصرہ: ساغر اقبالی)

● اسلام کے اجالے، قادیانیت کے اندھیرے (فہم ختم نبوت سیریز نمبر۳) تحقیق وتدوین: محمد طاہر عبدالرزاق

قیمت: ۹۰روپے ناشر: عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

ملنے کا پتا: ادارہ تالیفاتِ ختم نبوت، کتاب مارکیٹ۔غزنی سٹریٹ، اردو بازار۔لاہور

مجاہد ختم نبوت جناب طاہر عبدالرزاق نے بے شمار کتابوں سے خوشہ چینی و ریزہ چینی کر کے ماضی اور حال کی شخصیات کے جواہر علمیہ کو اعلیٰ ذوق و ہنر کے ساتھ مرتب و مدوّن کیا ہے۔ یہ کتاب عقیدۂ ختم نبوت، استیصالِ مرزائیت اور اس عنوان سے متعلق نہایت علمی، تحقیقی اور ایمان کو منور کرنے والی تحریریں اپنے جلو میں لیے ہوئے ہے۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفکر احرار چودھری افضل حقؒ، سید سلمان ندویؒ، مفتی محمد شفیعؒ، مولانا سرفراز خان صفدر، مولانا عنایت اللہ چشتیؒ، سید مرتضٰی حسن چاند پوریؒ، مولانا عبدالستار نیازیؒ اور سید یونس الحسنی کی نگارشات کتاب کی زینت ہیں۔ جبکہ مولانا زاہد الراشدی نے ابتدائیہ تحریر کیا ہے۔ یہ کتاب قادیانیت کے اندھیرے میں بھٹکنے والے بصیرتِ ایمانی سے محروم لوگوں کو واقعی اسلام کے اجالے میں لا کھڑا کرتی ہے۔ (تبصرہ: ساغر اقبالی)

● ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور۔اشاعتِ خاص بیاد: مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ (بھوجیانی)

مدیر: حافظ احمد شاکر ضخامت: ۱۲۳۰ صفحات قیمت: ۳۳۰ روپے

ملنے کا پتا: ہفت روزہ ''الاعتصام'' ۳۱ ؍شیش محل روڈ لاہور

ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان ہے۔ جسے مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ نے ۱۹۴۹ء میں جاری کیا۔ مولانا مرحوم کے فرزند و جانشین جناب حافظ احمد شاکر حفظہ اللہ اسے تا حال جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ مسلک اہل حدیث کی ممتاز علمی و دینی شخصیت تھے۔ انہوں نے تمام عمر اپنی تحریروں اور گفتگو کے ذریعے تبلیغ و تعلیمِ دین کا فریضہ انجام دیا۔ وہ حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد حنیف ندوی رحمہم اللہ کے تربیت و فیض یافتہ تھے۔

''الاعتصام'' کے عملۂ ادارت نے مولانا کی شخصیت کے ہمہ جہت پہلوؤں پر خصوصی اشاعت کا اہتمام کر کے اس فرض کو ادا کیا ہے جو بانی ''الاعتصام'' کا اُن پر حق تھا۔

۱۲۳۰ صفحات کی اس خصوصی اشاعت میں مولانا ممدوح کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر اُن کے چاہنے والوں کی علمی و تحقیقی تحریریں شامل ہیں۔ جن میں مولانا کی دینی خدمات کے تذکرے کے ساتھ ساتھ انہیں خراجِ تحسین بھی پیش کیا گیا ہے۔ ان میں بہت سی شخصیات اب اس دنیا میں نہیں جبکہ ان کی تحریریں زندہ ہیں۔ مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کے فیض یافتہ محترم حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے اس خصوصی اشاعت کی تزئین و ترتیب کے ساتھ ساتھ مولانا مرحوم کے نام بعض اہم خطوط کو ''کہکشاں'' کے عنوان سے مرتب کیا ہے۔ جناب حافظ احمد شاکر حفظہ اللہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس اشاعتِ خاص کا اہتمام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر عطاء فرمائے۔ (تبصرہ: کفیل بخاری)

● تصانیف مولانا محمد بوستان القادری مرتب: محمد عمر حیات الحسینی بوسن

مولانا محمد بوستان القادری بریلوی مکتبہ فکر کی شخصیت اور کشمیر کے معروف علمی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ اُن کے جدِامجد علامہ حافظ محمد عبداللہ لدڑویؒ نے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ سے کسبِ فیض کیا۔ وہ ایک طویل عرصہ سے برطانیہ میں مقیم ہیں اور بقول مرتب تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ محمد عمر حیات الحسینی بوسن (ملتان) اُن کے ارادت مندوں میں سے ہیں۔ جذبۂ عقیدت و ارادت کے تحت انہوں نے مولانا محمد بوستان القادری کی مختلف تحریروں کو پانچ کتابوں میں سمویا ہے۔ بقول پروفیسر محمد شریف سیالوی (زکریا یونیورسٹی ملتان):

> ''مرتب نے کمال حکمت ''علمی'' سے سوالات تجویز کئے اور پھر مولانا کے جوابات کی نوک پلک اپنی قلم سے یوں سنواری کہ تحقیق کا حق ادا کر دیا۔ جملوں کی ساخت، زورِ بیان، دلائل و براہین سب کچھ مقتضائے حال کے مطابق ہے۔ بظاہر مضامین کی ترتیب ''افکارِ پریشان'' لگتی ہے۔ کیونکہ ان میں کوئی منطقی ترتیب

نہیں۔بعض مسائل میں تکرار بھی آ گیا ہے۔مختلف فیہ مسائل میں ’’راہِ اعتدال‘‘ کو اختیار کیا گیا...... یہ ضروری نہیں کہ ’’راہِ اعتدال‘‘ کے تجویز کردہ ہر نسخہ سے اتفاق کیا جائے لیکن علامہ صاحب کی طرف سے دعوتِ فکر پر داد دینا چاہیے۔‘‘ (افکارِ بوستان، تاثر: ڈاکٹر محمد شریف سیالوی صفحہ ۱۹،۲۰)

محمد عمر حیات الحسینی بوسن نے (۱) افکارِ بوستان (۲) بہارِ بوستان (۳) صدائے بوستان (۴) خوشبوئے بوستان (۵) گلہائے رنگا رنگ کے عنوانات پر پانچ کتابیں مرتب کی ہیں۔ ان میں مولانا محمد بوستان کے انٹرویوز، خطبات، مقالات، مکاتیب، تأثرات اور خیالات کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتابیں حضرت ملا امام بوسن ٹرسٹ، اڈا بند بوسن، بستی بوسن اُتاڑ براستہ زکریا یونیورسٹی ملتان سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ (تبصرہ: خادم حسین)

● پنجابی جریدہ: چھی ماہی ’’کھوج‘‘ مدیر: پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد

ضخامت: ۵۰۴ صفحے شمارے دا مُل: ۲۵۰ روپے

اشاعت دی تھاں: شعبہ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی اوری اینٹل کالج لاہور

کالج تے یونیورسٹیاں ایہو جئے ادارے نے پئی جنہاں وچ داخلہ لین ویلے ہر طالب علم کولوں ’’میگزین فنڈ‘‘ دے ناں تے کجھ رقم لئی جاندی اے۔ایہو جئے رسالیاں وچ کم دی گل گھٹ تے چبلیاں زیادہ ہوندیاں نیں۔اج میرے ہتھ وچ پنجاب یونیورسٹی اوری اینٹل کالج لاہور شعبہ پنجابی دا چھی ماہی رسالہ ’’کھوج‘‘ اے۔ایس رسالے دی تحقیقی حوالے نال بہت زیادہ اہمیت اے۔تے ایہہ اہمیت پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد ہوراں بنائی اے۔ایہناں نے نواں کم شروع کیتا وے کہ شعبہ پنجابی دے وچ جنہاں پی ایچ ڈی دی ڈگریاں لیاں نیں، اوہناں دا پورا مقالہ ’’کھوج‘‘ دے خصوصی شمارے وچ چھاپ دتا جاوے۔ایس سلسلے دے وچ پہلا مقالہ ڈاکٹر اسلم مرحوم دا ’’جوشوا فضل الدین حیاتی، فکر تے فن‘‘ چھاپیا گیا۔جینوں پڑھے لکھے لوکاں بہت پسند کیتا تے ہن ڈاکٹر شاہد محمود کاشمیری ہوراں دا مقالہ ’’دائم اقبال دائم...... جان پچھان تے علمی ادبی کارنامے‘‘، ’’کھوج‘‘ دے خصوصی شمارے دے طور تے پیش کیتا گیا اے۔ جناب خالد ہمایوں، جناب محمد سعید خاور بھٹا تے نبیلہ رحمٰن ’’کھوج‘‘ دے مشیراں وچ شامل نے۔رسالے دا منہ متھا سجاون وچ ایہناں دیاں کوششاں تے مشورے وی شامل نے۔

ایس رسالے نوں ویکھن توں بعد میرا پہلا خیال سی کہ ڈاکٹر شاہد محمود ہوراں دا ’’نقیب ختم نبوت‘‘ نال کوئی گہرا تعلق ضرور اے۔کیوں جے ایہناں نے وی اپنی گل دا شروع ’’دل دی گل‘‘ دے سرنامے نال کیتا اے۔ڈاکٹر شاہد محمود دا مقالہ اوناں لوکاں لئی بہت فائدہ مند اے، جیہڑے پنجابی زبان تے ادب لئی تحقیق وچ دلچسپی رکھدے نے۔ایس مقالے وچ ایہہ کھوجی دے طور تے دائم دیاں کتاباں دا کھوج لاندے نیں، جیہڑیاں ایس توں پہلاں گمنامی دے انھیریاں وچ پیاں سن۔ فیر ایہناں دا بڑی محنت نال ویروا کیتا اے۔ایہناں نے دائم دیاں غزلاں، نعتاں، منقبتاں تے کربلا نامیاں نوں

بڑے سوہنے طریقے نال پرکھیا وے۔

ڈاکٹر شاہد محمود نے دائم دے اوہناں ترجمیاں دا کھوج وی لایا اے جیہڑے اوہناں نے اردو تے فارسی دے کلاسیکی شاعراں دے کیتے سن۔ ایہناں ترجمیاں وچ ''مثنوی بوعلی قلندر'' تے ''گلستان سعدی'' بہت اہمیت رکھدے نے۔

۵۰۴ صفیاں تے مشتمل ایہہ رسالہ پنجابی ادب وچ دلچسپی رکھن والے علم دوستاں، دانشوراں، محققاں تے نال نال عام قاریاں واسطے وی امرت دھارا اے۔ ایہہ شمارہ تے ایس توں پچھلے شمارے وی شعبۂ پنجابی پنجاب یونیورسٹی اوری اینٹل کالج لاہور توں وی مل سکدے نیں۔ (تبصرہ: محمود الحسن قریشی)

عربی متن کے بغیر قرآن کا ترجمہ شائع کرنے والا ملزم نور الامین گرفتار

اسلام آباد (خبرنگار خصوصی) پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن کے ڈویژنل انجینئر نور الامین کو بغیر عربی متن کے قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے پر گزشتہ روز ڈپٹی کمشنر اسلام آباد طارق محمود پیرزادہ کی ہدایت پر گرفتار کرلیا گیا اور قرآن ایکٹ کی شق نمبر ۵ کی رو سے خلاف ورزی کرنے پر اس کے خلاف مقدمہ تھانہ شہزاد ٹاؤن میں درج کرلیا گیا۔ ملزم نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد مارگلہ ٹاؤن سے اپنی رہائش گاہ کی جانب جارہا تھا جس کو پولیس نے گرفتار کرلیا۔ (روزنامہ ''اسلام'' ملتان۔ ۷؍مئی ۲۰۰۵ء)

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

ابن امیر شریعت
حضرت پیرجی
دامت برکاتہم
سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

5 جون 2005ء
اتوار بعد نماز مغرب

دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور

نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر و اصلاحی بیان ہوتا ہے۔

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465

ادارہ

ظلمت سے نور تک

• یوپی کے ضلع رام پور میں قادیانی مبلغ کا قبولِ اسلام

رام پور (الاحرار) مجلس احرار اسلام رام پور یوپی کے صدر مولانا محمد صالحین قاسمی اور ان کے ساتھیوں کی بیداری کی وجہ سے علاقہ میں خفیہ طور پر قائم قادیانیوں کی شاخ ختم ہوگئی ہے اور قادیانیوں کے مبلغ نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق رام پور کے گاؤں رضانگر میں گزشتہ چند سال سے ایک قادیانی مبلغ مسلمانوں کی مسجد میں اپنی پہچان چھپا کر قادیانیت کے لیے کام کررہا تھا اور اندر ہی اندر اہل ایمان کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہا تھا۔ علاقہ میں سرگرم لال پور کلاں میں واقع دفتر احرار کے صدر مولانا محمد صالحین قاسمی نے قادیانیوں کی اس سازش کا پردہ فاش کردیا۔ مسلمانوں کی مسجد میں قادیانی امام کی اطلاع ملتے ہی احرار رضاکاران سمیت علاقہ کے تمام علماء کرام حرکت میں آگئے اور بروقت اس فتنہ کا سدباب کرتے ہوئے علماء کرام مذکورہ مسجد پہنچ گئے۔ جہاں قادیانی مبلغ موجود تھا۔ ایک طویل گفتگو کے بعد قادیانی مبلغ نے بفضلِ باری تعالیٰ حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اسلام قبول کرلیا۔ اس طرح قادیانیوں کی علاقائی شاخ ختم ہوگئی۔

موصولہ اطلاعات کے مطابق قادیانی مبلغ حافظ محمد احمد نے قبولِ اسلام کے بعد بتایا کہ وہ راجھستان میں رہتا تھا۔ جہاں قادیانیوں نے اسے اپنے دام فریب میں پھنسالیا۔ جس کے بعد اسے ماہوار پانچ ہزار روپے وظیفہ دیا جانے لگا اور قادیان لے جاکر ایک سال ٹریننگ دے کر سات ہزار روپے مہینے پر رام پور کے نواح میں قادیانیت کی تبلیغ کے لیے بھیج دیا گیا تھا۔

اسلام قبول کرنے والے خوش قسمت سابق قادیانی مبلغ نے رام پور کے احرار رہنماؤں اور دیگر علماء کرام کی موجودگی میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا جو مقامی اخبارات میں شائع کیا گیا ہے۔ قادیانی جماعت سے تعلق ختم کرنے کی اطلاع حافظ محمد احمد نے بذریعہ پوسٹ قادیانی جماعت کو دی ہے۔

رام پور احرار کے صدر مولانا صالحین قاسمی اور رام پور احرار رضاکاروں کی مسلسل کوششوں سے پورے علاقہ میں عوام کے اندر تحفظ ختم نبوت کا جذبہ بیدار ہوگیا ہے۔ غریب مگر ایمان کی دولت میں مالا مال مسلمان بھی قادیانیوں کی فریبی چالوں کو سمجھ چکے ہیں۔ امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے مولانا صالحین قاسمی اور دیگر احرار رضاکاروں کی کارکردگی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ان کو مبارک باد دی ہے۔

ادارہ

اخبار الاحرار

مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں

مجلس احرار ہند کے رہنما مولانا عتیق الرحمٰن لدھیانوی دفتر احرار لاہور میں

- ہندوستان کے تمام صوبوں میں مجلس احرار کی شاخیں قائم ہوگئی ہیں
- مجلس احرار ہند نے قادیانیت کی تبلیغ کے تمام راستے مسدود کر دیئے ہیں
- مجلس احرار اسلام پاکستان کے وفد کا ہندوستان میں شاندار استقبال کیا جائے گا

(مولانا عتیق الرحمٰن لدھیانوی)

لاہور (۳ر اپریل) مجلس احرار ہند کے رہنما اور رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے مولانا عتیق الرحمٰن لدھیانوی گزشتہ ماہ پاکستان کے مختصر دورے کے موقع پر ۳ر اپریل کو دفتر احرار لاہور بھی تشریف لائے۔ انہوں نے مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری سے ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ الحمدللہ ہندوستان کے تمام صوبوں میں مجلس احرار اسلام کی شاخیں قائم ہوگئی ہیں اور مسلمانوں میں مجلس احرار اسلام کو بہت پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ مساجد اور مدارس آباد ہیں اور حکومت مسلمانوں کے آئینی حقوق انہیں دینے کی پابند ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی نسبت پاکستان میں بحیثیت مسلمان میں نے شدید گھٹن محسوس کی ہے۔ مجلس احرار اسلام ہند نے قادیانیت کے فروغ کے تمام راستے مسدود کر دیئے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے احرار رہنماؤں کو ہندوستان کے دورہ کی دعوت دی اور کہا کہ وہ آ کر دیکھیں احرار زندہ ہیں اور مسلمانوں کے حقوق کا بھرپور تحفظ کر رہے ہیں۔ انہوں نے قائدِ احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کو بتایا کہ میں نے فیصل آباد میں اپنے چچا زاد بھائی ابن انیس مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی سے کہا ہے کہ ہندوستان میں دو خاندان اکٹھے ہوئے تھے۔ رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ دونوں نے مل کر قادیانیت کا راستہ روکا۔ آج پاکستان میں یہ دونوں خاندان موجود ہیں۔ آپ پھر اکٹھے ہو کر ماضی کے عظیم کردار کو زندہ کریں۔

اس ملاقات کے موقع پر امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کے علاوہ نائب امیر مرکزیہ چودھری ثناء اللہ بھٹہ، مرکزی ناظم نشر و اشاعت عبداللطیف خالد چیمہ، مرکزی نائب ناظم سید محمد کفیل بخاری، میاں محمد اویس

، ملک میں یوسف، قاری محمد یوسف احرار اور دیگر رہنماء و کارکنان بھی موجود تھے۔

سید محمد کفیل بخاری نے دورۂ بھارت کی دعوت قبول کر لی۔ جس پر مولانا عتیق الرحمٰن لدھیانوی نے کہا کہ مجلس احرار ہند آپ کا استقبال کرے گی۔ مولانا لدھیانوی نے دو گھنٹے دفتر احرار میں قیام کیا اور اگلے روز واپس ہندوستان تشریف لے گئے۔

● شہداء ختم نبوت کے خونِ بے گناہی کے ذمہ دار اپنے انجام بد کو پہنچ چکے ہیں

● حکمرانوں کی روشن خیالی اور اعتدال پسندی دراصل تاریکی، اندھیرے اور فکری ارتداد کا دوسرا نام ہے

● یہودیوں اور نصرانیوں کی مدد سے قادیانی اسلام اور پاکستان کے خلاف سرگرم ہیں

چناب نگر میں سالانہ ''شہدائے ختم نبوت کانفرنس'' سے مقررین کا خطاب

چناب نگر (۱۱،۱۲؍ربیع الاوّل) تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء کی یاد میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام دو روزہ سالانہ ''ختم نبوت کانفرنس'' ۱۱،۱۲؍ربیع الاوّل کو چناب نگر کی جامع مسجد احرار میں قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی زیر صدارت ہوئی۔ کانفرنس میں ملک بھر سے جید علماء کرام دینی جماعتوں کے رہنما اور فرزندانِ توحید قافلوں کی صورت میں پہنچے۔ امسال کانفرنس میں چناب نگر، چنیوٹ، جھنگ، سرگودھا سے کثیر تعداد میں مجاہدینِ ختم نبوت شریک ہوئے۔ کانفرنس کی پہلی نشست جمعرات کو بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ جس میں تنظیم اہل سنت پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا عبدالستار تونسوی، کالعدم ملتِ اسلامیہ کے صدر مولانا محمد احمد لدھیانوی، مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، سید خالد مسعود گیلانی، مولانا محمد اصغر عثمانی، مولانا بشیر احمد، مولانا محمد یوسف احرار نے خطاب، حافظ سید عطاء المنان بخاری نے تلاوت اور حافظ محمد اکرم احرار و شیخ حسین اختر لدھیانوی نے منظوم خراجِ عقیدت پیش کیا۔

حضرت مولانا عبدالستار تونسوی نے کہا کہ شہداء ختم نبوت کے خونِ بے گناہی کے ذمہ دار اپنے انجام بد کو پہنچ چکے ہیں۔ جو حکمران بھی قادیانیوں کو قریب کرے گا' قادیانی اس کو ضرور ڈسیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے دین کے نفاذ کی جدوجہد ہر مسلمان پر فرض ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی جماعت نے جس جذبے، جرأت، ہمت اور شجاعت کے ساتھ دین کی جنگ لڑی اور تحفظ ختم نبوت کا فریضہ ادا کیا' وہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت اور تحفظ ناموسِ صحابہ ایک ہی کام کے دو نام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہداء ختم نبوت کے مشن کی تکمیل اور فتنۂ قادیانیت کا استیصال لازم و ملزوم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار برصغیر جہاں تحریک ختم نبوت کی بانی ہے' وہاں تحریک دفاعِ صحابہ کی بانی بھی ہے۔ کیونکہ لکھنؤ میں تحریکِ مدحِ صحابہ مجلس احرار نے ہی شروع کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ پابندیاں اور صعوبتیں ہمیں ہمارے مشن سے الگ نہیں کر سکتیں۔

پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کرنے کے حوالے سے حکومت اور سرکاری پارٹی اپنے عہد کی پاسداری کرے اور صفحہ نمبر ایک پر مذہب کا کالم شامل کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ مذہب کے خانے کے بغیر جاری ہونے والے پاسپورٹ منسوخ کیے جائیں۔

سید خالد مسعود گیلانی نے کہا کہ اقتدار کے ایوانوں کے اردگرد کمین گاہوں میں قادیانی چھپے بیٹھے ہیں۔موجودہ حکومت پاکستانی عوام کو گمراہ کر کے روشن خیالی کے عنوان سے ملک کو اس کے اساسی نظریے سے ہٹانے اور ایک بے دین ریاست بنانے کے لیے ہر ممکن منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ایسے میں دینی قوتوں کو اتفاق و اتحاد کے ساتھ اپنا مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔

سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ حکمرانوں کی روشن خیالی اور اعتدال پسندی دراصل تاریکی، اندھیرے اور فکری ارتداد کا دوسرا نام ہے۔انہوں نے کہا کہ ''میراتھن ریس'' کے سامنے دیوار بن کر قاضی حمید اللہ خان نے ایک نئی تاریخ رقم کی ہے اور امام ابن تیمیہ کی یاد تازہ کردی ہے۔کانفرنس رات گئے تک جاری رہی اور پنڈال ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونجتا رہا۔

کانفرنس کی آخری نشست کا آغاز ۱۲ ربیع الاوّل کو مولانا محمد مغیرہ نے نمازِ فجر کے بعد درسِ قرآن کریم سے کیا۔ کانفرنس سے آخری نشستوں سے مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے امیر مولانا عبدالحفیظ مکی (مکہ مکرمہ)، عالمی مبلغ ختم نبوت عبدالرحمٰن باوا (لندن) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما صاحبزادہ طارق محمود، ممتاز روحانی شخصیت حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی (اٹک) مولانا محمد الیاس چنیوٹی، مولانا محمد اورنگ زیب اعوان (پشاور)، مولانا عزیز الرحمٰن خورشید، سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، ملک خلیل احمد، مولانا عبدالنعیم نعمانی، قاری محمد یوسف احرار، حاجی محمد ثقلین، مولانا منظور احمد، حافظ محمد اکرم احرار اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔

مولانا عبدالحفیظ مکی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صرف جنرل پرویز مشرف کی بات نہیں بلکہ ایک عالمی ایجنڈے پر عمل درآمد کرتے ہوئے مسلمانوں سے ان کا عقیدہ کلچر اور روایات چھیننے کی کوشش ہو رہی ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی کو جہاد کی نفی اور مسلمانوں میں انتشار و تفریق پیدا کرنے کے لیے کھڑا کیا گیا تھا۔انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ میں ویٹو پاور رکھنے والے ممالک نے اسلام اور امتِ مسلمہ کو فریق بنا رکھا ہے۔جو مسلم کش کردار کی وجہ سے متنازعہ ہو چکے ہیں۔انہوں نے کہا کہ سوویت یونین کے ٹکڑے ہوئے اور سات مسلم ممالک وجود میں آئے۔اسی طرح امریکہ جو عالمِ کفر کا سرغنہ بنا ہوا ہے، بھی یونائیٹڈ سٹیٹس کا مجموعہ نہیں رہے گا اور مظلوموں کی آہوں کو اللہ تعالیٰ ضرور سنیں گے۔انہوں نے کہا کہ امریکہ میں دینی مدارس پھیل رہے ہیں اور طالبات اسلامی تعلیمات اور پردے کی طرف آ رہی ہیں۔امریکہ ان کو ختم

نہیں کرسکتا۔ ہمارے اداروں کو کیسے ختم کرنے کی بات کرتا ہے۔ دنیا کے حالات بتا رہے ہیں کہ غلبۂ اسلام ہو کر رہے گا۔

حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی (اٹک) نے کہا کہ جو طبقہ امام الانبیاء ﷺ کا وفادار نہیں، وہ اسلام اور پاکستان کا کبھی بھی وفادار نہیں ہوسکتا۔ ختم نبوت کے غداروں کو اقتدار کے ایوانوں میں پناہ دینے والے ملکی سلامتی کے خلاف خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں۔ اہلِ حق ہی امت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں گے تو منزل آسان ہوگی۔

صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہیں بلکہ بے حال ہوا ہے۔ حکومت کہتی کچھ اور کرتی کچھ ہے۔ انہوں نے کہ کافر کی زبان پر اعتبار کیا جاسکتا ہے لیکن منافق کی زبان پر کوئی اعتبار نہیں۔ ہمارے حکمران جھوٹے اور منافق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت کا فرعون مسجد، مدرسہ اور مولوی کو ختم کرنا چاہتا ہے لیکن یہ اس کی بھول ہے کہ ہم ختم ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے محاذ پر جتنی تنظیمیں اور ادارے زیادہ ہوں گے، اتنا ہی قادیانیوں کو زیادہ نقصان ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قومی خزانے سے تین تین کروڑ اپنے جلسوں پر خرچ کرنے والا حکمران خزانے، معیشت اور ملک پر بوجھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکمران کو ہماری ٹوپی اور داڑھی پسند نہیں تو پھر ہمیں ان کی وردی، ان کی مرضی اور خود وہ ہرگز پسند نہیں۔

● یہودیوں اور نصرانیوں کی مدد سے قادیانی اسلام اور پاکستان کے خلاف سرگرم ہیں: مولانا عبدالرحمٰن باوا

عبدالرحمٰن باوا نے کہا کہ قادیانی لیڈر شپ غریب قادیانیوں کا خون چوس رہی ہے اور استیصال کر رہی ہے۔ قادیانی حقیقت کو پہچانیں، مرزا غلام قادیانی کی تصانیف اور تعلیمات کا ٹھنڈے دل سے مطالبہ کریں، کفر و گمراہی اور ارتداد کو چھوڑ کر اسلام کی حقانیت کی طرف آجائیں، اسی میں ان کی بھلائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہودیوں اور نصرانیوں کی مدد سے قادیانی اسلام اور پاکستان کے خلاف سرگرم ہیں اور بیرون ممالک سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلا کر مرتد بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا کے محاذ پر نوجوانوں کی علمی تربیت کی ضرورت ہے اور انٹرنیٹ کی دنیا میں بیٹھ کر مرزا مسرور احمد کی چالبازیوں کو سمجھ کر نا کام بنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ لندن میں ختم نبوت کے محاذ پر ختم نبوت اکیڈمی دن رات مصروف ہے اور لندن کی یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں میں کفر کو اسلام کے طور پر پیش کرنے والے قادیانیوں کا بھرپور تعاقب ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یورپ میں شیخ راحیل احمد اور مظفر احمد مظفر سمیت متعدد اہم قادیانی رہنما اسلام قبول کر چکے ہیں۔

مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے کہا کہ قادیانی اوقاف کو سرکاری تحویل میں لیا جائے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جائے اور مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

مولانا محمد اورنگ زیب اعوان (پشاور) نے کہا کہ حکومت کو مدارس کے ساتھ پنجہ آزمائی بہت مہنگی پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر مذہبی امور اعجاز الحق کے بیان کے مطابق حکومت نے تین دینی مدارس بنائے اور ے کروڑ بجٹ کی وجہ

سے وہ مدارس بند کرنا پڑے۔انہوں نے کہا کہ جب تک امیر شریعتؒ کے نام لیوا زندہ ہیں‘ قادیانیوں کے وجود کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

مولانا محمد الیاس قاسمی نے کہا کہ ڈالروں کے عوض نصاب سے جہادی آیات نکالنے والوں اور تعلیمی بورڈز کے نظام کو آغا خان تعلیمی نظام کے سپرد کرنے والوں کا اصل مقصد تعلیمی اداروں کو ناچ گانوں کا مرکز اور نوجوان نسل کو اخلاق باختہ بنانا ہے۔انہوں نے کہا کہ ۱۹۵۳ء کے شہداء نے سینے چھلنی کروا کر قادیانیت کا راستہ روکا۔آئندہ بھی خون دے کر قادیانیوں اور قادیانی نواز قوتوں کا راستہ روکیں گے۔انہوں نے کہا کہ کوٹلی (آزاد کشمیر) میں قادیانی ارتدادی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں لیکن حکومتی ادارے کوئی نوٹس نہیں لے رہے‘ جس سے وہاں کشیدگی اور اشتعال بڑھتا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ مجاہدین دہشت گرد نہیں بلکہ حزب اللہ ہیں۔پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ اگر حکمرانوں کو امریکی احکامات کی تابعداری میں اسلام کے خلاف اقدامات کا حق ہے تو ہمیں اسلام اور اپنے کلچر کے دفاع کا پورا حق حاصل ہے۔جس سے ہم کسی صورت دستبردار نہیں ہوں گے۔کانفرنس میں ملک کے طول وعرض سے قافلوں نے شرکت کی۔

نمازِ جمعۃ المبارک کے بعد سرخ پوشانِ احرار اور مجاہدین ختم نبوت نے فقید المثال جلوس نکالا۔جلوس جامع مسجد احرار چناب نگر سے شروع ہوا۔جلوس کے شرکاء نے مجلس احرار اسلام کے سرخ ہلالی پرچم، بڑے بڑے بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر حکومتِ الٰہیہ، ختم نبوت، پاکستان زندہ باد۔امریکہ، قادیانیت اور قادیانی نواز حکمران مردہ باد جیسے بے شمار نعرے درج تھے۔شرکاء جلوس درودِ پاک اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے جب چناب نگر کے سنٹر ''اقصیٰ چوک'' پہنچے تو وہاں سید محمد کفیل بخاری نے قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دیتے ہوئے کہا کہ اگر قادیانی اسلام قبول کر لیں تو ہم چناب نگر کے مراکز ان کے سپرد کر دیں گے۔مولانا محمد مغیرہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر جعلی صدر، وزیر اعظم اور جعلی پولیس افسر قابل قبول نہیں تو جعلی نبی کسی حالت میں بھی قابل قبول نہیں۔جلوس پوری شان وشوکت کے ساتھ فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے قادیانی مرکز ''ایوانِ محمود'' پہنچا تو عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ قادیانی دہشت گرد تنظیم ہے۔ان کی دہشت گردی کو چھپانے کی بجائے اس پر پابندی لگائی جائے اور قادیانی غنڈہ گردی سے یہاں کے مسلمانوں کو نجات دلائی جائے۔انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے مذہبی عقیدے کی روشنی میں اکھنڈ بھارت کے قائل ہیں۔عالمی مبلغ ختم نبوت عبدالرحمٰن باوا نے کہا ہم پوری دنیا میں منکرین ختم نبوت کا علمی وعملی تعاقب جاری رکھیں گے اور اس حقیقت کو عام کریں گے کہ قادیانی اپنے کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں۔انہوں نے قادیانیوں سے کہا کہ وہ رائل فیملی کے چنگل سے نکل آئیں اور مرزا مسرور احمد کے جنسی سکینڈلز کا بغور جائزہ لیں۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے سربراہ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ قادیانی قیادت‘ قادیانیوں کو دھوکہ دے

رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ الہامی وآسمانی تعلیمات پرعمل پیرا ہیں۔جبکہ قادیانی کفر وگمراہی اورزندقہ کے قائل ہیں۔انہوں نے کہا کہ قادیانی دنیا میں اپنے حقوق کے حوالے سے شور مچا کر پاکستان کو بدنام کررہے ہیں اور بیرون ممالک کے ویزے اورسہولتیں حاصل کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ حکومت مذہبی طبقات کے خلاف انتہا پسندی سے کام لے رہی ہے لیکن ہم اپنا کام جاری رکھیں گے۔انہوں نے کہا کہ دینِ اسلام سب سے زیادہ روشنی دیتا ہے اور میانہ روی کا درس بھی دیتا ہے لیکن جس روشن خیالی کی بات صدر پرویز کرتے ہیں' وہ تاریکی ہے اور موجودہ حکومت اور قادیانیوں کی قدرِ مشترک دجل اور فریب ہے۔ہم قادیانیوں کو سیاسی کردار دینے والوں کا راستہ روکیں گے۔انہوں نے کہا کہ تحمل اور بردباری کی بات کرنے والے جنرل پرویز خود غصے کی حالت میں بات کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ لڑکیوں کو نیکر پہنانے کے عمل کو وہ اپنے ہاں ہی نافذ کریں۔قوم کی بہو بیٹیاں ان کے اس کلچر کو مسترد کرچکی ہیں۔لہٰذا وہ صبر کریں' جبر نہ کریں۔انہوں نے کہا کہ حکمران،عوام اور سیاست دان اپنی عقل کو وحی کے تابع کرلیں۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانی عبادت گاہوں کی مساجد سے مشابہت ختم کرائی جائے۔

کانفرنس میں منظور کی گئی قراردادیں

مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیراہتمام چناب نگر میں منعقدہ سالانہ ''ختم نبوت کانفرنس'' میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں۔احرار کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے صحافیوں کو بتایا کہ کانفرنس میں روزافزوں بڑھتی ہوئی شدید مہنگائی اور اشیائے خورد ونوش کی عدم دستیابی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ غریب کے خاتمے کی بجائے غربت کے سدّ باب کے لیے فوری اقدامات بروئے کار لائے جائیں تاکہ غربت وافلاس کی ماری خلق خدا سکھ کا سانس لے سکے۔شرکائے اجتماع نے ملک میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کو حکومتی مشینری کی ناکامی قرار دیا اور ایک قرارداد میں اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کیا تاکہ دکھی انسانیت کے دکھوں کا مداوا ہو سکے۔

ایک اور قرارداد میں صدر پرویز مشرف کے شعائر اسلامی کے خلاف بیانات کی شدید مذمت کی گئی جبکہ ''میراتھن ریس'' کے انعقاد کو مغربی کلچر کے پھیلاؤ اور امریکی ایجنڈے کی تکمیل کا شاخسانہ قرار دیتے ہوئے غیرملکی ثقافت اور بیرونی پروگرام کو فی الفور روکنے کا بالاتفاق مطالبہ کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء نے زوردار تائیدی نعروں کی گونج میں حکومت کی روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے نام پر قادیانیت نواز اقدامات کے خلاف مزاحمت کا عزم کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حکومت عوام کے دینی جذبات کا احترام کرتے ہوئے ایسے بیانات سے اجتناب کرے' جس سے ان کے جذبات مجروح ہوں۔

ایک اور قرارداد میں عراق،افغانستان میں امریکی جارحیت اور بے گناہ لوگوں کے قتل عام کو عالم کفر کی مسلم کش پالیسی

قرار دیا گیا اور انسانی حقوق کے ان ٹھیکیداروں کے ان ظالمانہ اقدامات کی حکومتی سطح پر کھل کر مذمت کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

موجودہ پاک بھارت تعلقات میں گرم جوشی کی پینگیں بڑھا کر جس طرح مسئلہ کشمیر کو پس پشت ڈالا جا رہا ہے' اس سے ہزاروں شہدائے کشمیر کی قربانیاں رائیگاں جانے کا شدید خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اجتماع میں حکومت سے پاکستان کے مضبوط مؤقف کی بحالی کا مطالبہ کیا گیا۔

ایک قرارداد میں برسلز میں مولانا سمیع الحق کے ساتھ ناروا سلوک روا رکھنے پر بیلجیم کی حکومت کی شدید مذمت کی گئی اور حکومتِ پاکستان سے اپنا معزز رہنما کی توہین کا حکومتی سطح پر فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء نے مشترکہ قرارداد میں پاکستان میں کلیدی عہدوں پر قادیانی افسران کی برطرفی کا مطالبہ کیا ۔قرارداد کے مطابق ایک اقلیتی گروہ کو جس کو پاکستان کے ساتھ وفاداری مشکوک ہے۔ حساس عہدوں پر فائز کر کے ملکی سلامتی کو داؤ پر لگا دیا گیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا کہ سول اور فوج سے اعلیٰ اور حساس عہدوں پر تعینات چھ سو سے زائد قادیانیوں کو ہٹایا جائے اور کہوٹہ ایٹمی پلانٹ سمیت تمام اہم اداروں سے قادیانیوں کو فارغ کیا جائے۔ نیز پاکستان کو ایٹمی قوت بنانے میں کردار ادا کرنے والے سائنسدانوں کی کردار کشی بند کی جائے اور پالیسی ساز ادارے قادیانیوں سے پاک کیے جائیں۔

مزید قراردادوں میں اسلامی نظریاتی کونسل کے کردار کو غیر موثر کرنے کی شدید مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ آئین کے مطابق اسلامی نظریاتی کونسل کو کام کے پورے مواقع دیئے جائیں۔ کانفرنس میں کہا گیا کہ قادیانی موجودہ حکومت کی سیکولر پالیسی کی بیساکھیوں کی مدد سے اقتدار پر شب خون مارنا چاہتے ہیں اور حکمران قادیانیوں کو مسلسل تحفظات فراہم کر رہے ہیں۔ قادیانی اپنے مذہبی عقیدے کی روشنی میں اکھنڈ بھارت کے قائل ہیں اور امریکہ، انڈیا اور اسرائیل سمیت تمام ملک دشمن قوتوں کے لیے جاسوسی کر رہے ہیں۔ لہٰذا قادیانی جماعت اور اس کی تمام ذیلی تنظیموں کو خلافِ قانون قرار دیا جائے اور امتناع قادیانیت ایکٹ پر عمل درآمد کی صورت حال بہتر بنائی جائے۔ کانفرنس میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ نئے مشین ریڈ ایبل پاسپورٹ میں مذہب کے کالم کی بحالی کے فیصلہ پر حکومت نیک نیتی سے عمل درآمد کو یقینی بنائے اور حسب سابق صفحہ نمبر ایک کا خانہ پرنٹ کیا جائے۔

ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ اسلام آباد میں پاک بحریہ کے سابق قادیانی سربراہ ظفر چودھری کے بیٹے کرنل (ر) عامر چودھری قادیانی کو ملکی خزانے کو نقصان پہنچاتے رہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا' وہ ملی بھگت کے ساتھ پندرہ کروڑ کا ماہانہ نقصان پہنچا رہا تھا' اس کے خلاف کارروائی نہ کرنا قادیانیوں کے جرم پر پردہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ جس پر اسلامیانِ پاکستان کو تشویش ہے۔ لہٰذا قانون کے مطابق کارروائی کی جائے نیز رسول پور تارڑ ضلع حافظ آباد میں مبشر نامی پاکستانی قادیانی کو ''را'' کا ایجنٹ ہونے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا' اس نے اعترافِ جرم بھی کیا لیکن اس کیس کو دبا دیا گیا

۔کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو اسلامی شعائر و علامات استعمال کرنے سے روکا جائے اور قادیانی عبادت گاہوں کی مساجد سے مشابہت ختم کرائی جائے۔

ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں

مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام چناب نگر میں منعقد ہونے والی سالانہ دو روزہ شہداء ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر مجلس کی طرف سے رنگ برنگے بینرز آویزاں تھے، جن پر یہ نعرے اور مطالبات درج تھے۔

- ❑ اسلام زندہ باد......مرزائیت مردہ باد
- ❑ فوج اور سول میں تعینات کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔
- ❑ سپر پاور ہے اللہ......لا الہ الا اللہ
- ❑ ہمارا راستہ......جہاد کا راستہ
- ❑ امریکیو! سن لو......ہم تمہاری موت ہیں
- ❑ قادیانی کافر نہیں......مرتد ہیں
- ❑ کانفرنس کی کوریج کے لیے مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم نشریات عبداللطیف خالد چیمہ کی سربراہی میں باقاعدہ میڈیا سیکشن قائم کیا گیا تھا۔ جس میں مجلس کے متعدد کارکن مصروف کار رہے اور اخبارات کے علاقائی نمائندوں کو بروقت تفصیلات فراہم کرتے رہے۔
- ❑ جلوس سے قبل ہدایات دیتے ہوئے سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ اخلاق سے گرا ہوا کوئی نعرہ ہرگز نہ لگایا جائے کیونکہ ہمارا مقصد قادیانیوں کو زِچ کرنا نہیں بلکہ حقیقت بتانا ہے۔
- ❑ ''ایوانِ محمود'' کے سامنے مولانا خان محمد، مولانا عبدالحفیظ مکی اور سید عطاء المہیمن بخاری کے حق میں زبردست نعرے بازی کی گئی۔
- ❑ پولیس اور سرکاری اہلکار و افسران جلوس کے ہمراہ رہے۔ شرکاء جلوس کی شدید نعرہ بازی کے باوجود امن و امان کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔
- ❑ قادیانی گھروں کے اندر اور باہر سے جلوس کا ''نظارہ'' کرتے رہے۔
- ❑ جلوس کے پیش نظر بازار اور مارکیٹیں بند رہیں۔
- ❑ شرکاء جلوس کے فلک شگاف نعروں نے چناب نگر میں عجیب سماں پیدا کر رکھا تھا۔
- ❑ جلوس لاری اڈہ سرگودھا روڈ پر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔
- ❑ جلوس میں کراچی سے حدودِ پشاور تک کے قافلوں نے شرکت کی۔

● جنرل پرویز کی پالیسیوں نے ملکی وقار خاک میں ملادیا

جلال پور پیروالا (۱۳/مئی ۔ رپورٹ: محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے مدرسہ فاروقیہ بستی آرائیں موضع عنایت پور تحصیل جلال پور پیروالا میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجلس احرار اسلام روشن خیالی کی آڑ میں امریکی ایجنڈا ملک پر مسلط نہیں کرنے دے گی۔ جنرل پرویز کی پالیسیوں نے ملکی وقار خاک میں ملا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمانوں کی مقدس کتاب تک کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ امریکہ کے اس گھناؤنے اقدام سے اسلام دشمن قوتوں کے عزائم کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ انہوں ے کہا کہ پوری دنیا میں فساد کا ذمہ دار امریکہ ہے۔ وہ کسی بھی صورت مسلمانوں کا دوست نہیں ہوسکتا۔

بعد ازاں قائدِ احرار قاری محمد یعقوب نقشبندی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔

● قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری کا دورۂ ناگڑیاں (ضلع گجرات)

رپورٹ: حافظ ضیاء اللہ دانشؔ (منتظم مدرسہ محمودیہ معمورہ، ناگڑیاں)

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے ۱۴/اپریل کو اپنے آبائی گاؤں ناگڑیاں کا دورہ کیا۔ عشاء کی نماز کے بعد محفل ذکر ہوئی۔ جس میں مقامی لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ صبح بعد نماز فجر درس حدیث ہوا۔ ۱۵/اپریل کو اپنے آباؤ اجداد کی بنائی ہوئی جامع مسجد المعمور میں خطبہ جمعہ دیا۔ انہوں نے اپنے بیان شرک و بدعت اور معاشرے میں پائی جانے والی جاہلیت کا بڑے احسن طریقے سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ہر طرف شرک و بدعت کا جال پھیلتا جارہا ہے۔ اس کی بڑی وجہ جاہلیت ہے۔ حالانکہ ہمارے درمیان قرآن اور نبی ﷺ کی احادیث کا ذخیرہ موجود ہے۔ لیکن ہم نہ تو قرآن میں غور کرتے ہیں اور نہ ہی حضور اکرم ﷺ کی مبارک زندگی کو پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ نے قرآن مجید میں ہر چیز کھول کھول کر بیان کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہالت کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگوں نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا چھوڑ دیا ہے۔ ہم لوگوں کو پتہ بھی نہیں کہ فلاں کام برا ہے اور اس میں اگر ہمارے گھر والے بھی شریک ہوں گے لیکن جاننے کے باوجود انہیں برے کاموں سے نہیں روکتے۔ اور اچھے کاموں کا حکم نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے ہر طرف فتنے ہی فتنے پھیل رہے ہیں۔

نمازِ جمعہ کے بعد محفل ذکر ہوئی جس میں کثیر تعداد میں اہل علاقہ نے شرکت کی۔ ۱۶/اپریل بروز ہفتہ کو صبح از نماز فجر درس قرآن ہوا۔ قبل از عصر شاہ جی کی ناگڑیاں سے واپسی ہوئی۔ اس اجتماع میں حضرت پیر جی مدظلہ کے علاوہ سید یونس الحسنی اور مجلس احرار اسلام کے ناظم ورنعت خواں جناب حافظ محمد اکرم احرارؔ نے بھی شرکت کی۔

● چناب نگر میں مجلس احرار اسلام کا اعلیٰ سطحی اجلاس

چناب نگر (۲۴/اپریل) مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام جامع مسجد احرار چناب نگر میں منعقدہ دوروزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر احرار رہنماؤں کا ایک اعلیٰ سطحی مشاورتی اجلاس قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں بین الاقوامی سطح پر تحریک ختم نبوت کی تازہ ترین صورتحال کا جائزہ لیا گیا اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کے حوالے سے ایک رپورٹ پیش کی گئی۔ اجلاس میں مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت اور بیرون ممالک دوروں کا فیصلہ بھی کیا گیا اور طے پایا کہ انکارِ ختم نبوت پر مبنی قادیانیوں کے طریقِ کار کو ملحوظ رکھتے ہوئے مبلغین تیار کیے جائیں گے اور ردّ قادیانیت کورس کرائے جائیں گے۔ اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ کوٹلی (آزاد کشمیر) میں قادیانی سرگرمیوں کے سدِباب کے لیے ایک وفد آزاد کشمیر کا دورہ کرے گا اور صورت حال کا جائزہ لے کر لائحہ عمل ترتیب دیا جائے گا۔

● پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ کسی اقلیت کے حقوق کو پامال نہیں کرتا

ملتان (۸/مئی) کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی کے سرکاری اعلان پر آل پاکستان مینارٹیز الائنس کے چیئرمین شہباز بھٹی کے اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس قسم کے موہوم اور بے بنیاد اعتراضات دراصل قادیانی لابی کے ایماء پر کیے جا رہے ہیں۔ جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات اور مجلس احرار اسلام کے رہنما عبداللطیف خالد چیمہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہم متعدد بار اس کا اظہار کر چکے ہیں کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ کسی اقلیت کے حقوق کو پامال نہیں کرتا اور نہ ہی قائداعظم کے نظریات کے منافی ہے بلکہ دوقومی نظریے اور ملک کے اساسی نظریے کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے کہ پاسپورٹ سفری دستاویز ہے لیکن ہمارا سوال یہ ہے کہ سفری دستاویز میں دھوکہ دینا، دستور کو تسلیم نہ کرنا، اپنی متعینہ اسلامی اور قانونی حیثیت اور دائرے میں نہ رہنا اور اپنے کفر وارتداد کو اسلام کا نام دینا اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہنا قادیانیوں کا وطیرہ ہے جو مسلسل آئین سے انحراف کر کے بغاوت پر مبنی طرزِ عمل اپنائے ہوئے ہیں اور پاسپورٹ میں اپنے آپ کو مسلمان درج کروا کر ارضِ مقدس جاتے ہیں اور مکہ ومدینہ کے تقدس کو پامال کرتے ہیں۔ خالد چیمہ نے اس اعتراض کو بھی مسترد کیا کہ ''مذہب کا خانہ انسانی حقوق کے عالمی چارٹر اور جمہوری اقدار کے منافی ہے۔'' انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کا چارٹر کسی کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ اس عقیدے اور مذہب کا دعویٰ کرے جو وہ نہیں رکھتا۔ اور یہ بات جمہوری اقدار کے بھی ہرگز منافی نہیں ہے کہ پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، جس کے نتیجے میں ان کی حیثیت متعین کی گئی جس کو قادیانی ماننے کے لیے تیار نہیں اور پھر ملک کی ۹۹ فیصد آبادی مذہب کے خانے کے حق میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی اقلیتوں کو اس وجہ سے انتقام کا نشانہ بنانے کا موقف دیانت اور شرافت دونوں

کے برعکس ہے اور نہ ہی اس کی کوئی ایک مثال پیش کی جا سکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ دیگر اسلامی ممالک یا سعودی عرب کی مثال ہمارے ہاں منطبق نہیں ہوتی کیونکہ اس حوالے سے جو پس منظر پاکستان کا ہے کسی دوسرے ملک کا نہیں اور سعودی عرب میں تو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے اقاموں کا رنگ بھی جدا جدا ہے اور کسی غیر مسلم کو سعودی پاسپورٹ جاری ہی نہیں کیا جاتا۔

● عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے تمام دینی قوتوں کو ایک اکائی کا مظاہرہ کرنا چاہیے

چیچہ وطنی (۱۲ رمئی) متحدہ مجلس عمل کے مرکزی رہنماء مولانا عبدالرحیم نقشبندی نے کہا ہے کہ یہ وقت ہے کہ دینی قوتیں باہمی اتحاد و اتفاق کے ساتھ اپنے اہداف طے کریں اور استعماری قوتوں کا راستہ روکیں۔ایک نجی تقریب میں شرکت کے لیے چیچہ وطنی آمد کے موقع پر دفتر مجلس احرار اسلام جامع مسجد میں احرار رہنما عبداللطیف خالد چیمہ سے ملاقات کے دوران انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے اور امتناع قادیانیت ایکٹ کو ختم کرنے کے لیے خطرناک سازش ہو رہی ہے۔ایسے میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے تمام دینی قوتوں کو ایک اکائی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور پیدا شدہ صورتحال کو سمجھ کر لائحہ عمل طے کرنا چاہیے۔علاوہ ازیں انہوں نے دارالعلوم ختم نبوت کے صدر مدرس قاری محمد قاسم اور احرار کارکنوں کے ہمراہ مراکزِ احرار کا دورہ بھی کیا اور مجلس احرار اسلام کی دینی و تعلیمی اور تحریکی سرگرمیوں کو سراہا۔

● قیام پاکستان کی راہ ہموار کرنے میں امیر المجاہدین سید احمد شہید اور ان کے رفقاء کی جدوجہد شامل ہے

چیچہ وطنی (۱۲ رمئی) پاکستان کے قیام میں امیر المجاہدین سید احمد شہید اور ان کے رفقاء کی جدوجہد شامل ہے۔ جنہوں نے ۱۸۵۷ء میں قربانیوں کی راہ ہموار کی اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ان خیالات کا اظہار ابن ابوذر سید محمد معاویہ بخاری نے مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے زیر اہتمام مرکزی مسجد عثمانیہ میں ''شہداء بالاکوٹ اور عصرِ حاضر میں ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان سے منعقدہ ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ یہودی پروٹوکولز کے مطابق صیہونیت نے دین اسلام میں انتشار پیدا کر کے مسلمانوں کو مذہبی اور سیاسی گروہوں میں تقسیم کر دیا۔صیہونیت کا مقصد دنیا کو معاشی حیوان بنانا ہے۔مسلمانوں کو زر، زن اور سازش کے تحت تباہ کیا گیا۔انہوں نے کہا کہ دین اسلام زندگی کے تمام مسائل کا احاطہ کرتا ہے۔داعیِ حق (ﷺ) نے صحابہ کرام کو الہامی سانچے میں ڈھال کر ثابت قدم بنا دیا پھر وہ ڈگمگائے نہیں اور اٹھارہ سال سے بھی کم مدت میں اس وقت کی سپر پاورز سلطنتِ فارس اور سلطنتِ روم کو پاش پاش کر دیا۔آج بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم انقلابی جدوجہد کے لیے دینی جماعتوں کے ساتھ مل کر کام کریں اور اپنے اسلاف خصوصاً سید احمد شہیدؒ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں۔

● گوانتاموبے میں قرآن پاک کی (نعوذ باللہ) توہین اور ''واشنگٹن ٹائمز'' میں

پاکستان کو امریکہ کا پالتو کتا دکھانے والے کارٹون کو پاکستانی حکمرانوں کی بے حمیتی

ملتان (۱۳؍مئی) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، چودھری ثناء اللہ بھٹہ، پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد مغیرہ، میاں محمد اویس، قاری محمد یوسف احرار، مولانا عبدالنعیم، اور چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے مختلف مقامات پر اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے گوانتا موبے میں قرآن پاک کی (نعوذ باللہ) توہین اور واشنگٹن ٹائمز میں پاکستان کو امریکہ کا پالتو کتا دکھانے والے کارٹون کو پاکستانی حکمرانوں کی بے حمیتی سے تعبیر کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے وزیر خارجہ تو اس حد تک آگے چلے گئے ہیں کہ اس پر تبصرہ کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ امریکہ نے تو اپنی فطرت کے مطابق پاکستانی حکومت وعوام کو پوری طرح باور کرایا ہے کہ وہ ہمارے بارے میں اور ہماری الہامی کتاب کے بارے میں کیا رائے رکھتا ہے۔ لیکن پاکستانی حکومت نے اس سلسلہ میں بے حسی کا نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ احرار رہنماؤں نے قرآن پاک کی بے حرمتی کے مسئلہ پر افغانستان میں ہونے والے مظاہروں اور ردِ عمل کو جرأت واستقامت سے تعبیر کرتے ہوئے شہداء اسلام کو خراجِ عقیدت پیش کیا اور کہا کہ پینٹا گون پوری دنیا میں دہشت وحشت اور انسان دشمنی کا مظاہرہ کر رہا ہے لیکن اب پوری دنیا میں اس کو پہلے سے زیادہ مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

خصوصی شمارہ

بیاد

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ

مسلکِ اہلِ حدیث کے ترجمان ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور نے بانی "الاعتصام" مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کی یاد میں ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔
معروف اہلِ علم وقلم کی نگارشات شاملِ اشاعت ہیں۔

ضخامت: 1230 صفحات
قیمت: -/300 روپے

جلد منگوائیں تعداد محدود ہے
عمدہ ولایتی کاغذ

ادارہ "الاعتصام" 31 شیش محل روڈ لاہور فون: 042-7354406

ادارہ

اخبار الاحرار

مجلس احرار ھند کی سرگرمیاں

● ہریانہ میں قادیانی' ناکامی سے دوچار

جیند (الاحرار/محمد لقمان) جھوٹے نبی مرزا غلام قادیانی کے چیلوں کو ہریانہ میں ایک بار پھر اس وقت ناکامی سے دوچار ہونا پڑا جب قادیانیوں کے جیند (ہریانہ) میں ہوئے جلسہ کا فرزندانِ اسلام نے مکمل طور پر بائیکاٹ کردیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق فتنہ قادیانیت کے فروغ کے لیے قادیانیوں نے صوبہ ہریانہ کے ضلع جیند کے مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہوئے وہاں پر اپنی ارتدادی سرگرمیاں شروع کردی تھیں اور ایک بڑا جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا تھا' جس میں بھولے بھالے مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کی جانی تھی کہ قادیانیت ہی اصل اسلام ہے۔ قادیانیوں کی اس سازش کی خبر جب مجلس احرار اسلام ہریانہ کے غیور افراد کو ہوئی تو ہریانہ کے احرار تاج ختم نبوت کی حفاظت اور بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کے لیے دیوار وار میدانِ عمل میں آ گئے۔ مجلس احرار اسلام جیند ہریانہ کے چیئرمین قاری محمد دین، مولانا محمد یامین صدر احرار جیند، مولانا زاہد حسین نائب صدر احرار جیند، مولانا لقمان جنرل سیکرٹری احرار جیند نے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا خاتمہ کرنے کے لیے تیزی سے کام شروع کردیا۔ اس سلسلہ میں مولانا محمد احمد امام مسجد شاہ ولایت مسلم کلیان سمتی کے صدر شبیر احمد، نائب صدر شبیر میاں ڈاکٹر اسلام، نظیر احمد، دھرماراجو نے احرار رہنماؤں کا مکمل تعاون کیا۔ تاج ختم نبوت کی حفاظت کے جذبہ میں سرشار ہریانہ کے احرار اور دیگر اہل ایمان نے منظم طریقہ سے پورے علاقہ میں قادیانیت کے چہرے سے نقاب الٹنا شروع کردیا اور عوام کو بتانا شروع کیا کہ قادیانیت کی اصلیت کیا ہے۔ دوسری جانب قادیانیوں نے کثیر رقم خرچ کر کے اپنے جلسہ اور جماعت کی اشاعت کا شور مچایا لیکن فتح اہل حق کو اس وقت حاصل ہوئی جب جیند میں قادیانیوں کے جلسہ کا پنڈال خالی نظر آیا۔ غریب سے غریب مسلمان نے بھی قادیانیوں کو یہ کہہ کر انکار کردیا کہ ہم اپنے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے وفادار ہیں۔ ہمارے ایمان کو دنیا کی دولت سے خریدا نہیں جا سکتا۔

قادیانیوں نے غریب عوام کو مشینیں اور دیگر ضروری اشیاء جلسہ میں تقسیم کرنے کا لالچ بھی دیا جو ناکام رہا۔ تھک ہار کر قادیانیوں نے اپنا ہی پرانا حربہ استعمال کیا اور جلسہ گاہ میں چند غیر مسلموں کو مدعو کیا تاکہ عزت بچائی جا سکے لیکن غیر مسلموں نے بھی اس بار کوئی جوش نہ دکھایا اور پھر قادیانی بھاڑے پر چند لوگوں کو لے آئے۔ قادیانیوں نے جیند کے اس جلسہ کو ہریانہ میں قادیانیت کا صوبائی پروگرام بتاتے ہوئے اس میں قادیانی جماعت بھارت کے لیڈر مرزا وسیم کو مدعو کیا تھا۔ مرزا وسیم آئے اور خالی جلسہ گاہ دیکھ کر فوراً منہ چھپا کر لوٹ گئے۔ قادیانیوں کے جلسہ کی ناکامی کے بعد ہریانہ میں تنخواہ پر

کام کرنے والے قادیانی مبلغوں میں بددلی پھیل گئی ہے اور دوسری جانب علاقہ جیند میں مسلمانوں کو قادیانیت کی حقیقت معلوم ہوگئی ہے۔جس کی وجہ سے اب اس علاقہ قادیانیت کا مستقبل تاریک نظر آتا ہے۔مجلس احراراسلام جیند کے کارکنان نے اس کامیابی پر اللہ تبارک وتعالیٰ کاشکریہ ادا کیا ہے۔جیند میں قادیانیوں کے جلسہ کی ناکامی کی اطلاع پر اپنے ردّعمل کا اظہار کرتے ہوئے مجلس احراراسلام ہند کے امیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے کہا کہ یہ سب اللہ کا کرم ہے کہ قادیانی انگریزی دولت اور حکومتی مدد کے بھروسہ پر اہل ایمان سے ٹکراتے ہیں جبکہ ہمارے لیے تو بس اللہ ہی کافی ہے۔امیر احرار نے کہا کہ تاج ختم نبوت کی حفاظت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے جس سے انکار کرنا کفر ہے۔انہوں نے کہا کہ احرار کا اوّل اور آخری مقصد تاج ختم نبوت کی حفاظت ہے۔اس لیے احرار قادیانیت کا تعاقب جاری رکھیں گے۔مجلس احراراسلام ہریانہ کے صدر مولانا نور محمد چندینی صاحب نے بھی جیند احرار کے کارکنان کو نمایاں کارکردگی پر مبارکباد دی ہے۔

● مولانا انور حسین مجلس احراراسلام بنگلہ دیش کے صدر نامزد

چٹاگانگ (الاحرار) تحریک تحفظ ختم نبوت مجلس احرار ہند کے روحِ رواں امیر احرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے بنگلہ دیش میں جاری ختم نبوت کی تحریک کو مزید سرگرم کرنے کے لیے بنگلہ دیش کے معروف عالم دین مولانا انور حسین (چٹاگانگ) کو مجلس احراراسلام شعبہ تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش کا صدر نامزد کیا ہے۔

''الاحرار'' کو موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق بنگلہ دیش میں احرار رہنما مولانا محمد انور حسین تحریک تحفظ ختم نبوت کو مزید سرگرم کرنے کے لیے اپنی کوششوں کا آغاز کر چکے ہیں۔بنگلہ دیش میں شعبۂ تحفظ ختم نبوت مجلس احراراسلام کے مزید عہدیداران کو نامزد کرنے کا اختیار امیر احرار کی جانب سے مولانا انور حسین کو دے دیا گیا ہے۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپئیر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

0641-462501
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان

ادارہ

مسافرانِ آخرت

❑ قاری محمد حنیف جالندھری کی تایازاد بہن کی رحلت

حضرت مولانا حافظ رشید احمدؒ کی صاحبزادی، حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کی پوتی، مولانا محمد سعید ابن مولانا عتیق الرحمٰنؒ کی اہلیہ محترمہ، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا نجم الحق کی تایازاد بہن اور قاری شفیق الرحمٰن جالندھری (مدرس مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم ملتان) کی والدہ ماجدہ ۲۶ ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ مطابق ۷ رمئی ۲۰۰۵ء جمعۃ المبارک کو دل کا دورہ پڑنے سے داغ مفارقت دے گئیں۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) مرحومہ انتہائی عابدہ، زاہدہ، صابرہ اور شاکرہ خاتون تھیں۔ ان کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ جامعہ خیر المدارس ملتان کے سبزہ زار میں حضرت مولانا مفتی عبدالستار مدظلہ نے پڑھائی۔ انہیں جامعہ سے ملحق خاندانی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ نمازِ جنازہ میں علماء کرام، عزیز واقارب نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور دینی حلقوں نے اس موقع پر مرحومہ کے اہل خانہ سے اظہارِ تعزیت کیا اور درجات کی بلندی کے لیے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین) مرحومہ نے خاوند (حضرت مولانا محمد سعید) اور پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

- ❑ اہلیہ مرحومہ حضرت مولانا شیخ عبدالحفیظ مکی حفظہ اللہ (صدر انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ) فیصل آباد
- ❑ والدہ مرحومہ حافظ محمد انور صاحب (ساکن چک نمبر ۴۸۔۱۲۔ایل۔ چیچہ وطنی)
- ❑ دفتر احرار چیچہ وطنی کے کمپیوٹر سیکشن کے رمیز الدین احمد کے نانا جان کراچی میں انتقال کر گئے۔
- ❑ محمد اسلم مرحوم (فرزند احمد علی صاحب خادم مسجد احرار چناب نگر)
- ❑ منشی علی اکبر مرحوم (والد چودھری ارشد مہدی) مرحوم مدرسہ معمورہ ناگڑیاں کے معاون اور حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کے رفقاء میں سے تھے۔ نمازِ جنازہ حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے ۱۴ راپریل ۲۰۰۵ء کو پڑھائی۔
- ❑ عصمت اللہ بھٹی مرحوم: مجلس احرار اسلام فیصل آباد کے قدیم مخلص کارکن

احباب وقارئین سے درخواست ہے کہ تمام مرحومین کے لیے دعائے مغفرت وایصالِ ثواب کا اہتمام فرمائیں اراکین ادارہ تمام مرحومین کے لیے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعائیں کرتے ہیں اور اور اظہارِ ہمدردی کرتے ہیں۔

جنت میں
گھر بنائیے!

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرار اسلام
چیچہ وطنی کے زیر انتظام

مرکزی مسجد عثمانیہ

ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی کی تعمیر جاری ہے۔ تقریباً دو کنال رقبے پر مشتمل مسجد اور ملحقات کا فرش اور چھتیں مکمل ہو چکی ہیں۔ ایلومینیم کے دروازوں اور کھڑکیوں کا کام شروع ہو چکا ہے۔ جس کا تخمینہ تقریباً آٹھ لاکھ روپے ہے۔ اب تک تقریباً ساٹھ لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ تکمیل تک تقریباً بیس لاکھ روپے مزید درکار ہیں۔ تعمیر کا کام جاری رکھنے اور خصوصاً دروازوں اور کھڑکیوں کے لیے فوری توجہ اور تعاون کی ضرورت ہے۔

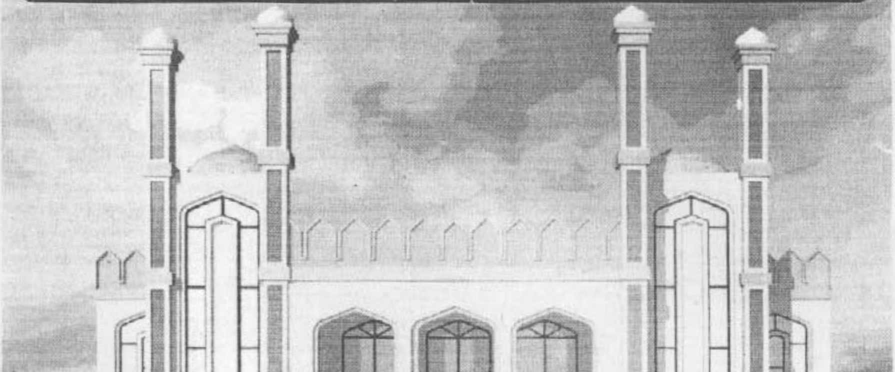

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر: 9-2324 نیشنل بینک جامع مسجد بازار چیچہ وطنی
اکاؤنٹ بنام: مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی

منجانب: انجمن مرکزی مسجد عثمانیہ (رجسٹرڈ) ای بلاک لوانکم ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی
✆ 0445 482253

احرار گرافکس

Monthly"Naqeeb-e-Khatm-e-Nabuwwat"Multan.Regd.M.No:32

بیاد

مجدد بنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ معمورہ

دارِ بنی ہاشم

مہربان کالونی ملتان

بانی: سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

قائم شدہ: 28 نومبر 1961ء

مدرسہ معمورہ اپنے تعلیمی وفکری سفر پر گامزن ہے اور تسلسل کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔
طلباء کے لیے مدرسہ معمورہ اور طالبات کے لیے جامعہ بستانِ عائشہ میں حفظ
وناظرہ وقرآن، درسِ نظامی اور پرائمری شعبوں میں تعلیم جاری ہے۔

دارالقرآن
دارالحدیث
دارالمطالعہ
اور
دارالاقامہ
کی تعمیر میں حصہ لیں

گزشتہ سال 2004ء میں مدرسہ سے ملحق ایک مکان خریدا گیا جس میں اب دارالقرآن، دارالحدیث اور دار المطالعہ کی تعمیر شروع کی جارہی ہے۔ احبابِ خیر سے اپیل ہے کہ حسبِ سابق نقد وسامانِ تعمیر دونوں صورتوں میں تعاون فرما کر اجر حاصل کریں۔

ترسیلِ زر

بذریعہ بینک: چیک یا ڈرافٹ بنام سید محمد کفیل بخاری مدرسہ معمورہ
کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-3017 یو بی ایل کچہری روڈ ملتان

الداعی الی الخیر

ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری

ادارہ گرافکس